عنوان	شامِ وصال
لکھاری	شمائلہ علیم
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"، " آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔ لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کاپی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

شامِ وصال

شمائلہ علیم کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

"سندس ولد محمد ولی اختر آپ کو راج ولد ایوب پانچ ہزار حق مہر کے عوض نکاح میں دیا جارہا ہے قبول ہے۔۔۔؟"

قاضی صاحب نے دلہن کی جانب سے برقرار ہنور خاموشی کے زیرِ اثر اپنے الفاظ دوبارہ دہرائے تو چھوٹے سے حبس زدہ کمرے میں موجود خواتین کی چہ مگوئیاں شروع ہو گئیں۔

عام رنگ کے سادہ سے گھریلوں کپڑوں میں ملبوس سندس سر پہ لال رنگ کی اوڑھنی اوڑھے دلہن بن کے بیٹھی ہے۔

قاضی صاحب کی آواز صورِ اسرافیل کی مانند اس کے کانوں میں صور پھونکنے لگی مانوں ایسا محسوس ہوا جیسے کسی بے گناہ قیدی کو سزائے موت دی جارہی ہے

وہ چیخ چیخ کر اپنی بے گناہی کی فریاد کر رہا ہو۔

یہ لال رنگ کی اوڑھنی نہیں بلکہ سفید رنگ کفن ہے۔

شادی میں آئے یہ تماشائی لوگ اس کی شادی کے تازیانے بجانے نہیں اس کی موت پر نوحہ گیری کرنے کی چاہ لیے پیش پیش ہیں۔

پٹھی احساس سے عاری آنکھیں زندہ لاش کا تصور پیش کر رہی تھیں.

چہرہ سفید لٹھے کی مانند ہے. زبان پر تالا پڑا ہے۔

بس وہ وقت قریب تر ہے جب بغیر کاندھوں کے سہارا دیے دو گز زمین میں زندہ دفن کر دیا جائے گا۔

بہت دور کہیں سے آتی آوازوں کی بازگشت اس کے ساکت ہوئے دماغ پر گردان کرتی محسوس ہوئی۔

اماں! دیکھ میری گڑیا میں نے اسے اپنے ہاتھوں سے دلہن بنایا ہے وہ چھوٹی معصوم سی بچی نے سجی سنوری گڑیا ماں کے سامنے کیا

چھوٹی چھوٹی سنہری رنگ موتیوں کی مالا, بندیا, ننھے ننھے آویزے اپنے چھوٹے چھوٹے نازک ہاتھوں سے دھاگے میں پرو کے گڑیا کو دلہن کی طرح سجائے ماں کے سامنے کھڑی تھی۔

دودھیائی کھلی رنگت چہرہ مٹی سے اٹا ہوا معصومیت سے پلکیں ٹپ ٹپ کرتی بولی

"اماں! بڑی ہو کر میں بھی ایک دن ایسے ہی دلہن بنو گی"

ہلکے رنگ کی پھولوں والی فراک میل کچیل سے اٹھری ہوئی ماں کو بیٹی کی معصومیت پر جی بھر کے پیار آیا

میرا جگر کا ٹکڑا دونوں آنکھوں پر پیار لٹاتی اسے اپنے کلیجے سے لگایا چپکے سے دو آنسو بھی بہا گئی۔

ابھی سال بھر ہی تو ہوا تھا سندس کے ابا کر گزرے ہوئے ایک ہی بیٹی تھی انمول نعمت جسے چوبیس سو گھنٹے اپنے کلیجے سے چپکائے چپکائے پھرتی مگر کسے معلوم ہوتا ہے کب وقت کا پہیہ گھوم گیا اور قسمت پلٹا کھا گئی۔

آسمان سر پر سے کیا اٹھا زمین بھی ساتھ کھینچ لے گیا بارہ سال کی عمر میں یتیم کے ساتھ مسکین بھی ہو گئی جوانی کی دہلیز پر رکھتے قدموں کو کون اپنے گھر کا دروازہ پار کرانا لے دے کے ایک بیوہ چاچی ہی رہ گئی تھی جس کی پہلے سے اوپر تلے کی دو بیٹیاں ہیں۔

گاؤں کے بڑے بزرگ یہ کہہ کر چاچی کو سندس سونپ دیتے ہیں کہ آج سے تیری دو نہیں تین بیٹیاں ہیں۔

"مگر پیٹ سے جنی اولاد اور کسی دوسرے کی اولاد میں اعتدال پسندی سے کام لینا برابر اور یکساں حقوق دینا اعلی ظرفی کے زمرے میں شمار ہوتا ہے۔"

"ایک کم ظرف انسان کا اتنا ظرف کہاں کہ کسی دوسرے کی اولاد کو اپنے کلیجے سے لگائے میانہ روی اختیار کیے اپنی سگی اولاد کے برابر کھڑا کرنے کا درجہ دے۔"

سندس کے بد بختی کے دن اسی دن سے شروع ہو جاتے ہیں جس نے ماں باپ کے دور میں شہزادیوں والی زندگی گزاری ہو اسے کیا پتہ تھا زندگی کی بدترین حقیقت کا بس ابھی معصوم کلی نے کھلنا شروع ہی کیا تھا کہ بڑی بے دردی سے مسل کے رکھ دیا۔

ابھی تو اس کے کھیلنے کودنے کے دن تھے مگر ظالم چاچی نے اس کے ہاتھ سے گڑیا چھین کر بھاری ذمہ داریوں کی پوٹلی تھما دی چھوٹے چھوٹے ریشم جیسے ملائم ہاتھوں میں برتنوں کا ڈھیر دھوتے ہوئے، چھڑی سے پیاز اور سبزیاں کاٹتے ہوئے جگہ جگہ سے کٹ پڑ جاتے، جھاڑو پوچھا کرتے نازک ہتھیلیوں پر چھالے پڑ جاتے،

ہنڈیاں بھونتے روٹیاں پکاتے ہاتھ گرم چولہے سے جل تھل ہو جاتے تکلیف سے وہ تڑپ جاتی سسک اٹھتی

"بچے کو کوئی دکھ یا تکلیف آن پڑے تو سب سے پہلا خیال ماں کا وارد ہوتا ہے بچہ بھاگ کر ماں سے لپٹ جاتا ہے اور ماں اپنے لخت جگر کو بے پنہاں محبت کی شدت اور چاہت سے اپنی آغوش میں سمیٹ کر ممتا کے آنچل سے ڈھانپ لیتی ہے۔

"جیسے گھونسلے میں چڑیا اپنے پروں میں دنیا کے ستم سے محفوظ رکھنے کے لیے بچوں کو ڈھانپ لیتی ہے۔"

پر وہ معصوم کہاں جاتی؟

روتی دھوتی سندس ماں کو اپنے پاس بلا لینے پر اللہ تعالی سے شکوے شکایتیں کرتی ہے۔

ماں کو یاد کرتے کرتے تکیے میں منہ چھپا کے سو جایا کرتی تھی۔

مگر سونے سے پہلے وہ روز رات اللہ تعالی سے باتیں کرنا نہیں بھولتی تھی۔

ہنہہ..... کمرے میں چھایہ مکمل سکوت طاری تھا

جب چاچی نے اپنی موٹی ناک سکیڑ کر زور سے ہنکارا بھرا دروازے کے ساتھ لگ کر کھڑی ایک عورت نے اپنے ساتھ کھڑی ہوئی عورت کے کان کے قریب جا کر سرگوشی کی دیکھو تو کیسی ترس زدہ حالت بنا کے بیٹھی ہے قاضی صاحب کا منہ تھک گیا پوچھ پوچھ کے مگر زبان ہے کہ ہل کے نہیں دے رہی۔

عورتیں اپنا مکالمہ شروع کر چکی تھیں چاچی نے موقع غنیمت دیکھ کر ابرو اچکا کر عورتوں کی رہنمائی کی پاس بیٹھی مائی نے ماحول میں پھیلی سکنیت محسوس کرتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔

"ہاں بول دے میری بچی!" پتھر چٹان جیسا دہکتا وجود کسی ٹھنڈے بہتے آبشار کی زد میں آ گیا ہو

کسی بھی قسم کے احساس وجذبات سے بے نیاز آنکھیں مائی کے نرم ہلکی جھڑیوں زدہ چہرے پر اٹک گئی جہاں بس ایک ہی فریاد رقم تھی۔

انہوں نے اثبات میں گردن میں ہلائی

قاضی صاحب نے پھر سے دہرایا

"ہاں۔۔۔۔قبول ہے۔ "

"ایک ایسا سنگ مرمر کا کنواں جو برسوں پہلے بند کر دیا گیا ہو سندس کی شکستہ آواز اس کنوئیں سے آتی محسوس ہوئی۔"

وہ رونا چاہتی تھی پر رو نہ سکی

وہ آنکھوں کے رستے آنسو بہانا چاہتی تھی پر حلق کے رستے وہ کڑوا زہر پی گئی

"اور جو آنسو بہنے کے بجائے ضبط کر کے پی لیے جائیں تو وہ آنسو اپنے اندر ایک طوفان کھڑا لیتے ہیں اور وقت آنے پر وہ طوفان سونامی بن کر نکلتا ہے اور اپنے ساتھ نہ جانے کتنوں کو بہا کے لے جاتا ہے۔"

"ماں ہمیشہ کہتی تھی۔

"دنیا چڑھتے سورج کو سلام کرتی ہے۔ "

: جس کا کوئی نہیں ہوتا اس کا خدا ہوتا ہے اور غریب کا تو بس اللہ ہوتا ہے۔"

ایک بار دنیا کی ستم ظریفی سے تنگ آ کر اماں روتے ہوئے بولی تھی۔

یہ سماج بڑا ظالم ہے اس کا سایہ آسیب زدہ بلا کی طرح چمٹ جاتا ہے پہلے تمہارا تماشہ بنتا ہے پھر تم پر تالیاں بجتی ہے۔

پر تو میری نصیحت اپنے پلو سے باندھ لے تو نے تماشہ نہیں بننا" کسی کے آگے اپنی عزت کی بھیک مت مانگنا عزت اور ذلت اللہ کے ہاتھ میں ہے۔"

"یہ دنیا رو کے سنتی ہے اور ہنس کے اڑاتی ہے کبھی کسی کے آگے نہ رونا جب رونا ہو تو خدا کے آگے سر سجدے میں جھکا دینا اور آنسوؤں کی لڑی بہا دینا"

وہ ذات کبھی تیری تماشہ نہیں بنائے گی اپنا ناتہ اس سے جوڑ لے ہم سب کٹھ پتلی اس کے ہاتھ کی جیسے چاہے ہماری دوریں ہلائیں پر تو شکوہ نہ کرنا ہر حال میں رب کا شکر ادا کرنا صبر سے کام لینا۔

معصوم کلی اماں کی فرمانبردار بیٹی نے ماں کی آخری نصیحت کو اپنے شکستہ ہوتے پلو سے اس قدر مضبوطی سے گانٹھ باندھتی ہے جیسے قیمتی سرمایہ ہاتھ آ گیا ہو

بڑی مہارت سے زندگی کی اونچ نیچ میں سے گزرتی اٹھارہ سال کی عمری میں قدم رکھتی ہے۔

ہاں تو بچیوں یہ تھا آج کا سبق کل سبق یاد کر کے آنا اب سب چھٹی کرو دھان پان سی استانی جی نے آنکھوں سے نیچے گرتی عینک کو اوپر کیا

استانی جی۔۔۔۔!استانی جی۔۔۔۔!

جوا کھیلنا گناہ ہوتا ہے؟

رانو کا اباروز کھیتوں میں بیٹھ کر جوا کھیلتا ہے کیا اسے گناہ نہیں ملتا؟

قطار در قطار لائن سے بیٹھی لڑکیوں میں سے نورین نے کھٹاک سے سوال کیا تھا

گاؤں میں ایک چھوٹا کچا پکا سا گھر تھا جس میں سکینہ استانی نامی ایک عمر رسیدہ عورت رہتی ہیں پنج وقت کی نماز ن نیک اور پرہیز گار گاؤں بھر کی چھوئی اور بڑی بچیاں ان کے پاس سپارہ پڑھنے آتی جبکہ گاؤں کی عورتیں اپنے گھریلو مسلے مسائل کے ساتھ حاضر ہوتی

"سکینہ استانی! میں نے صبح اپنے گھر والے سے خرچہ مانگا تو نہیں دیا الٹا مجھے مار پیٹ کر گھر سے نکل گیا۔"

"سکینہ استانی! میرا بڑا بیٹا بہت بد تمیز ہو گیا ہے ماں کو ماں نہیں سمجھتا مجھ پر چیختا ہے چلاتا ہے لڑائی جھگڑا کر کے میرے بٹوے سے پیسے نکال لیتا ہے۔"

"استانی جی ... !استانی جی !

کی صدائیں لگتی اور ہر عورت کا روز کا نیا سیاپہ ان کا منتظر ہوتا جسے تیسے سکینہ استانی بہت پیار اور محبت سے سمجھا بجھا کر صبر کی تلقین کا درس دیتی اور دعا کرنے کے فائدے سمجھاتی انہیں واپس گھر کی راہ دکھا دیتی تھیں۔

میری اماں بہت منع کرتی اباں کو جوا کھیلنے سے اسے ہمارا واسطہ دیتی ہیں لیکن وہ بدلے میں اماں پر ہاتھ اٹھاتا ہے برا بھلا کہتا ہے ہمیں کوسے پیٹے لگاتا ہے پھر دیر رات گھر میں گھستا ہے جب اماں روتے روتے سو جاتی ہے اور ہم سب اماں کو روتے دیکھ کر چھپ چھپ کر روتے ہوئے سو جاتے ہیں۔

دوسری قطار میں لڑکیوں کے درمیان بیٹھی رانو نے ندامتی لہجے میں کمزور سی وضاحت دی سر شرم سے جھک گیا

رانو میری بچی! اپنے ابا کے لیے اللہ سے دعا کیا کر" دعا سے تو بگڑی تقدیریں سنور جاتی ہیں وہ ذات بڑی بزرگی والی ہے تو اس کے آگے جھولی پھیلا کر مانگ وہ تیری جھولی بھر دے گا۔"

سچی استانی جی! میں ابھی گھر جا کر اللہ تعالی سے دعا کروں گی میرے ابا کو گناہ سے بچا لے

کچھ لمحے پھیلی چہرے پر ندامت اور شرمندگی کا جگہ اب خوشی اور اشتیاق تھا پر کچھ سوچ کر چہرہ بجھ گیا

استانی جی!" مجھے دعا مانگنا نہیں آتی دعا کیسے مانگتے ہیں؟"

استانی جی نے ناک پر رکھی عینک کے اوپر آنکھیں نکال کر گھورا

"رانو! تو نماز نہیں پڑھتی؟ "

پڑھتی ہوں استانی جی پانچوں وقت کی نماز پڑھتی ہوں وہ سنسپٹاتی ہوئی بولی

"نماز کے آخر میں دعا کیسے مانگتی ہے؟" لہجہ اور آواز دونوں سخت تھے

"دنیا سے غافل ہو کر پورے ادب سے خشوع و خضوع کے ساتھ"

استانی جی کا پہلے کا پڑھایا گیا سبق حافظے میں محفوظ دماغ کے پردے پر ہلا اور سند س فٹ سے بول پڑی

استانی جی نے ایک بار پھر گھورنے کا عمل دہرایا کیونکہ وہ رانو سے پوچھ رہی تھیں جواب سندس نے دیا

وہ جھینپ گئی اور نظریں جھکا گئی

میں جھلی سمجھ گئی استانی جی! رانو اپنے سر پر چپت لگا کر بولی

چلو آج بہت پڑھ لیا اب اپنے اپنے گھروں کو جاؤ ماں راہ دیکھتی ہو گی ماں کے نام سے

سندس کے چہرہ پھیکا پڑ گیا اور بے دلی سے سب بچیوں کی معیت میں اٹھ گئی

آلسلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

سب بیک وقت بولیں

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

اللہ کی امان میں استانی جی نے دعا دیتے رخصت کیا۔

۞۞۞۞*****۞۞۞۞

کچے پکے راستوں سے ہو کر گزرتی ہنسی مزاق میں مشغول لڑکیوں کی ٹولی جو استانی جی کے گھر سے اپنے گھر کو روانہ تھیں۔

رانو, نورین, کائنات اور سندس ان چار سہلیوں پر یہ ٹولی مشتمل تھی سب کی عمر میں تھوڑا تھورا فرق تھا جبکہ سندس عمر میں ان سے بڑی تھی۔

نورین کائنات دیکھو سامنے نہر ہے بہت گرمی ہے کیا خیال ہے نہر کے ٹھنڈے پانی کی چھینٹیں منہ پر نہ مار لیں؟

رانو نہر دیکھ کر رک گئی یہ رانو کا روز کا مکالمہ ہوتا تھا ہاں چلو چلو بہت مزا آئے گا نورین کی کھنکتی آواز پر سب سے پہلے کائنات نے رخ موڑا

نہیں آج نہیں پھر کسی دن مجھے گھر پر بہت کام پڑے ہیں سندس فکر مندی سے بولی جہاں رانو کا چہرہ بجھا تھا وہیں نورین اور کائنات کا بھی چہرہ معدوم پڑ گیا

یار سندس تو روز ہمارے ساتھ یہی مشق ستم ڈھاتی ہے رانو افسردہ ہوئی تم سب چاچی کے تیز مزاج سے واقف تو ہو وہ کوئی موقع ہاتھ سے خالی نہیں جانے دیتی میری تذلیل کرنے کا

ہمم۔۔۔۔وہ تینوں سمجھ کر دلگیر لہجے میں بیک وقت بولی اور اب ان کے قدم خاموشی سے گھر کی جانب رواں تھے۔

*****

گھر میں گھستے ہی جانی پہچانی آوازوں نے اس کا استقبال کیا(حسبِ معمول)چاچی بمعہ سہلیوں کے ساتھ بیٹھک جمائے بیٹھی تھیں۔

چہرے پر پھیلے ناگواری کے تاثرات اس کے نقاب زدہ برقعے کے پیچھے عیاں تھے ظاہری لہجے کو خوش اخلاقی کا نقاب اوڑھا کر سلام کرتی اپنے چھوٹے سے اسٹور نما کمرے میں آئی۔

میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے جلدی سے تیز پتی کی چائے بنالا۔

چائے بناتے وقت دودھ مت غٹک جانا تیرے باپ کے گھر سے نہیں آتا چاچی کی کرخت آواز اس کے ساتھ پیچھے آئی تھی۔

سینے سے لگا یا قرآن مجید طاق میں رکھ کر برقعہ اتارا ململ کی بڑی سی چادر خود سے لپیٹ کر باورچی خانے میں آئی جہاں گندے برتنوں کا ایک ڈھیر جمع تھا

دوپہر کے کھانے کے بعد برتنوں کی دھلائی وہ روز مدرسے سے واپس آکر کرتی تھی

باورچی خانہ الگ بکھیرے کا منظر پیش کر رہا تھا یک دم اس کا موڈ بگڑ گیا پہلے چاچی کی جلی کٹی باتیں اوپر سے یہ سارا بکھیرا الگ چائے صرف چاچی کے لیے نہیں بلکہ بیٹھک سے آتے

ہوئے جناتی قہقے لگاتی سہلیوں کے لیے بھی بنانا تھی اور وہ دو بہنیں موٹی ہتھنی سانڈنی جن سے کام وام ہوتا نہیں ہے بس سارا دن کھا کھا کر موٹی اور موٹی ہوئے جا رہی ہیں۔

جنہیں چاچی شہزادیاں بیٹیاں کہتی ہیں۔

جو کہ سراسر شہزادیوں کی شایانِ شان توہین ہے

افف... کاااش! کہ سچی والی شہزادیاں دیکھ لیتی تو یقیناً سزائے موت یا زندان کی سزا واجب ہوتی چاچی پر وہ سوچ کو تصور میں لائے مسکرائی سر جھٹک کر پتیلی میں چائے کا پانی چولہے پر چڑھایا اب سارے گندے برتن سمیٹ سینک میں ڈالے باورچی خانہ اپنی اصلی حالت میں لانے کے سعی کرنے لگی تھوڑی ہی دیر کے بعد بکھرا باورچی خانہ اپنی قسمت پر اش اش کر اٹھا کیونکہ اب وہ بے قدرے لوگوں کے چنگل سے جان بچا کر نکلا سیدھا سلیقے مند اور پیاری سی سندس کے رحم و کرم پر جو آ گیا تھا۔

ڈھیر سارا کام تھا اس نے اپنی پھرتیلی طبیعت کے باعث سارا کام جلدی جلدی اچک لیا اس کی سہلیاں اسے چابی سے چلنے والی مشین کہتی تھیں بس چابی بھرنے دیری ہے اور سندس کو پھرتیلی مشین بننے کی دیر۔

چائے کے بعد برتن دھوئے باورچی خانہ سمیٹا جلدی جلدی سارے گھر کی صفائی جھاڑو پونچھ سے فارغ ہوئی تو عصر کا وقت ہو گیا نماز پڑھی رات کے کھانے کے لیے بھگاڑے بیگن بنائے الٹے توے پر چپاتیاں سینکی چاچی کو نرم گرم چپاتی جو پسند تھی اور پھر وہی باورچی خانہ وہی برتن تھکی ہاری بستر پر لیٹی تو فوراً نیند نے اسے اپنی آغوش میں بھر لیا۔

بچپن میں اماں سے سنڈریلا کی کہانی سنی تھی کبھی کبھی وہ سوچتی کہ میں وہی سنڈریلا ہوں اور ظلم ڈھانے والی چاچی جس کی وہی دو موٹی بھدی بیٹیاں اسے بھی کوئی شہزادہ آئے گا اور چاچی کے ظلم و ستم سے آزاد کر کے اسے شہزادی بنا کے اپنے ساتھ لے جائے گا تو اپنی سوچ پر خود ہی مسکرای جبکہ من ہی من شہزادے کی آس پر امید کا دیا روشن رکھتی "تلخ زندگی کو کہانی سے مشروط کرنا حماقت ہے۔یہی تو فرق ہے اصل زندگی اور بناوٹی کہانیوں میں ہماری زندگی کے فیصلے ہماری زہنی ہم آہنگی نہیں کرتی بلکہ وہ رب کرتا ہے جس نے ہمیں تخلیق کر کے کسی خاص مقصد کے تحت اس دنیا میں بھیجا ہے۔ "

اور کہانیوں کو عنوان ہم اپنی مرضی سے دیتے ہیں جیسے چاہیں جب چاہیں اپنے قلم سے جذبات کے سانچے میں ڈھال کر کتابی زندگی میں دنیا کو منور نجن کا ذریعہ بن جاتے ہیں

باہر نیلا آسمان رات کی سیاہی میں ڈوبا ہوا تھا۔

جابجا چاندی جیسے تاریں چاند کی جھلمل ہوتی چاندنی کے اوٹ میں چھپنے کی ناکام کوشش میں سر گرداں دکھائی دیئے۔

سیاہ رات کی تاریکی جیسا کمرہ گھپ سیاہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

پرانے طرز کی مسہری پر آڑا ترچھا لیٹا وجود خواب و خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا تبھی پیروں کے نیچے دبے موبائل کی آواز کانوں میں گونجی وہ ہڑبڑا کر ایسے اٹھا جیسے کوئی برا خواب دیکھ کر نیند سے جاگا ہو

موبائل فون مسلسل بج رہا تھا

ما بائل اٹھا کر سب سے پہلے اس کی آواز کا گلا گھونٹا پھر اسکرین پر وقت دیکھا رات کے تین بج رہے تھے دونوں ہاتھوں سے خمار آلودہ آنکھیں اور چہرہ زوروں سے مسلا دبے دبے قدموں کی چاپ سے چلتا ہوا باتھ روم میں گھس گیا

جب باہر نکلا تو چہرے سے پانی ٹپک رہا تھا کمرے کی بتی نہیں جلائی تھی سنگھار میز کے سامنے کھڑے ہو کر بال سنوارے ہاتھوں میں چمڑے کے دستانے پہنے چابی اور موبائل اٹھایا کر جیب میں رکھتا دبے پاؤں چوروں کی چال چلتا گھر سے باہر نکل آیا تھا۔

رائیڈر بھائی...رائیڈر بھائی....راجے بھائی.....راجے بھائی

جیکی بھائی....جیکی بھائی....

رات کے اس پہر سنسان سڑک پر کوئی بھوتوں کی بارات نہیں نکلی تھی بلکہ یہ لڑکوں کا گینگ تھا دو گنیگ جو کچھ ہی لڑکوں پر مشتمل تھے

اپنے اپنے گینگ کے لیڈر کے لیے جوش و خروش سے ہوا میں ہاتھ بلند کیے نعرہ لگاتے نظر آرہے تھے۔

یہ رات بھی اپنی۔۔یہ سڑک بھی اپنی اور ریس بھی اپنی۔۔فتح میری ہو گی

فخر و غرور سے گوندھی آواز سے بولتا ہوا جیکی مخالف کو چڑا گیا

غرور سے اونچا سر منہ کے بل نیچے گرتا ہے جیکی نے جواباً کاروائی کی

رائیڈر گینگ کے لڑکے انگوٹھا نیچے دکھا کر جیکی کے گینگ کو تیش دلانے لگے اس نے ہیلمنٹ پہن کر بائیک کو ریس دی سائیلینسر سے نکلتی پھٹ پھٹ کی آواز فضا میں دھواں بکھیرتی چل پڑی تھی

پیچھے دونوں گینگ اپنے اپنے ساتھی کی سپورٹ کی غرض سے نعرہ بلند رکھا

سنسان سڑک پر موٹر سائیکلوں کا شور گونج اٹھا ایک دوسرے کو ہٹ کرتے ریس جاری رہی وقت کے طے کردہ مقررہ معیاد پر راجے بھائی ریس جیت کر فاتح بن گیا

رائیڈر بھائی۔۔۔۔رائیڈر بھائی ایک بار پھر پورا گینگ فتح کی خوشی میں سرشار ہو کر نعرہ لگاتے ہوئے چیخ رہے تھے سیٹیاں بجا رہے تھے ہونٹوں کے درمیان انگلی بجا کر ہوووو کر رہے تھے۔

رائیڈر بھائی نے چہرے سے ہیلمنٹ اتار کر بائیک پر رکھا گھنی مونچھوں تلے گلابی ہونٹ فاتحہ مسکراہٹ سے کھل گئے۔

ہاتھ بلند کیے زور سے نعرہ لگایا رائیڈر بھائی زندہ باد!

اس کے ساتھی بولے تھے جیکی ہار کی جلن سے پیچ وتاب کھا رہا تھا

پھسڈی لوزر لوزر رائیڈر گنیگ کے ساتھی جیکی گینگ کے ساتھوں کو انگھوٹا نیچے دکھا دکھا کر خوب ٹپانے لگے تھے کچھ فاصلے پر کھڑے جیکی کے ساتھی رائیڈر کے ساتھی پر جھڑپنے کو بے تاب تھے جسے جیکی ہاتھ سے روکے ہوئے تھا تبھی اتنے شور وغل اور ہنگامے میں پولیس کا سائرن گونجا سب کی سٹی بیک وقت گم ہو گئی

بھاگو ماموں آ گئے ایک دم افراتفری پھیل گئی

دونوں گینگ کے ساتھی سر پر پیر رکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے

ماموں کو دعوت پر کس نے بلایا راج گاڑی پر تھوکڑ مارتا ہوا بولا جیکی انگوٹھے سے ہونٹ کا کنارہ مسلتا ہوا کمینی مسکراہٹ مسکرایا

پیسے نکال میرے اس نے جیکی کے سامنے ہاتھ پھیلایا ابھی پیسے نہیں ہے میرے پاس بعد میں لینا اس نے جیکی کا گریبان جکڑ لیا جھوٹ بولتا ہے

پولیس سائرن کی آتی آواز اب تیز ہونے لگی تھی۔

راجے ماموں پہنچتے ہی ہوں گے ابھی نکل یہاں سے پیسے بعد میں پکڑتے ہیں پپو نے خونخوار نظروں جیکی کو گھورتے ہوئے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا

جیکی کی مسکراہٹ برقرار تھی

یک دم ہی اس نے گریبان چھوڑا اور رخ موڑ کر بائیک اسٹارٹ کرتا خود سے ہمکلام تھا چل چل نکل راجے ورنہ سیاپہ کھڑا ہو جائے گا

"تو کھڑا کیا دیکھ رہا ہے ماموں کے ساتھ جائے گا کیا؟"

بیٹھ جلدی کک لگاتا وہ پپو سے بولا تو وہ فوراً اچک کر بائیک پر بیٹھ گیا

دونوں موٹر سائیکلیں ساتھ نکلی تھی بس منزل الگ الگ تھی جو سڑک کچھ لمحے پہلے روشنیوں کا سماں پیش کر رہی تھی اب وہاں ہوں کا عالم تھا نہ کوئی بندہ نہ کوئی بندے کی ذات سر یہ لڑکے آج پھر سے چقمہ دے گئے

ایک موٹی تون والے حولدار اتر کر آگے آیا تھا۔

کھیلنے دو چوہے بلی کا کھیل مزا آرہا ہے ایک دن یہ چوہے پنجرے میں پھنس جائیں گے۔

آگے کی سیٹ پر بیٹھا معقول سا پولیس اسپیکٹر پراسرار سی مسکراہٹ مسکرا کے بولا

تم بیٹھو گاڑی میں حولدار سے مخاطب ہو کر ڈرائیور کو اشارہ کیا سنسان سڑک پر رات کی سیاہی ڈھلنے لگی تھی صبح قریب ہونے لگی سورج بادشاہ کو حکم ہوا تھا دنیا پر راج کرنے کا۔

صبح روشن اور چمکیلی تھی۔

آنگن میں رکھا گلاب کا واحد پودا سورج کی سنہری دھوپ سے نہاتا لش لش کرا اٹھا۔

باورچی خانے سے اڑتا پراٹھوں کا دھواں اور چائے کی مہک فضا میں محو سفر ہوئی جب راج کے نتھنوں سے ٹکرائی تو اس کی بھوک چمک اٹھی۔

"سیاہ جینس پر گھٹنوں تک آتے سنہری چائے رنگ کاٹن کے سادہ سے کرتے میں گندمی گلابی نکھری نکھری سی رنگت اوپر سے شہد رنگ چمکتی آنکھیں جیسے گندم کی فصل پر پڑنے والی پر نور صبح کی پہلی دھوپ۔ "

سنگھار میز کے سامنے کھڑا نفاست سے بال سنوارتے ہاتھ کے وسط میں جھولتا زنجیر نما بریسلیٹ کی جنبش ہوا میں متحرک ہو گئ۔

سیاہ مونچھ تلے سیٹی بجاتے گول لب پھیلے گہری سانس اندر کھینچ کے ناشتے کی خوشبو کو سانسوں میں اتاری جھٹ سے کنگھا ہوا میں اچھال دیا اور آنگن کی طرف لپک آیا۔

ماں تم جیو ہزاروں سال اور سال ہو سو برس کا وہ سُر میں گاتا ہوا اپنی ترنگ میں گلے میں بانہیں ڈال کر مائی کے پیچھے سے گلے گیا

ہٹ پرے مائی بری طرح جھلائی ہوئی تھی ایک تو گرمی پھر گرم چولہے کے آگے اٹھی تو دہکتا جسم پسینہ پسینہ سونے پر سہاگہ بتی بھی گم اوپر سے راج کا ان سے چپٹنا

کیا ہوا مائی!؟ صبح صبح سورج کی طرح کیوں گرم ہوتی ہے وہ معصوم سا منہ لے کر سامنے آیا

اب میری ان کمزور ہڈیوں میں دم خم نہ رہا ہے مجھ سے نہیں ہوتا چولہا چوکی بہت سمجھایا کچھ کام دھندے پر لگ جا دو پیسے لا کر ہاتھ پر رکھے تو تیری دلہن بیاہ لاؤں پر نہیں تو نے تہیہ کر رکھا ہے جب تک مائی کی بوڑھی ہڈیوں کو گھِس گھِس کر قبر میں نہیں اتار دے گا تو تجھے سکون سے نہیں بیٹھے گا گرمی سے ہانپتی کانپتی مائی کا پارہ آج سوا نیزے پر تھا سانسیں الگ پھولی ہوئیں تھیں۔

مائی تیری ٹانگ گھوم پھر نوکری سے ہوتی شادی پر آکر کیوں توٹتی ہے؟

مجھے نہیں کرنی شادی وادی یہ دونوں موضوع اس کی دکھتی رگ تھے اس نے سخت ناگوار نظروں سے مائی کو دیکھا وہ ہانپ رہی تھی بولنے کے لیے لب تھرتھرائے پر بول نہ سکیں اور پھر مائی کی مزاحمت کے باوجود بھی راج نے انہیں پکڑ کر زبردستی باورچی خانے کی دیوار ساتھ لگی چارپائی پر بٹھادیا۔

چارپائی پر پہلے سے رکھے ہوئے ناشتے پر ایک ملامتی نگاہ ڈالی چارپائی کے دوسرے کنارے سے ہاتھ کا پنکھا اٹھائے مائی کو تیز تیز ہوا دینے لگا تیز تیز ہوا کے جھونکے مائی کو تکویت دینے لگے سو وہ چپ رہی

اتنا غصہ نہ کیا کر یہاں تیرے غصے کا پریشر بڑھا وہاں بلیڈ پریشر کا پارہ چڑھا مائی ہائی بلیڈ پریشر کی مریضہ تھی۔

آگئی بتی وہ چہکا ابھی پنکھا لگاتا ہوں اندر والے کمرے سے بھاگم بھاگ پیڈسٹل فین اٹھالایا وہ خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی پنکھا کا رخ مائی کے سامنے کیا کچھ ہی دیر میں انہیں طمانیت احساس جاگا تو غصے کا پارہ نیچے گر گیا۔

ٹھنڈی چائے پر جمی بالائی کی تہ دیکھ کر فوراً بولی لا میں چائے گرم کر لاؤں وہ اٹھنے لگی رہنے دے مائی تو یہاں آرام سے بیٹھ میں گرم کر لاتا ہوں اور پھر زرا دیر میں چائے گرم کر بھی لایا تھا اور اپنے ہاتھ سے لقمہ بنا کے مائی کے منہ میں ڈالا وہ مسکرائی وہ ہمیشہ پہلا لقمہ مائی کو کھلاتا پھر خود کھاتا ناشتہ

کر کے آرام کرنا باورچی خانے میں نہ گُھس جانا میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں سب دیکھ لوں گا اس نے غٹا غٹ چائے چڑھائی اور اٹھ کر باورچی خانے میں گُھسا گھٹا کھٹ کی آوازیں باہر آنے لگی مطلب وہ جلدی سارے ناشتے کے برتن دھو کر جگہ پر رکھ رہا تھا پھر جلدی سے باہر نکل آنگن کے ایک کونے میں رکھی جھاڑو اٹھائی مائی پر نظر پڑی تو انہیں کسی گہری سوچ میں گم پایا چل را جا لگ جا کام پہ فٹافٹ کام سمیٹ اور نکل یہاں سے

تنکوں والی جھاڑو زمین پر آڑی ترچھی مارنے لگا سائیں سائیں کی آوازیں مائی کے کانوں میں چبھنے لگی جھاڑو لگا رہا ہے یا زمین سے جن بھوت اتار رہا ہے ہٹ پرے مجھے دے میں لگاتی ہوں مائی بے چین ہو کر اٹھنے لگی خبردار جو تو نے چارپائی سے قدم بھی نیچے اتارا تو منجھی چھجے پر پٹخ آؤں گا پھر وہی بیٹھی رہیو اکیلی دھکیلی اس نے جھاڑو والا ہاتھ اٹھا کر دھمکی دی

ہاں پٹخ آ مجھے اپنے باواں کے پاس نہ میں رہوں گی نہ یہ سب اپنی بوڑھی آنکھوں سے دیکھوں گی۔

کیا مائی تو بار بار مرنے مرانے کی باتیں کر کے میرا جی کیوں جلاتی ہے؟

وہ جھاڑو پھینک کر برہم انداز میں بولتا ہوا مائی کے سر پر کھڑا ہوا تو پھر کر کیوں نہیں کر لیتا شادی آخر یہ سب کب تک چلے گا؟ ایک دن مجھ بوڑھی نے واقعی مر جانا ہے

شادی۔۔۔ شادی۔۔۔ شادی اللہ کرے میں مر جاؤں اب کی بار وہ بدک اٹھا تھا اللہ نہ کرے مرے تیرے دشمن وہ دہل کر اٹھی تھی اور اسے اپنے ساتھ لگایا میری عمر بھی تجھے لگ جائے دونوں ہاتھوں میں چہرہ لیے ماتھا چوما بیٹھ ادھر اگر اب ایسے بدفعال منہ سے نکالے تو تیرے منہ

میں خاک بھر دینی ہے راجا بیٹا ہے میرا تیرے سر پہ سہرا سجا دیکھنے کا ارمان لیے تو زندہ ہوں ابھی تو تیرے بچوں کو اپنی گود میں کھلانا ہے مجھے وہ تصور کرتی ہیں سر پر سہرا سجنے سے لے کر پوتا پوتی ہونے تک محبت سے گھمبگیر لہجے میں بولتی اس کے قریب ہوئیں۔

مائی عیب دار سے کوئی شادی نہیں کرتا تھا اے وہ دلگیر لہجہ مائی تڑپ اٹھی یہ کیا بات کہہ دی لولے لنگڑے، اندھے، بیرے، گونگوں کی بھی شادیاں ہو جاتی ہیں۔

لنگڑا ہی تو ہوں وہ پھیکا سا مسکرایا جیسے خود اپنا مزاق اڑایا ہو چپ کر بد بخت بچپن میں چھت سے گر گیا تھا دائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہڈی تو جڑ گئی مگر ٹانگ میں خم آ گیا کوئی پیدائشی تھوڑی تھا۔

ہاں تو نقص تو ہے ناں کون کرے گا اس نقص کے ساتھ کے مجھے قبول؟

ارے میرے سادہ لوح, بھولا بھالا سارا جا بیٹا وہ جو اوپر بیٹھا ہے ناں وہ سب کا خدا ہے جب اس کا حکم ہو گا تو تیرے سر پہ سہرا بھی سجے گا اور میں اپنے پوتا پوتیوں کے ساتھ کھیل سکوں گی۔

مائی کا ایک سو بیس گز کا یہ مکان تین کمروں پر مشتمل تھا چھوٹے دروازے سے اندر آؤ تو ایک بیٹھک کے عین سامنے ایک کمرہ تھا جس میں راج کا بسیرا تھا راج کے کمرے کے ساتھ میں باتھ روم تھا باتھ روم کی چھت پر پلاسٹک کی نیلی ٹنکی رکھی تھی۔

پانی کے پائپ دیوار کے ساتھ اوپر جا رہے تھے ٹھنڈک کی وجہ سے چڑیا لوہے کی پائپ پر قطار بنا کر بیٹھی تھیں۔

صحن کے ایک طرف باورچی خانہ تھا باورچی خانے سے کچھ قدموں کے فاصلے پر پرانے طرز کا بنا کمرہ مائی کا تھا تو دوسری طرف راج کے کمرے کے ساتھ ایک کچا حصہ تھا جسے کیاری کا نام پر اس میں گول امرود کا درخت اور کریلے کی بیل راج کے کمرے کے چھجے پر چڑھی تھی مائی نے سبز موتیا لگایا تھا جو اب موسم کا پہلا پھول دینے لگا تھا۔

راج روز صبح موتیا توڑ کر مائی کے کان کی بالی میں پرو دیتا جسے مائی خوشی خوشی کان میں پہنتی مقدر نے مائی کو کم عمری میں بیوگی کی چادر اوڑھا دی تھی۔

راج بہت چھوٹا تھا مائی بہت خوددار تھی کسی کے ایک پائی لینے کی روادار نہ ٹھہری سلائی کڑھائی کی ماہر مائی نے اپنے زور بازو محنت کے دم سے راج کی پرورش کی دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ کیا۔

راج کے باوا کے ایک ساتھ دو گھر تھے جس گھر میں یہ رہتے اس کا ساتھ والا گھر کرایہ پر چڑھا تھا مہینے پر کرایہ آجاتا تو گھر کی گزر بسر آرام سے ہو جاتی تھی۔

چوبیس برس کا راج سارا سارا دن گلیوں میں آوارہ گردی کرتا آئے دن گلی کے نکڑ پر لڑتا جھگڑتا دکھائی دیتا

گلی محلے کی لوگ اسے غنڈا کہتے سڑکوں پر ریس لگاتا اس کے دوست اسے رائیڈر بھائی کہتے وہ اپنے گینگ کا راجا بھائی تھا۔

اگلے مہینے وہ پچیس برس کا ہونے جارہا تھا مائی کا ایک ہی بیٹا تھا اس کی دلی خواہش تھی کہ وہ کام ڈھندے پر لگ جائے اور جلد از جلد اس کا گھر بس جائے مگر نہ وہ نوکری کرنا چاہتا تھا نہ ہی شادی راج کے ہزاروں رشتے آئے اور ایسے ہی لوٹ گئے وجہ اس کا لنگڑا پن ٹھہرا کتنی بار بات بنتے بنتے بگڑ گئی کسی جگہ کام پر جاتا تو لوگ مزاق بناتے اور وہ دلگرفتہ دل لیے دوبارہ کام کا رخ نہیں کرتا اور پھر آہستہ آہستہ وقت سرکتا رہا اس کا لنگڑا پن محرومی کی شکل اختیار کر گیا نہ نوکری نہ چھوکری اس کے سوئے نصیب ان دونوں اہم نعمتوں سے محروم رہے۔

راج لنگڑا نہیں تھا بس زرا سا خم تھا جو چلنے پر محسوس ہوتا اس کے باوجود بھی وہ ایک اچھا رائیڈر تھا راج تو امید چھوڑ چکا تھا مگر مائی تھی جو امید دیا کا روشن رکھے ہوئے تھی۔

کبھی کبھی مائی کا دماغ پلپلا جاتا تو راج کی شامت آجاتی راج بیٹے کے ساتھ ساتھ مائی کی بیٹی بن کر ان کے سارے گھر کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا تھا۔

مائی کی طبیعت اب ناساز رہنے لگی تھی آئے دن بلیڈ پریشر ھائی رہنے لگا تھا اسی وجہ سے مائی کو غصہ بھی زیادہ آتا تھا۔

وہ بہت گہری سوچ سے لوٹی تو اس کی نظر سامنے پڑی جھاڑو پر تھی راج کب کا اٹھ کے جا چکا تھا۔

۞۞۞۞******۞۞۞۞

سندس ابھی ناشتے کے برتن دھو کر باورچی خانہ صاف کر کے نکلی تھی اب وہ صحن دھو رہی تھی جب چاچی کی چھوٹی صاحبزادی عرف کلو کسی بات پر افتاد کرتی ہوئی صحن میں وارد ہوئی۔

اللہ رحم کرنا سندس نے اس کے خطرناک تیور دیکھ کر من ہی من خیر وعافیت کی دعا مانگی سادے سے لون کے کپڑے پہنے سر کے پیچھے دوپٹہ کی گانٹھ باندھی آرام دہ انداز میں گیلی زمین پر جھاڑو مار رہی تھی۔

آنے دو اس موٹی کو آج اس کی خیر نہیں ہاتھ میں سینڈل پکڑے وہ دروازے کی سمت نظریں گھمائیں تیز تیز ٹہل رہی رہی تھی۔

سندس نے گردن اٹھا کر پیچھے دیکھا جہاں سورج اس کی کمر پر اپنی حرارت چھوڑ رہا تھا کلو کے منہ سے بھی حرارت نکل رہی تھی۔

جیسے ہی چاچی کی بڑی صاحبزادی عرف ملو نے صحن میں قدم رکھا طنطناتی ہوئی سینڈل نے اس کا استقبال کیا وہ چیخ تھی یا کوئی ناگہانی آفت سندس کے ہاتھ سے مگا چھوٹ گیا دونوں کانوں پر ہاتھ رکھتی خوف زدہ سی کھڑی ہوئی۔

چاچی کے حلق سے الگ دلدوز چیخ برآمد ہوئی بھاگتی ہوئی صحن میں آئی ابھی صورتحال قابو تو دور سمجھ سے ہی باہر تھی کہ ملو نے جھک کر زمین سے سنڈل اٹھانی چاہی کلو اس کا ارادہ بھانپ گئی سہمی کھڑی سندس کے پیچھے جائے پناہ ڈھونڈ ہی رہی تھی جب طنطناتی ہوئی سینڈل سندس کے پیٹ میں آلگی بیچاری سندس دونوں کی مہابھارت میں شہید ہوتی پیٹ پر ہاتھ رکھ کر دوہری ہوتی زمین دوز ہوئی تھی۔

نشانہ چک جانے پر خوشی سے چمکتی کلو نے سینڈل اٹھا کے ملو کو دا غنا چاہا اس سے پہلے چاچی بول پڑی کیا بچوں کی طرح ادھم چوکری مچا رکھی ہے تم دونوں نے شرم ورم ہے کہ نہیں؟ کیسے آئیں گے تمہارے اچھے رشتے

چاچی کو چوبیس سو گھنٹے بس اپنی ملو اور کلو کے رشتے کی فکر میں سر گرداں رہتی تھیں

اس موٹی نے میرا نازک سا سینڈل زبردستی پاؤں میں پہن کر توڑ دیا کلو کا وہ نیا سینڈل تھا جس پر کب سے ملو کی کالی نظر تھی۔

میں تو بس پہن کے دیکھ رہی تھی وہ تھا ہی اتنا بکواس کو الٹی کا میرے نازک پاؤں میں جانے سے پہلے ہی صحفہ ہستی سے دم توڑ گیا موٹی ملو نزاکت سے بولی

نازک پاؤں ہنہہ۔ ہتھنی کا پاؤں ہیں تیرا موٹا بھدا

تو نے مجھے ہتھنی بولا میں تیرا گلا دبا دوں گی دونوں ہاتھ اٹھائے ملو کلو پر چڑھ ڈوری

آ موٹی آ۔۔۔میں بھی تیرا خون پی جاؤں گی کلو کسی چڑیل کی طرح منہ کھول زبان لبوں پر پھیر کر بولی

نیچے بیٹھی سندس کو اپنے پیروں میں چیونٹی کی طرح رونڈتی دونوں آپس میں گھتم گھتا ہوئیں۔

چاچی سر پکڑ کر بیٹھ گئی یہ دو آفتیں نہیں بلکہ آفت کی پرخالائیں تھیں چاچی طیش میں اٹھی اور زمین پر پڑی جھاڑو اٹھا کر دونوں کی اچھی طرح خبر لینے لگی صحن میں آگے پیچھے بھاگتی دائرے کی صورت میں گھومتی کلو ملو اور چاچی عجیب ہی شوق مرحلہ تھا

سندس ہنسنا چاہتی تھی پر درد کی شدت غالب آگئی تبھی ملو دھڑام کی آواز کے ساتھ بہت زور سے زمین پر گڑی تھی

ہاہاہاہا۔۔

مزا آیا۔۔۔۔مزا آیا دو چٹیاں باندھی کلوتالی پیٹتی جناتی قہقے لگانے لگی

ملو زمین پر گری بھاں بھاں کر کے رونے لگی

ہاائے ستیاناس جائے تیرا کمبخت ماری میری نازک سی بچی کی کمر توڑ دی جھاڑو پھینک چاچی کی نشانے والی بندوق کی نالی سندس کی طرف رخ موڑ گئی۔

ہاں اماں اس نے جان بوجھ کر یہ سرف کا پانی پھینکا تھا تاکہ میں گر جاؤں ملو نے سر عام الزام لگایا

نہیں چاچی وہ۔۔۔۔۔۔وہ۔میرے پیٹ میں سینڈل لگنے سے سرف والا مگا ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا وہ کمزور سی آواز میں مزاحمت کی جبکہ چاچی کے خطرناک تیور سے اسے خوف محسوس ہوا

چھوٹ گیا مگا ادھر آ بتاتی ہوں تجھے جیسے ہی چاچی سندس کی طرف بڑھی ملو درد سے بلبلا اٹھی بعد میں نبٹتی ہوں تجھ سے انہوں نے ملو کو سہارا دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تو اس کا بھاری بھر کم جسم ان کے بازوؤں میں نہ سما سکا۔

بند کر اپنی بتیسی اور میری مدد کر کرین کو اٹھانے میں چاچی ملو کے وجو سے ایک دم عاجز آئی تھی نتیجاً ملو پھر سے بھاں بھاں کرنے لگی چپ کر موٹی سانڈھی اب کیا کان میں گھس کان کے پردے بھی پھاڑیں گی اس کے بدصورتی سے رونے پر کلو بول پڑی

اماں۔۔۔۔ملو منمنائی چپ کر جاور نہ یہیں پھینک کر چلی جاؤں گی اب باجا بجایا تو چاچی کی ملو ماشاءاللہ سے صحت میں کھاتے پیتے گھر کی تھی رنگت میں تھوری صاف تھی۔

مگر وزن افف کیا کہنے ملائکہ عرف ملو کے اس کا پسندیدہ مشغلہ کھانا کھانا اور بس کھانا تھا کھاتی پیتی اور ٹانگیں پسار کر پلنگ پر پسر جاتی ملو اس کا نام چاچی نے اس کے وجود سے دریافت کیا تھا جتنی موٹی وہ خود تھی اتنی ہی موٹی اس کی آواز تھی۔

سندس کی سہلیاں اسے پھٹا ہوا ڈھول کہتی تھی۔

موئی چوئی پیٹ کوئیں کائنات عرف کلو کی مثال اس محاورے پر فٹ بیٹھتی تھی ملو کے مقابل میں وہ پتلی تھی کلو کا نام چاچی نے اس کی کالی رنگت سے اخذ کیا تھا دو چٹیاں باندھ کر انہیں لال رنگ کی ربن سے باندھ کر وہ خود کو کم سن عمر کی لڑکی تصور کرتی تھی۔

اس کے پاس سفید رنگ کی بتیسی ہی تھی جسے ہمہ وقت نمائش لگی رہتی بیٹھ کر کھانا پینا اس کا بھی پسندیدہ مشغلہ تھا کھانا کہاں جاتا تھا کسی کو پتہ نہیں تھا۔

ہاائے اوئی کی بلند آوازیں اب دم توڑ گئیں تھیں وہ بے چاری دکھیاری ابلہ ناری جیسے تیسے صحن کی صفائی کی باورچی خانے میں گھسی دوپہر کا کھانا تیار کیا پنکھے کے نیچے بیٹھی پسینہ خشک کر رہی تھی۔

باہر سے چاچی کی آوازیں آنے لگی ارے کمبخت ماری کہاں مر گی کب سے بلو آیا بیٹھا ہے یہ نہیں کہ ٹھنڈا شربت بنا لائے۔

بیٹھک میں چھت کا پنکھا تیز رفتار سے چل رہا تھا

بلو چاچی کے ساتھ پلنگ پر بیٹھا تھا۔ وہ چاچی کا ماجایا تھا۔

بلو کے منہ کے قریب چاچی اپنے کان کھڑے کیے بڑی رازداری سے خاندان کی سن گن لینے میں مصروف تھیں تبھی اسٹیل کی چمکدار تھالی میں وہ پیتل کے دو گلاس شربت لے لائی اسے آتے دیکھ کر دونوں پیچھے ہوئے

آپا بہت گرمی ہے قسم سے بڑی پیاس لگی تھی۔

بلو سندس پر گہری نظریں جما کر بولا اس کی نظروں کی تپش سے سندس کو اپنا وجود جلتا ہوا محسوس ہوا

لے کر لے اپنا کلیجہ ٹھنڈا تیرے واسطے تو بنوایا ہے

چاچی ہنس کر بولتی گردن موڑ کر کچھ ڈھونڈنے لگی چاچی کا دھیان کہیں اور دیکھ کر بلو نے موقع غنیمت جانا چند قدم فاصلے پر کھڑی سندس کی طرف بڑھا ہاتھ شربت اٹھانے کے بجائے سندس کے ہاتھ پر اپنی سخت ہتھیلی رکھ دی نرم گداز گلابی ہاتھ اس کے وجود میں سنسنی ڈور گئی ہاتھ کپکپانے لگے زلزلہ آئی تھالی میں گلاس لڑھک گیا

بلو نے تیزی سے ہاتھ ہٹایا

آئے ہائے ستیاناس تیرا باپ دے کر مرا تھا مجھے راشن پانی جب دیکھو جب گراتی رہتی ہے ہاتھوں میں دم نہ ہے چاچی برس پڑی اس کے خشک حلق سے آواز تک نہیں نکلی جہاں کی تہاں کھڑی رہ گئی۔

بلو کی کمینی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی اب سر پر کیا کھڑی ہے یہ ادھر دے اور جا دو سرا بنا کر لا دو گلاس میں سے ایک گلاس کا شربت بچ گیا تھا چاچی نے وہ گلاس بلو کے سامنے ڈھر دیا۔

ٹوٹے پھوٹے حواسوں میں وہ الٹے پیر دروازہ پار کرتی اپنے کمرے میں آئی تھی آنسوؤں کو پلو میں سموتی پلنگ پر اوندھے منہ لیتی سوچ رہی تھی جب ماں باپ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تو یہ دنیا جینے کیوں نہیں دیتی؟؟؟؟

چل چل نکال میرے پیسے راج جیکی کے سامنے کھڑا اپنے ریس میں جیتے پیسوں تقاضہ کر رہا تھا۔

"اگر نہیں دوں تو؟؟؟"جیکی اکڑا تو راج بھی ہتھے سے اکھڑ گیا تو میں تیرا گیم بجادوں گا وہ جیکی کے چہرے پر آنکھیں گاڑھ کر بولا راج کی آنکھوں سے نکلتے شرارے جیکی کو جھلسانے لگے تھے۔

قیمتی جینز شرٹ مہنگے ترین جوتے گلے میں چین کان میں بالی ہاتھوں میں رنگ برنگے بریسلیٹ وہ ایک بگڑا ہوا امیر زادہ مطلب جاگیر دار کی اولاد تھی۔

جیکی نے پینٹ کی بیلٹ سے کاغذ میں لپٹا نوٹوں کا بندل نکال کر ہوا میں اچھالا جسے راج نے ہاتھ اٹھا کر بروقت کیچ کیا کاغذ اڈھیر کر رقم چیک کی اور مسکرایا۔

جیکی انگوٹھے سے ہونٹ کا کنارہ مسل رہا تھا ایک دن سود سمیت یہ پیسے واپس نہیں لیے تو میرا نام بھی جیکی نہیں۔

دھمکی دے رہا ہے؟راج کے ابرو تن گئے

دھمکی سمجھ یا آگاہی لہجے کی سختی برقرار تھی دیکھتے ہیں راج نے نوٹ کا بندل کرتے کی جیب میں ڈالا بائیک پر بیٹھ کر کک ماری گاڑی کو ریس دی دھواں دھواں ہو گیا اور وہ یہ جا وہ جا پیچھے اڑتا دھواں جیکی کو اپنے حصار میں جکڑنے لگا وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر کھانس رہا تھا۔

*****

کُوک فقیرا کُوک

تے کوئی بھیت اندر دا کڈھ

مندڑا بول نا بول، تے جِیبھ اپنڑی نُوں وڈھ

کُوک فقیرا کُوک

تیری کُوک دی اُچڑی شان

ایس کُوک دی چرکھی گھُمدے، ست زِمیاں تے اسمان

کُوک فقیرا کُوک

تے ایس کُوک اِچ ہو کے گُم

آمار مکایئے میں نُوں فیر جیئے تُم ای تُم

کُوک فقیرا کُوک

وے تیری کُوک دے پکے رنگ

رنگ ہِک ھکّلا چاڑھ دے، مینُوں کعبہ لگے جھنگ

کُوک فقیرا کُوک

کالا چور بُکل دامار

اکھیں سُرمہ صدق حُسینی، تے ہتھ حیدر دی تلوار

کُوک فقیرا کُوک

تیری کُوک مِلائے یار

گھڑا پکادے یقین دا، میں لگ و نجاں اُس پار

کُوک فقیرا کُوک

تیری کُوک جیہا کوئی ناہیں

جو شہر عشق دے جا پہونچن، مینوں پادے اوہناں راہیں

کُوک فقیرا کُوک

تیری کُوک دے ساوے باگ

تیرے ہتھ پھُلاں دے ٹوکرے، تیریاں سوچاں صاف گُلاب

کُوک فقیرا کُوک

تیرے سب توں وکھرے گیت

ایہہ بانگاں پچھلے پہر دیناں، پیئیاں گونجن من مسیت

کُوک فقیرا کُوک

جے آج ہووے یار وصال

پیریں ساویاں جھانجھراں بنھ کے، میں پاواں انت دھمال

کلام۔۔۔شہزاد اعوان

شور شرابا بے ہنگم دنیا میں سب اپنی اپنی راگ لاپتے محو تھے۔

اسی بے ہنگم دنیا کا پیکر پیر فقیر مرشد کے اصل نام سے ناواقف وہ بھی اپنی ہی الگ دنیا بسائے سُر بھرتا دکھائی دیتا وہ ایک مست سا ملنگ مزاج بندہ تھا

سیاہ لمبے ڈھیلے ڈھالے کپڑے، سرخ رنگ کا مفلر نما کپڑا گردن میں لپیٹے ہوئے، بائیں ہاتھ میں سپیرے جیسی بین، دایاں ہاتھ کی شہادت کی انگلی رخ آسمان کی جانب سر جھکائے کھڑا محو رقص تھا۔

ایک عجیب سا تاثر اپنی سمت مائل کر لینے والی کشش تھی اس کی آواز میں دل کی اٹھا گہرائی سے نکلنے والی آواز کسی کے دل میں گر کر جانے والی آواز

ایسا جادو تھا اس کی آواز میں اور وہ جادو راہ چلتے راج کے کانوں میں رس گھولنے لگا تھا۔

وہ مست ملنگ بندے کی طلسماتی لہجے میں قید سحر زدہ رخ چل رہا تھا تب ہی کسی بڑی سی چیز سے ٹھوکر لگی اور ٹکرا کر زمین بوس ہوا تھا یک دم جادوئی آواز کے سحر سے آزاد ہو کر نکلا اس کی محویت ٹوٹ گئی تھی۔

"ابے تو یہاں بیچ راستے میں کیا کر رہا ہے؟"

وہ حیرت زدہ سا بولا

آں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔

عجیب سی ہنسی ساتھ ہچکی لی تھی ملگجا سا حلیہ کھلا گریبان تو بتا تو یہاں کیا کر رہا ہے وہ بہکی آواز بہکا لہجہ تھا

چھی۔۔تو نے پی رکھی ہے راج ناک دبا کر بولا

میں نے کاں (کہاں) پی ہے میں نے تو کائی (کھائی) ہے آنکھیں ٹپٹپائے ہاتھ کے عجیب عجیب نہ سمجھ آنے والے اشارے تھے۔

پگلا گیا ہے کیا۔۔۔؟

لگتا ہے زیادہ چڑھ گئی ہے اس نے خود کلامی کی اسے کچھ سوچ کر اٹھانے لگا اچھا چل اٹھ یہاں سے

"پاگل کس کو بولا۔؟"ہاں کس کو بولا پاگل؟

نشے میں ہے لیکن پاگل بولا تو عقل سے نشہ کیسے اترا

پاگل کو پاگل نہ کہوں تو کیا کہوں؟ سر گوشی نما بڑبڑاہٹ کسی کو نہیں بولا تو چل میرے ساتھ

نئ (نہیں) تو بولا پاگل میرے دو بڑے بڑے کانوں نے سنا تو بولا پاگل وہ دونوں کانوں کی لو کھینچ کے لمبی کرتا ہوا بولا

میں پاگل نشئی نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔

تو پاگل راج کے سینے پر ہاتھ رکھا

پاگل تیرا باپ۔۔۔۔دونوں ہاتھ ہوا میں ہلاتے اس نے یک دم دانتوں تلے زبان داب لی ساری (سوری)

راج کی بڑی بڑی خوانخوار آنکھوں کی تالاب نہ لاتے ہو گردن جھکادی

اوئے راجے تو یہاں کیا کر رہا ہے؟

اور وہ بھی شیخ چلی کے ساتھ وہاں کاکی چوکڑی مارے بیٹھی ہے پوری گلی سر پہ اٹھا رکھی ہے کہ اس کا شیخو اندھیرے تلے گم گیا ہے "شیخو نہ ہوا کوئی بکری بچہ ہو گیا"

یہ راجا کا جگری بچپن کا دوست کامران ہے جسے پیار سے اس کے دوست کامی کہتے ہیں۔کاکی کے رونے دھونے پر شعیب عرف شیخو کو گھاٹ گھاٹ تلاشتا پھر رہا تھا۔

یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟کامران اس پر نظریں جمائے بولا راج نے انگوٹھے منہ سے لگا کر ایک جانب گردن گرادی اشارہ کیا(پی رکھی ہے)۔

کامی نے سمجھ کر گردن ہلائی اچھا تو اسے لے کر میرے ساتھ گھر چل کاکی نے محلہ جمع کر رکھا ہے۔

میں تو کب سے اٹھا رہا ہوں لیکن یہ تو زمین سے ایسے چپک کر بیٹھا ہے جیسے شہید کی مکھیاں چھتے سے راج چڑا گیا تھا۔

چل دونوں ملکر اٹھاتے ہیں اور پھر دایاں بازو کامی کی گرفت میں بایاں بازو راج کی گرفت میں وہ اپنی پوری طاقت لگائے اسے اٹھا رہے تھے مگر وہ ہل کے نہیں دے رہا تھا دھان پان سا شیخو میں نشہ کی حالت میں پہاڑ جیسی طاقت آسمائی تھی چل اٹھ گھر چل میرے بھائی کامی پیار سے بولا

"گھر.....؟ کون سا گھر.....؟ گھر تو گیا پانی سے بھرا اس میں مینڈک بولے ٹرٹر ٹر شیخو نے گھر کا خلاصہ کیا ٹرٹر سے مراد اس کے مائی بابا تھے جو ہر وقت آپس میں لڑتے جھگڑتے دکھائی دیتے .

لگتا ہے آج کچھ زیادہ ہی پی لی راج کامی سے بولا

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے پہلے اسے ہوش میں لاتے ہیں پھر لے کر جاتے ہیں ورنہ کاکی کے ہاتھوں اس کے ساتھ ہماری بھی چھترول یقینی ہے وہ دونوں چشم تصور میں اپنی چھترول ہوتے دیکھ رہے تھے۔

ایک دم پتے کی بات کی ہے راج چہک کر بولا ایک کام کرتو اسے اپنا موزا اتار کر سونگھا کامی کے دماغ کی بتی جل اٹھی اور اس نے تازہ تازہ مشورہ دیا اور پھر راج واقعی اسے اپنا گندا موزا سنگھانے لگا وہ دونوں اپنی ناک کا دم گھونٹ کر اسے کے منہ کے آگے پینڈولم کی جیسے موزا ہلا رہا تھا موزے سے اٹھتا تعفن اب ان دونوں کو بے ہوش کر دینے کے درپہ تھا پر مجال ہے جو شیخو کو زرا برابر بھی اثر ہوتا دکھائی دیا ہو۔

ناسمجھ جب مرغی کے ڈورے پڑتے ہیں تب موزا سنگھاتے کامی کے روشن زدہ دماغ میں ایک اور مفید مشورہ پھسل کر اس کی زبان پر آیا تھا جس پر عمل پیراں ہونے کی باری راج نے کامی کو سونپ دی۔

اب کامی آنکھیں میچیں گردن موڑے اس کی ناک میں تنکا ڈال رہا تھا کامی کو گھِن آرہی تھی گردن موڑی رکھی غلطی سے وہ تنکا راج کی ناک میں گدگدی مچا گیا نتیجاً بڑی زور آور چینخ درآمد ہوئی تھی۔

کام ہو گیا اتر گیا نشہ کامی کی خوشی دیدنی تھی راج نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زوردار مکہ اس کی کمر میں داغ دیا۔

وہ درد کی شدت سے تلملا اٹھا اندھا ہو گیا ہے تنکا بیوڑے کی ناک میں نہیں میری ناک میں ڈالا کیا ضرورت تھی تجھے ناک بیچ میں لانے کی وہ تپا ہوا تھا اس کے ہوش بحال کرنے کے چکر میں وہ دونوں گھن چکر بن چکے تھے۔

میرے روشن دماغ میں ایک اور آئیڈیا آیا کامی اپنے مفید مشورے کے ساتھ پھر چھکا جسے راج نے سختی سے ڈپٹ دیا۔

بند کرا اپنے بکواس مشوروں کی دکان مجھے اپنے روشن دماغ پر زور ڈالنے دے انگلی سے پیشانی کا ایک طرف کا کنارہ بجا رہا تھا (سوچنے کا انداز) تبھی یک دم خوش کن خیال کے تحت آنکھیں چمک اٹھی۔

قریب ہی ریڑھی والا کھڑا تھا اس کی ریڑھی سے پانی کا مٹکا اچک لیا پورے مٹکے کا پانی اس کے اوپر انڈیل دیا شیخو تو ایسے ہڑبڑا کے اٹھا بند ٹوٹ گیا باڑ آ گئی ہو اور پھر دائیں بائیں بازو سے جکڑ کر اسے لے کر چل پڑے۔

جبکہ شیخو بضد تھا نہیں جانا دونوں ٹانگیں زمین سے اوپر کو اٹھائے ہوئے اسکول سے باغی بچہ کو زبردستی درس گاہ لے کر جا رہے ہوں۔

۞۞۞۞*****۞۞۞۞

راج اور اس کے دوستوں نے جیت کی خوشی میں شیطان چوک پر جشن رکھا تھا شیطان چوک وہ خاص جگہ تھی جہاں ان کی گینگ کے سب بندے جمع ہو کر شور و غل مچاتے ہلہ گلہ کرتے اپنی جیت کا جشن مناتے اور مزے کی بات اس جشن میں کسی کی بھی جیب ڈھیلی نہیں ہوتی تھی سارے اخراجات ریس میں جیتے گئی رقم میں سے کیے جاتے۔

ابھی وہ پارٹی میں جانے کے لیے نک سک سے تیار ہو کر مائی کے روبرو بیٹھا ہوا انہیں کھانا کھلا رہا تھا مائی شاکی نظروں سے دیکھتی اندر ہی اندر جل بھن رہی تھی کیونکہ وہ اب جاتا تو نہ جانے کب واپس آتا؟

وہ نہیں چاہتا تھا کہ مائی اس کے انتظار میں بھوکی رہے مائی جلدی جلدی منہ چلا کیا بچوں کی طرح منہ بند کیے بیٹھی ہے۔

کیوں۔۔؟میرا جیسا دل چاہے گا کھاؤں گی تجھے کھلانا ہے تو کھلا ورنہ جا وہ مائی کی بات سن چپ ہو گیا

مائی اسے زچ کر رہی تھی اور وہ یہ بات جانتا تھا۔

جب تو چھوٹا تھا ناں تو منہ میں نوالہ بھر کے بیٹھ جاتا تھا اور میں بیٹھ کر تیرے منہ خالی ہونے کا انتظار میں طرح طرح کے لالچ دیتی پر مجال ہے جو تو زرا بھی لالچ میں آتا پر میں تیری طرح سر سے بوجھ نہیں اتارتی تھی مائی پرانا وقت یاد کر کے بولی۔

استغفر للہ مائی میں نے ایسا کب کہا تو آرام سے کھانا کھا مجھے کوئی جلدی نہیں ہے جبکہ اس نے کن اکھیوں سے موبائل فون کو دیکھا جہاں کامی مسلسل فون کر رہا تھا۔

لو آگئی بھوری بلی سیمی کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ راج بیزاری سے بولا

سلام کاکی ! ہونٹوں کو پھیلا کر بتیسی کی نمائش کی وعلیکم السلام ! جیتی رے آج کیا لائی ہے ؟

اماں نے بریانی بھیجی ہے مناسب کپڑے عام شکل ورنگ کی سیمی چہرے اور ہاتھوں پر بلیچ اور بالوں کو سنہیری رنگ سے بھر کے لمبے لمبے چڑیل نما ناخن فیشن کی ملکہ جبکہ راج اسے بھوری بلی کہتا تو وہ چڑ جاتی

آواز میں کھنک اور لہجے میں تازگی چہرے پر مسکراہٹ ایک دم پژمردہ سجالی

آپ نے کھانا کھالیا سامنے کھانے کی تھالی دیکھ کر بولی

یہ چھوڑ اور بتا تیری ماں نے صرف بریانی بھیجی ہے یا دو ماہ کا کرایہ بھی مائی تھیکے چتونوں سے بولی تو راج نے مائی کی ٹانگ دبا کر چپ رہنے کا اشارہ دیا۔

سیمی کچھ لمحے کے لیے خاموش ہو گئی کاکی آج کل اباں کا کاروبار مندا جا رہا ہے اماں کہہ رہی تھی اس ماہ سارا کرایہ دے دے گی وہ معذرت خواہ لہجے میں بولتی عاجزی سے سر جھکا گئی۔

یہ جملہ دو مہینے سے سن سن میرے کان پک گئے اپنی ماں کو سمجھا دیو میرا اجانا لائق ہے نوکری سے خالی ہے یہ گھر چلانے کو آٹا دال چاہیے ہوتا ہے۔

(میری نالائقی پر تبصرہ ضروری ہے کیا) وہ چڑ گیا

صاف بات اس گھر کا گزر بسر انہی پیسوں سے چلتا اپنی ماں سے کہیو اس ماہ تو اسی ماہ میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی۔

جی۔۔جی کاکی! میں بول دوں گی اس نے بریانی کی پلیٹ مائی کے سامنے رکھی جس پر ہاتھ سے بنے قریشیہ کا رومال ڈھانپ رکھا تھا۔

اے بھوری بلی تو آ گئی ہے ناں تو اب مائی کو کھانا کھلا کے جانا وہ چارپائی سے نیچے اتر کر موبائل فون جیب میں رکھ رہا تھا۔

مائی میرے انتظار میں جاگنا مت کھانا کھا کے سو جانا وہ مائی کو ہدایت دے رہا تھا۔

ارے واہ یہ اتنا سج دھج کے کہاں کی تیاری ہے وہ اسے گھور رہی تھی اور وہ نظر انداز کرتا مڑ گیا

"بتا کے تو جا کہاں جا رہا ہے اپنی پشت پر اس کی آواز سنی تو پلٹا اتنی بھی عقل نہیں تجھ میں جاتے ہوئے کو پیچھے سے ٹوکا نہیں کرتے۔"

"میں کوئی کالی بلی تھوڑی ہوں جو تیرا راستہ کاٹ گئی" بھوری بلی تو ہے ناں وہ دوبدو بولا

سجا سنور اراج کو سامنے دیکھ کر آنکھیں بے ایمانی کرنے پر آمادہ ہو چکی تھیں ایسے ٹکر ٹکر کیا دیکھ رہی ہے نظر لگائے گی وہ اس کی آنکھوں سے ٹپکتی اپنے لیے حرارت دیکھ کر بولا تو وہ چونک گئی وہ مائی پریشان رہے گی تیرے لیے تو بتا کے جا کہاں جا رہا ہے۔؟

"ہاتھ سے بالوں کا چھجا اوپر کیا اور گردن دائیں جانب گرا کر اک ادا سے مسکرایا اپنے ولیمے پر جا رہا ہوں۔۔ تجھ سے مطلب؟"

مسکراتی نظریں سمت گئی شاداب چہرہ بجھ گیا پھر لہجے میں بشاشیت پیدا کی تیرے سارے مطلب مجھ ہی تک آتے ہیں پرانی فلمی ہیروئن کی طرح آنچل انگلی پر لپیٹ کر ادا سے بولی

اے اے لگام ڈال ورنہ دو گا کان کے نیچے کھینچ کے وہ ہوا میں ہاتھ اٹھاتا اس کی طرف بڑھا تو وہ چیختی ہوئی مائی کے پیچھے چھپ گئی۔

اے راجو کیا کر رہا ہے دماغ تو ٹھیک ہے؟

ابرو تن گئے تھے، ماتھے کی تیوریاں برقرار تھیں "دماغ میرا نہیں بلکہ ہندی فلمیں دیکھ دیکھ کر اس کا خراب ہو گیا ہے اس سے کہو اپنے سر سے عشق کا بھوت اتار دے ورنہ مار مار کر اس کو دنبہ نہ بنا دیا تو میرا نام بھی راج نہیں"

وہ خونخوار نظروں سے ڈھارتا ہوا لمبے لمبے قدم اٹھاتا باہر نکل گیا تھا۔

آجا چلا گیا وہ جو اس کے غصے سے خوف زدہ مائی کے پیچھے چھپی تھی گردن نکال کر حالات کا جائزہ لیا جب پوری طرح تسلی ہو گئی تو کھسیاتی ہوئی باہر نکل آئی۔

کیوں تنگ کرتی ہے اسے ؟اپنی شامت بلواتی ہے پتہ بھی ہے کس مزاج کا ہے وہ مائی برائے راست اس سے مخاطب تھی وہ کچھ بول ہی نہ سکی چھوڑو مائی جانے دو اسے آؤ تم کو کھانا کھلا دوں پھر اماں بھی راہ دیکھتی ہو گی وہ سر جھٹک کر کھانے کی تھالی آگے کرتے ہوئے بولی

اس کے چہرے کے بدلے تاثرات مائی سے ہوشیدہ نہ تھے میں کھالوں گی تو جااور یہ پلیٹ باورچی خانے میں رکھتی جانا وہ اثبات میں سر ہلاتی ہوئی اٹھ گئی۔

سیمی کا جھکاؤ راج کی طرف تھا سیمی راج کو پسند کرتی تھی دبے دبے لفظوں میں کتنی بار مائی سے زکر بھی کر چکی تھی اور راج سے بھی ڈھکے چھپے کھلے الفاظوں میں اپنی مرضی ظاہر کر چکی تھی خلاف عادت راج سرد مہری اور بے نیازی سے کام لیتا کیا بنے گا اس لڑکے کا مائی افسوس سے گردن ہلا کر رہ گئی۔

ٹھاا۔۔۔! کی آواز کے ساتھ فضا میں ڈھکن اچھلتا ہوا دور جا گرا بوتل کے اندر کا غیر شدہ محلول ہوا میں بلند ہوا ان دونوں کو نہلا گیا جشن منانے کا انوکھا انداز تھا۔

ہووو۔۔۔لبوں کو گول شکل دے کر زور و شور سے ہلہ گلہ جاری تھا چھین جھپٹ کر کے ایک دوسرے پر بوتل سے محلول سے بھگوتے ان کی مستیاں اور شرارتیں عروج پر تھیں۔دراصل یہ جشن کا افتتاح تھا۔

شیطان چوک ان تین شیطانوں سے آباد تھی رات کے اس پہر گاؤں سے بہت دور کسی گنجان علاقے میں ایک چوک جو اس وقت جشن کا سماں پیش کر رہی تھی

"ذی نفس روح تو نا ممکن سی بات تھی البتہ اتفاقاً کوئی بھوت بھائی یا چڑیل باجی کا پیشہ خیمہ تو ہو سکتا تھا مگر ان کی بھی یہ مجال کے وہ ان تین شیطانوں کے سامنے کھڑے ہونے کی گستاخی کر سکیں زندان میں نہ ڈال دیا جائے۔"

مائیکل جیکسن کے تیز میوزک پر ان تینوں کے پیر بڑی پھرتیلی سے تھرک رہے تھے نظر پیروں سے اٹھتی تھوڑی اوپر آئے تو دونوں ہاتھ موڑے ہوئے ہتھیلیاں لعنتی شکل میں کھلی دائیں بائیں ٹھمک رہی تھیں۔

خم زدہ کمر گردن ایسے موڑی جیسے لقوہ مار گیا ہو عجیب بے ہنگم ڈانس کرتے کبھی آگے کھسکتے کبھی پیچھے

"دنیا فانی سے رخصت ہونے سے از قبل وقت مائیکل جیکسن ان کے ڈانس سے فیض یاب ہو جاتا تو یقیناً انہیں زندہ تابوت میں چنوا دیتا۔"

خوشبوئیں اڑاتے مزیدار قسم کے انواع اقسام ان کی خدمت میں پیش پیش تھے کھانا تین بندوں کی نہیں بلکہ تیرہ بندوں کا تھا اگر کوئی معقول انسان ان کو کھانے پر ٹوٹتے دیکھ لیتا تو غش کھا کر بہوش ہو جاتا

اب وہ تینوں پیٹ سے سیر ہو کر لمبی ڈکار مارے ایک دوسرے پر گرے پڑے تھے کچھ بہکے بہکے انداز تھے ایک طرف سورج چڑھ رہا تھا تو دوسری طرف نشہ اتر رہا تھا۔

کل کا کیا پلین ہے کامی نیم غنودگی میں بولا وہی جو روز ہوتا ہے شام چار بجے نہر کنارے راج کے چشم تصور میں محو خواب ہو گیا

میرا بھی ایک پلان ہے لیکن چار بجے سے پہلے کا شینو کچھ سوچ کو بولا پھر ٹھیک ہے پہلے تیرا پلان پھر میرا پلان ڈن ہاتھ اوپر کیے انگوٹھا دکھایا تو اس کی معیت میں باقی دو انگوٹھے بھی اٹھے گئے

ڈن۔۔۔ڈن

صبح صادق طلوع ہونے کے در پہ تھی سورج نے پر پھیلانا شروع کیے جیسے گھونسلے میں بیٹھا پرندہ پروں میں بچوں کر ڈبوچ کر نیند سے اٹھ کر پر پھیلائے۔

اک آدھ کرن نظر بچا کر نکل پڑی جیسے بچے پھدک کر گھونسلے کی دہلیز پر کھڑے ہوئے۔

مائی کی آنکھ کھلی پلنگ سے اتر کر راج کے کمرے میں جھانکا کمرہ خالی تھا

وہ مایوسی لوٹ کر باتھ روم کی جانب چلی گئی باہر سے موٹر سائیکل کی آواز آئی اور بند ہو گئی نماز پڑھ کے آخری سلام پھیرا تو نظر ایک ہیولے نما شخص پر اٹھ گئی

ملگجا سے کپڑے، بکھرا ہوا حلیہ، سر گرائے چلتا ہوا آیا اور کمرے میں گم ہو گیا مائی نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو سب سے پہلی دعا اپنے لخت جگر کے لیے مچل کر نکلی تھی۔

"یا میرے رب تو سب کا رب ہے۔"

میرے راج کو راہ ہدایت پر لا کھڑا کرا سے نیک اور سیدھے راستے پر چلا بدکاری سے محفوظ رکھ ہر بری عادت سے اپنی پناہ میں گزین کر لے مائی نماز کی پابند نہیں تھی۔

لیکن پھر بھی نماز پڑھتی تھی۔

لیکن راج تو ایسے پھرا تھا جیسے کعبے سے کافر وہ دنیا کی رنگینی میں پوری طرح کھو چکا تھا وہ بیٹے کی ضد اور ہٹ ڈھرمی کے آگے ایک بے بس ماں تھی۔

لیکن اپنے اللہ سے اس کی سلامتی اور معافی کی طلبگار تھی وہ اپنے اللہ سے راج کے لیے دل سے دعا کرتی تھی۔

"ماں کی دعاؤں میں سمندر جتنی تاثیر ہوتی ہے۔"

۞۞۞۞****۞۞۞۞

چاچی کے بلو کا اس گھر میں باقاعدگی سے روز کا آنا جانا تھا گھر سے باہر کے تقریبا سارے کام کرتا تھا چاہے وہ بجلی کا بل ہو یا پھر راشن کی لمبی لسٹ۔۔۔

کبھی پھل فروٹ لاتا تو کبھی خاندان بھر کی تازہ ترین چٹ پٹی خبریں مرچ مصالحے میں لپیٹ کر آپا کی خدمت میں حاضر ہوتا اور پھر گھنٹوں بیٹھے دونوں بہن بھائی سر جوڑے گوسپ کا ایک بازار سجا لیتے۔

سندس افسوس بھری نظروں سے دیکھتی اور سوچا کرتی کہ دونوں بھائی بہن کتنے شوق سے غیبت کر رہے ہیں۔

انہیں یہ نہیں معلوم کہ "جس انسان کی غیبت ہو رہی ہے اس کے گناہ کم ہو رہے ہیں۔ لیکن ان کے گناہوں میں بہت تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے۔"

بچپن میں ماں سے سنا تھا" جس کی غیبت کی جاتی ہے اللہ اس کے گناہ غیبت کرنے والے کے نامہ اعمال میں درج دیتا ہے۔ "یہی وجہ تھی وہ کبھی کسی کے پیٹھ پیچھے غیبت نہیں کرتی تھی۔

بلو چاچی کا سگا بھائی تھا اپنے والدین کی ایک درجن اولادوں میں سے آخری کھڑچن جبکہ چاچی کو پہلی اولاد ہونے کا شرف حاصل تھا یہی وجہ تھی کہ چاچی اور بلو کی عمر میں اچھا خاصا فرق تھا۔

کرتا پجامہ میں زیب تن، منہ میں پان کی چبانے کی وجہ سے ہونٹوں کے کنارے لال رہتے تھے۔ چمبیلی کے تیل کی چمپی کیے چندھیا پر بالوں کو بڑی نفاست سے ایسے بٹھایا ہو جیسے استری سے تہہ بٹھاتے جاتی ہے۔

درمیانی عمر کا بلو جسے ٹھرکی کا خطاب دینا زیادہ مناسب ہو گا جہاں بھی کم سن لڑکیاں عورتیں کی موجودگی ہوتی وہ وہاں اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا شانوں تک بانچھیں پھیلائے پہنچ جاتا اسی ٹھرکی پن کی وجہ سے سندس بلو سے کتراتی تھی۔

سچ بات یہ ہے کہ اسے بلو سے خوف آتا تھا کبھی باورچی خانے میں گھس جاتی تو کبھی اپنے کمرے میں چھپ جاتی اس کی گندی گہری نظریں، خبیس ہنسی سندس کو ناگوار گزرتی

بلو کی گندی نگاہیں اسے ہی کھوجتی اور اسے جب بھی موقع ملتا وہ نازیبہ حرکت کر گزرتا تھا جیسے اس نے آج کی

وہ شکایت کا پرچہ لے کر کس کے پاس جاتی چاچی نے تو کبھی اس کا یقین کرنا نہیں تھا الٹا سوا لزام اس کے سر ڈھر کے چار باتیں بری بھلی سنا کے اس کا خون خشک کر دینا تھا سو وہ اپنی زبان پر قفل ڈالے رکھی تھی۔

۞۞۞۞۞*****۞۞۞۞۞

ملو کا پاؤں میں وقتی موچ آئی تھی جواب ٹھیک ہو چکی تھی مگر وہ بستر توڑے پر آمادہ تھی۔

ویسے بھی وہ بستر توڑنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا مگر اب اس سے نقصان یہ ہوا کہ سندس کی شامت چوگنی ہو گئی تھی۔

سندس پانی پلا دو، سندس چائے بنا لاؤ مجھے چکر آ رہے ہیں، ٹھنڈا شربت لا دو اور کچھ نہیں تو سندس زرا کنگھا پکڑانا اب کنگھا لے ہی آئی تو میرے بال بھی بنا دو مجھ سے تو ہلا تک نہیں جا رہا اپنے چھوٹے موٹے کام وہ کسی ملکہ کی طرح تخت نشین ہو کر سندس کو اپنی کنیز بنا بیٹھی تھی۔

سندس کی نازک طبیعت پر گھر کے کام کے ساتھ ملو کے کام کے وزن سے اس کے کاندھے جھکنے لگے تھے اگر وہ اتفاقاً کبھی یہ کہہ دیتی کہ وہ ابھی مصروف ہے تھوڑی دیر میں کر دے گی تو یہ کہہ کر اسے مجبور کیا جاتا کہ اس کے پاؤں میں موچ کی وجہ سندس ہے اور پھر چاچی کا مکالمہ شروع ہوتا وہ الگ سو سندس گھر میں گھن چکر بن کے رہ گئی۔

رانو سندس کو پکارتی ہوئی کچن میں آ گئی جو چولہے کے آگے کھڑی دوپہر کے کھانے کے لیے روٹیاں بنا رہی تھی۔

تم ابھی تک چولہے کے آگی کھڑی ہو سپارہ پڑھنے نہیں جانا رانو پسینے سے تر سندس کو دیکھ کر حیرت سے بولی نہیں تم لوگ جاؤ میں نہیں جا سکتی

سندس تم کتنے دن سے چھٹی کر رہی ہو اور۔۔۔۔۔

آج بھی چھٹی کروں گی شاید کل بھی وہ ہانڈی میں چمچ چلا کر پھر سے بیلن اٹھائے روٹی بیلنے لگی۔

رانو ادھر کھڑی آسودگی سے سندس کو دیکھتی رہی سندس بھنویں اچکاتے ہوئے پلٹی تم اب تک کھڑی ہو گئی نہیں؟

سندس تمہارے ساتھ یہ ظلم ہے۔

ظلم سہنا جرم ہے۔

وہ ہنسی رانو کی بات مزاق میں اڑائی تمہیں دیر نہیں ہو رہی۔

ارے کمبخت اب کھانا لے بھی آجب بھوک مر جائے گی تب آئے گی رانو سے مخاطب سندس چاچی کی آواز پر پلٹی پھرتی سے روٹیاں بیلنے لگی ہانڈی کی آنچ ہلکی کی توے پر روتی ڈالی سالن پر دھنیا چھڑک کر روتی پلٹی سلاد کی پلیٹ سامنے رکھی جلدی جلدی چولہے کی تیز آنچ پر روٹی سینکنے لگی۔

صحن میں رانو کا تبادلہ چاچی سے ہو گیا رانو کو سامنے پا کر چاچی خفیف سی ہو گئی ارے میری رانو بیٹی سپارہ پڑھنے جا رہی ہے۔(میٹھی چھڑی)

جی چاچی سندس کو لینے آئی تھی مگر وہ کاموں میں سر گھسائے بیٹھی ہے رانو جتا کر بولی

آئے ہاں میں کہہ کہہ تھک چکی سندس بیٹی سپارہ چلے جا پر میری سنے تب ناں

سندس بیٹی سپارہ چلے جارانو کے ساتھ چاچی اپنی خفقت مٹانے کواونچی آواز میں بولی رہنے دو چاچی کوئی فائدہ نہیں اسے نہیں سننا میں جارہی ہوں مجھے دیر ہورہی ہے رانو کے لہجے سے اٹھتا ہوا طنز چاچی کو باخوبی محسوس ہوا تھا۔

ہاں۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔جا۔۔۔۔جا جھوٹی مسکراہٹ پھیلا کر سامنے سے ہٹ کر راستہ دیا اور رانو کے آگے قدم بڑھاتے ہی نحوست سے منہ بنایا آئی بڑی چاچی والی ہنہہ۔

۞۞۞۞۞*****۞۞۞۞

رخصت ہوتی دھوپ صحن کی اوپری دیواروں پر کھڑی الوداع کہہ رہی تھی شام کا سایہ پھیل گیا مگر تپش باقی رہی۔

شام ہونے کو آئی ہے مگر راجا صاحب کے توٹھاٹھ باٹھ دنیا سے ہی نرالے ہیں نہ اللہ کے نہ رسول کے جب دیکھو جب بندر کے ہاتھ میں ناریل لگا رہتا ہے اشارہ چارپائی بیٹھے راج کے ہاتھ میں موبائل کی طرف تھا انگلیاں مسلسل حرکت میں تھیں وہ مائی کی پھٹکاریں سنتا کوفت زدہ ہوا سر بھی بھاری ہورہا تھا۔

ہم کبھی نہ سوئے دن چڑھے ہماری اماں ہمیں دھنک کے نہ رکھ دیتی مگر ہماری سنتا ہی کون ہے اس گھر میں اس نے موبائل فون چارپائی پر رکھ دیا اور پوری طرح مائی کی طرف متوجہ ہو گیا۔ جابجا صحن کے فرش پر بکھرے جامن کے پتے سمیٹ رہی تھیں۔

"ارے میں کہوں کبھی نماز بھی پڑھ لیا کر تین جمعہ چھوڑنے پر رب تعالی دلوں پر مہر لگا دیتا ہے تجھے خوفِ خدا نہیں رہا نہ نماز کا نہ روزے کا روز محشر کیا جواب دوں گی اپنے رب کو جب وہ کہے گا تو مائی تھی تیرا فرض تھا اپنے بیٹے کو اچھائی اور برائی میں تمیز سکھائے۔"

وہ مائی کی صلواتیں سنتا کان لپیٹ کر اٹھتا اور باتھ میں گھس گیا مائی نے دکھی دل سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئی۔

پتے ایک تھیلی میں بھر کے کچرادان میں ڈالے مائی موٹر چلادیں وہ پانی کا پائپ لے کر گیا تھا اب آواز لگا رہا تھا چلاتی ہوں راجا صاحب تیرا باواں مجھے نوکر چھوڑ کر تو گیا ہے بڑبڑاتی ہوئے کمرے میں آئی بٹن دبایا اور اب نعمت خانہ میں سر دیے گھسی کھڑ پٹر کرنے لگی۔

تھوڑی دیر بعد وہ نہا کر نکلا تھا جینز پر بنیان پہنا ہوا تھا گردن میں جھولتا تولیہ ڈالے صحن میں کھڑا وہ زور و شور سے برش کر رہا تھا مائی کی پھٹکاوں میں کچھ افاقہ ہوا اب وہ وقفے وقفے سے کن من کن من برس رہی تھیں۔

وہ برش کرنا جاری رکھے ہوئے تھا حسب معمول بلند آواز میں سلام کرتی سیمی داخل ہوئی اے اے کیا بے لگام گھوڑی کی طرح گھر میں ڈوری آرہی ہے راج کا اسے گھر میں طنطنا تا داخل ہونا ناگوار گزرا منہ میں جھاگ بھرے تھے پہلے منہ تو دھولے وہ ہنستی تو اس کے بتیس ڈانٹوں کا گلدستہ کھلتا

راج نے پیتل کا گلاس مٹکے میں ڈال کر پانی بھرا کیاری طرف آیا منہ میں پانی بھر پچکاریاں ماری تو لیے سے منہ تھپتھپایا سیمی اس کی حرکات و سکنات دیکھتی رہی

اس کی مردانہ وجاہت کو من ہی من سراہتی رہی

اے فیشن کی چلتی پھرتی دکان اپنے اوپر آنکھوں کے ڈیلے جمے ہوئے دیکھ کر سخت آواز میں بولا تو وہ اک دم گربڑا کر سیدھی ہوئی

"بھلے لوگ کسی کے گھر میں داخل ہونے سے پہلے تین بار اجازت طلب کرتے تھے اور اگر تین بار ہاں میں جواب موصول ہوتا تبھی گھر کے اندر داخل ہوتے۔"

اگلی اس گھر میں آنا ہو تو اجازت لے کر آنا ورنہ گھر میں گھسنا تو دور گھر کے آس پاس بھی بھٹکنے کے قابل نہیں چھوڑوں گا۔

چل چل میں نہیں آتی تیری دھمکی میں تجھ سے اجازت لیتی ہے میری جوتی ہاہاہا وہ لہرا کر گلدستہ کھلاتی ہوئی بولی گھر میں آنے کی اجازت نہ ہوئی قبول ہے، قبول ہے، قبول ہے ہو گیا۔

میری مائی کا گھر ہے جب دل چاہے گا آؤں گی وہ شوخ ہوئی تیری جوتی کی تو ابھی راج بدکا ہی تھا کہ مائی صحن میں وارد ہو گئی ہاں ہاں آ جا کس نے روکا ہے وہ مسکرا کر راج کو جتا گئی

اب کیا لائی ہے؟ ملکہ مصور کہ دال کی تھالی ہاتھ میں لیے مائی نظر رومال سے ڈھکی پلیٹ پر پڑی

اماں نے گُلگُلے بنائے ہیں تیری اماں اب کس کا بیاہ رچائی ہے؟" ہمارے زمانے میں تو بیاہ سے پہلے رات بھر جاگ کر گلگُلے بنائے جاتے اور صبح ہوتے ہی محلے بھر میں بانٹ دیئے جاتے۔ "

مائی پرانے وقتوں میں کھویا کھویا سا بولی تو وہ ہنس دی اماں نے نیاز دلائی تھی راج نے اس سے پلیٹ اچک لی چارپائی پر بیٹھ گیا تیری ماں کے پاس کرایہ دینے کو پیسے نہ ہے مگر نظر و نیاز کو خوب ہے بھئی کبھی بریانی کبھی گُلگُلے بعام بنا بنا کر بھیجتی ہے۔

راتوں رات درخت پر پیسے اگ آتے ہیں مائی نے دال کی تھالی پرے رکھی اور تھیکے چتون سے بولیں اسی لمحے ایک گُلگُلہ راج کے منہ کا لقمہ اجل بن گیا۔

وہ۔۔۔وہ منمنائی اماں کہتی ہے اللہ غیب سے بھیج دیتا ہے اپنی اماں سے کہیو غیب سے میرا بھی انتظام کر دے ورنہ اس ماہ کی آخری تاریخ کو باہر نکال کھڑا کروں گی پھر چوراہے پر بیٹھ کر بعام بنانا کے کھانا۔

گُلگُلے کھاتا راج مسکرایا مائی کا جلی کٹی باتیں شروع ہو چکی تھی اس نے کنارہ کرنے میں ہی عافیت سمجھی اچھا مائی میں چلتی ہوں وہ خاموشی سے جانے کے لیے مڑی تو اپنی پشت پر مائی کی آواز سنی جاتے جاتے پلیٹ لیتی جاوہ مڑی مائی گُلگُلوں کی پلیٹ خالی کر رہی تھی۔ مگر وہاں وہ نہیں تھا اس کے چہرے پر آسودہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

ان شاءاللہ آنے والی قسط مزے سے بھرپور ہو گی۔

چاچی کبھی کبھی اپنی بیٹیوں کے سنگ ننھیال سدھار جاتیں پیچھے سندس کو اکیلا چھوڑ جاتیں سندس کی چاچی کی گھر میں غیر موجو گی ایسے ہوتی جیسے عید کا دن ہے۔

آج کا دن بھی ایسا ہی عید کا دن تھا۔

جب چاچی اپنی دونوں بیٹیوں سمیت فرار تھیں۔

باورچی خانے سے کھڑ پٹر کی آوازیں باہر آ رہی تھیں۔

کچن کے دروازے پر لٹکا ہوا دوپٹہ اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ وہ کچن کے اندر موجود ہے۔

خالی گھر اور موقع غنیمت جان کر وہ دبے دبے قدموں سے چلتا ہوا عین اس کے عقب میں کھڑا تھا۔

لمبی گندھی ہوئی چٹیاں لہراتی بل کھاتی اس کی نظروں کے حصار میں تھی۔

سندس کی تیز سماعت پر چھٹی حس نے بروقت کام کیا برتن دھوتے ہاتھ ساکت ہوئے وہ برق رفتاری سے مڑی تھی۔

وہ اس کے بالکل قریب کھڑا تھا یہاں تک کہ اس کی سانسیں اس کے پیلے زرد چہرے کو جھلسانے لگی گہری آنکھیں اس کے وجود کو تار تار کر رہی تھیں۔

وہ سرخ جمے خون جیسے لبوں کے کنارے پر خباثت بھری مسکراہٹ دیکھ کر سندس کو خوف آیا صابن لگا برتن ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

ہائے جانے من تم تو میری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت ہو پیشانی پر پسینہ چھوٹ گیا ہتھیلیاں پسیج گئیں۔

ساکت و صامت دیوار کی مانند وہ اس کے بے حد نزدیک کھڑا تھا

سندس اس سے بچ نکلنے کو بھاگی تو اس نے پھرتیلی سے چٹیا اپنے ہاتھ میں قید کر لی وہ بلند چیخ کے ساتھ تڑپ کر رہ گئی بل دار رسی کی طرح چٹیا کو بند مٹھی پر بل دیئے۔

"چھوڑ مجھے ذلیل انسان" درد کی شدت سے دونوں ہاتھوں سے چٹیا پکڑی وہ مزاحمت کرنے لگی تھی۔

جاتی کہاں ہے؟ بڑے مشکل سے ہاتھ لگی ہے لہجے سے ٹپکتی حقارت ایسے کیسے چھوڑ دوں اس نے چٹیا کھینچ کر ایک جھٹکا دیا وہ زخمی چڑیا کی مانند اس کی گرفت میں پھڑ پھڑا اٹھی۔

یہی وہ لمحہ تھا جب سندس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سینک سے بھاری پیتل کا گلاس اٹھا کر پوری قوت سے اس کے سر پر دے مارا وہ بلبلا اٹھا گرفت ڈھیلی پڑ گئی چٹیا ہاتھ سے چھوٹ گئی درد کے ساتھ خون کا فوارہ پھوٹ پڑا

خون اس کے چہرے سے ٹپکتا ہوا اس کے کپڑوں میں جذب ہونے لگا۔

منہ پر ہاتھ رکھے حق دق سی کھڑی اسے دیکھ رہی تھی شدت کی ضرب پڑنے پر اس کی رگیں تن گئیں سرخ آنکھوں میں خون اتر آیا اس نے واحیات گالی دی آج میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا موت سے بھی بدتر حشر نہ کر دیا تو میرا نام بھی.... منہ سے آگ اگلتے وہ سندس کی طرف قدم بڑھا رہا تھا تب ہی ان دیکھی طاقت کے تحت سندس اسے ڈھکا دیتی باہر بھاگی تھی اپنے کمرے میں آکر بند ہو گئی اس کے لبوں سے دبی دبی سسکیاں نکل رہی تھی جنہیں بے دردی سے سختی سے منہ پر ہاتھ کر سسکیوں کا گلا گھونٹ رہی تھی.

ڈھر ڈھر لکڑی کا دروازہ پوری طرح ہلا ڈالا تھا وہ چیخ اٹھی اگلے ہی لمحے بوسیدہ دروازہ دھاڑ کی آواز سے گر پڑا جسے بلو نے شدت سے لات ماری تھی۔

وہ پلنگ کے نیچے چھپی بیٹھی آنسو بہا رہی تھی وہ اندر گھسا اور اسے کھینچ کر باہر نکالا وہ بری طرح چیخ رہی تھی خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو فریاد کر رہی تھی مگر وہاں انسان ہوتا تو سنتا وہاں انسان نما بھیڑیاں تھا اس کی آنکھوں میں حوس سوار تھی وہ حوس کا مارا تھا اسے کہاں نظر آتی ایک کمزور اور بے بس کی التجائیں، فریادیں سندس کا ہاتھ اس کی گرفت میں تھا۔

وہ اسے گھسیٹتا ہوا باہر لے جا رہا تھا صحن اس کی دردناک چیخوں سے برپاء تھا۔

یک دم گھر کا داخلی دروازہ کھلا چاچی بمعہ بیٹیوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئیں چیخ پکار کی آوازوں کی سمت صحن میں ڈوری آئیں۔

سامنے کا منظر دیکھ کر ان کے حواس باختہ ہوئے بلو نے بے ساختہ ہاتھ چھوڑا اور ڈورتا ہوا چاچی کے پاس آیا

دیکھ میرے ساتھ کیسا سلوک کیا تیری بھتیجی نے خون سے لت پت چہرہ گواہی دے رہا تھا میں تو سودا سلف لے کر آیا تھا گھر خالی تھا کہنے لگی بہترین موقع ہے چاچی گھر پر نہیں ہے اور میرے ساتھ۔۔۔ بات روک کر وہ چھی چھی کرتا ہوا رونے لگا

چاچی کے کے وجود میں خون اتر آیا وہ خوانخوار نظروں سے فرش پر پڑی سندس کو گھور رہی تھیں میں نے اس کی بات ماننے سے انکار کیا تو میرے سر پر گلاس دے مارا آپا تیرا ابلو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا خوب رسوائی کا سامان کیا میرے لیے وہ روتا دھوتا اوور ایکٹنگ کر رہا تھا۔

چاچی کی دونوں ملو اور کلو الگ حق دق کھڑی تھیں جب چاچی نے ڈھار نما آواز پر اندر کو بھاگی میرے پیٹ پیچھے میرے ہی گھر میں رنگ رلیاں مناتی ہیں ناہجاز چاچی نے اسے ہاتھ سے کھینچ کر کھڑا کیا۔

اسے یوں محسوس ہوا آج اس کا بازو جسم سے الگ ہو گیا ہے ڈائن بھی سو گھر چھوڑ کر وار کرتی ہے تو کیسی نکلی اپنے ہی گھر کو ڈس لیا چاچی نے تڑاتڑ اس کے منہ پر تھپڑوں کی برسات کر دی۔

اتنی ہی جوانی جوبن پر آئی ہے تو بیٹھ جا جا کے کسی کوٹھے پر چاچی ہنزیانی انداز میں اسے مارتی آپے سے باہر ہو رہی تھیں۔

وہ بے چاری کمزور بے بس صدمے میں ڈوبی مزاحمت کرنے کے بھی قابل نہ رہی تھی وہ ہانپتی کانپتی مارتی رہی وہ بے جان وجود لیے ان کے رحم و کرم پر پٹتی رہی آج نہیں چھوڑوں گی تجھے آج تیری جان لے کر رہوں گی چاچی نے اس کا گلا دبانا چاہا۔

دور کھڑا ابلو جو سارے منظر سے فیض یاب ہو رہا تھا چاچی کو بے تحاشہ جنون میں دیکھ کر آگے بڑھا بس کر دے آپا وہ مر جائے گی زبردستی کھینچ طان کر انہیں پلنگ پر لا بٹھایا

سندس کی روح فنا ہو چکی تھی جہاں تھی وہیں بیٹھی رہی نہ جانے کتنے وقت تک مگر چاچی کا افناد کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔

اب وہ بلو سے باز پرس کرنے لگی تجھے کیا پڑی تھی میرے پیچھے گھر میں آیا۔

آپا کیسی بھی قسم لے لو مجھ سے میں تو سودا لایا تھا دیکھ یہ رکھا تھیلا دروازہ کھلا تھا مجھے کیا پتہ تو گھر میں نہیں ہے اس کے سر سے خون بہہ رہا تھا وقتی طور کے لیے سر پہ رومال کس دیا تھا بڑی مہارت سے جھوٹ بولتا ہوا کپڑے کا تھیلا اٹھا کر دکھایا جس میں واقعی کچھ سامان تھا آپا نے کن انکھیوں سے تھیلے کو دیکھا پھر بلو کو جو معصوم شکل بنائے ان کے سامنے بیٹھا تھا۔

آپا میں تو کہتا ہوں اس سے پہلے یہ لڑکی کوئی چاند چڑھائے تم جلد از جلد دو بول پڑھوا کر اسے یہاں سے رخصت کرو وہ رازداری سے کہتا ان کے قریب ہوا چاچی کے کان کھڑے ہوئے تمہارے آگے بھی دو بیٹیاں ہیں اگر اس کے یہی لچھن رہے تو کون بیاہنے آگے تمہاری بیٹیوں کو دھکتی آگ ہو ہوادی۔

ہائے تو کہہ تو سہی رہا ہے چاچی چہک اٹھی "پر راتوں رات لڑکا لاؤں کہاں سے ؟" نئی فکر ستائی اے۔۔آپا ! تو پریشان کیوں ہوتی ہے تیرا بھائی کس دن کام آئے گا وہ کچھ شرماتا ہوا بولا آئے ہائے کمبخت تو؟؟ چاچی کی حیرت دیدنی تھی

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا دماغ کی بتی جل اٹھی کہیں وہ سندس جو کہہ رہی تھی صحیح کہہ رہی تھی کہ تو۔۔۔چاچی نے بات روک پر گہری نظروں سے دیکھا

وہ ایک گڑ بڑا گیا آپا تو مجھ پر شک کر رہی ہے اپنے بلو پر بلو کے تیور بگڑے میں تو تیری مشکل آسان کرنا چاہا رہا تھا اور تو مجھ پر شک کر رہی ہے مصنوعی بھیگا لہجہ ایک تو چھٹانک بھر کی لڑکی نے میرا یہ حال کر دیا اور اوپر سے تو بھی مشکوک ہے تو میرا یہاں کیا کام میں جا رہا ہوں وہ ناراضگی ظاہر کرتا اٹھنے لگا

چاچی نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا رک جا یہ ڈرامے میرے ساتھ نہ کر اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو کیوں؟؟ اس بلا کو اپنے سر لے گا سچی مچی والا سچ کہہ رہا ہوں آپا تو بس اس کا نکاح مجھ سے پڑھوا دے پھر دیکھ تو میں کیسے گن گن کے بدلے لیتا ہوں زندگی موت سے بدتر نہ بنا دی تو میرا نام بدل دیو آپا وہ آنکھوں میں حقارت اور لہجے میں بے پناہ نفرت سموتے ہوئے بولا تو آپا کی مسکراہٹ گہری اور گہری ہوتی چلی گئی۔

❁❁❁❁******❁❁❁

دس وارث شاہ اسی کریے

ساڈا کوئی نہ پاوے مل

اساں ماں پیو دے لاڈاں پلے

تے گئے مٹی دے وچ رُل

دس وارث شاہ اسی کریے

ساڈے سینے دے وچ کل

لوکاں دے دلاں اتے زخم

ساڈا زخماں دے وچ دل

دس وارث شاہ اسی کی کریے

ساڈا کوئی نہ پاوے مل

ساڈے منہ تے ہاسے انج سجدے

جیویں قبراں اُتے پُھل

دس وارث شاہ اسی کی کریے

ساڈا کوئی نہ پاوے مل

مست ملنگ بابا کی سریلی آواز پر اسرارات کے زیر اثر برگد کے سایہ دار درخت کو مکمل طور پر اپنے اسیر میں ڈبو کر گرویدہ کر بیٹھی تھی۔

" صحیح معنوں میں برگد کے درخت کو بابا ملنگ کی آواز سے عشق ہوا چلا تھا سچا او کھا عشق ایسے بہت سے ان گنت لمحے کبھی نہ گنے جانے والا وقت بس عشق تھا۔

ملنگ بابا رقص کرتے تو تنہا نہ ہوتے ان کے سنگ درخت کے لاتعداد سبز پتے, ڈالیاں, مضبوط تنے پر پرندوں کے بنے تنکوں کے گھونسلے آشیانے میں پنہاہ گزین ننھے منے بچے بھی محو رقص ہوتے۔ "

رات پھٹی آنکھیں لیے اندھا دھند سڑکوں پر ڈور رہی تھی نظروں کی رسائی جہاں تک جاتی اندھیرا سیاہ اندھیرا گپ اندھیرا دکھائی دیتا امید کی کرن تو بہت دور سورج کی کرنوں کی مانند شب خواب تھی کانچ کی پلکوں پر سے نیند کا پہرہ کیا اٹھا آنکھیں باغی ہو چلی تھیں۔

"اب ناں نیند آوے"

"ناں قرار آوے"

"بس موت آوے "

"وقت آنے پر جیسے تیسے جسمانی زخم بھر جاتے ہیں مگر روح پر لگے زخم نما ناسور بھرنے میں صدیاں لگ جاتی ہیں۔ "کیا پتہ صدی گزر گئی اور روح پر لگے ناسور لیے دنیا سے رخصت ہو گئے "

"صدی کس نے جی ہے؟"زندگی کے سو سال صدی کے ایک ہزار سال کے اکائی بھی نہیں آتا اور تکبر اور غبض سے بھرا انسان سمجھ بیٹھا ہے اسے زمین پر ہی رہنا ہے ایک دن مٹی وچ سب نے رل جانا ہے سچ کا بھید دنیا کی حقیقت"

"چاچی کی مثال بھی انہی لوگوں جیسی ہے جو زمین پر اکڑ کر چلتے ہیں کمزور اور بے سہارہ پر ظلم ڈھاتے ہیں اور اللہ کے غیض و غضب کو پکار بیٹھتے ہیں ".

"کسی معصوم اور پاک باز انسان پر تہمت لگانے والے پر اللہ تعالی نے سخت وعید سنائی ہے اللہ کا فرمان ہے اگر کسی پر تہمت لگاؤ تو پھر چار گواہ بھی لاؤ"

افسوس صد افسوس معصوم بے گناہ سندس کی گواہی تو بہت دور اسے اپنی صفائی میں ایک لفظ کہنے کی اجازت نہ دی گئی اور بڑی دردی سے اسے لپیٹ ڈالا۔

باہر سیاہ رات جتنی وحشت ناک ہو رہی تھی اس سے کہیں زیادہ سکوت سندس کے اندر کی ذات تھی نہ شکوہ, نہ شکایات, نہ غصہ اور نہ ہی آنسو پھٹی لاش زدہ آنکھیں سفید پیلے دھبے والی چادر کی چھت پر جم کر رہ گئی تھیں۔ رینگتے ہوئے ہوا دیتے پر دھیرے دھیرے چلتا ہوا پنکھا اس کی آنکھوں کی پتلی میں دائرہ بنا رہا تھا۔

آج وہ سوہنے رب سے باتیں بھی نہیں کر رہی تھی اسے چاچی کی مار سے زیادہ تکلیف نہیں ہوئی تھی بلکہ اس کے جسم سے چادر کھینچ کر اتاری گئی تھی اس سے اس کی روح چھلنی ہو گئی تھی۔

"سفید پوش کے پاس انمول چیز عزت اور بیشِ قیمت قیمتی پاک کردار ہوتا ہے۔"

جسے آج چاچی اور اس کے بھائی نے مل کر رسوا کیا تھا اگر آج ایک آنسو بھی آنکھ سے نکل کر گر جاتا تو دور آسمان پر تارہ نکل آتا زندگی میں پھیلی سیاہی کی طرح آسمان بھی سیاہ ہوئے ماتمِ غم میں شریک شریک تھا۔

۞۞۞*****۞۞۞

الصلوۃ خیر من النوم "

"نماز نیند سے بہتر ہے"

طلوع آفتاب سے پہلے نمازِ فجر کی اذان مسجد کے مینار پر مقید بڑے بڑے اسپیکر سے بلند تر ہوتی اذان
کی آواز فضا میں گونج رہی تھی۔

"سبحان اللہ سبحان اللہ کتنی لذت آمیز آواز میں اذان دی جارہی ہے۔""ماشاءاللہ ماشاءاللہ اذان کے اک اک حروف پر محبت سے جواب دیا جارہا ہے".

"فجر کی اذان میں لطف اندوز بات یہ ہے "الصلوۃ خیر من النوم" کہا جاتا ہے سبحان اللہ . اذان کی پکار پر اللہ تعالی اپنے بندوں کو بلا رہا ہے انہیں بتا رہا ہے نماز نیند سے بہتر ہے وہ صدا دے رہا ہے

"حیٰ علی الصلوۃ"

"نماز کی طرف آؤ"

"حیٰ علی الفلاح "

"کامیابی کی طرف آؤ"

اللہ کی پکار اندھے اور بہرے دلوں کو سنائی نہیں دیتی۔"

مولوی صاحب کی آواز میں عجیب چاشنی تھی۔

جب مسجد کے مینار سے اذان کی آواز بلند ہوتی سیدھا دل میں اترتی اللہ کے پکار پر لبیک کہنے والے سارے کام دھندے چھوڑ دیتے بہت تحمل سے اذان سے سنتے اور جواب دیتے۔

باہر افق پر سورج نمودار ہوا مولوی صاحب دروازہ ڈھکیل کر گھر کے اندر داخل ہوئے سکینہ استانی بڑے مہنماک سے قرآن پاک کی تلاوت کرتی مولوی صاحب کی آمد سے بے خبر نہ تھی۔

تلاوت ختم ہوئی تو ادب کے ساتھ کلام پاک کو زلدان میں لپیٹ کر رکھ دیا اتنی دیر میں مولوی صاحب بان کی بنی ہوئی چارپائی پر بیٹھ چکے تھے۔

سکینہ استانی باورچی خانے میں سے چائے کا پیالہ بھر لائی مولوی صاحب! چائے پئیں وہ کسی سوچ میں گم تھے جب سکینہ استانی نے ٹوکا ابھی پیتا ہوں

استانی جی! ایک بات تو بتائیں محلے بھر کے بچے بڑے جوان بوڑھے انہیں استانی جی کہتے تو مولوی صاحب کی زبان پر بھی استانی جی چڑھ گیا تھا

جی پوچھیں وہ گال پر انگلی رکھ کے مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ ہو گئی۔

اپنی سندس بیٹی آتی ہے ناں آپ کے پاس سپارہ پڑھنے وہ آ رہی ہے؟

ہاں آتی ہے پڑھنے لیکن کافی دنوں سے چھٹیوں کر رہی ہے کل رانو اس کی دوست بتا رہی تھی کہ اسے بہت تیز بخار ہے مولوی صاحب نے یک دم گردن موڑ کر استاجی کے چہرے کو دیکھا میں نے سورہ فاتحہ کا پانی دم کر کے بھیجا ہے اس کے لیے اور پھر دوائی دارو بھی ہو گی ان شاءاللہ اللہ شفا دینے والا ہے استانی جی نے پوری تفصیل سے آگاہ کیا تو مولوی صاحب جواب میں ان شاءاللہ ہی کہہ سکے۔

کیاہوا خیریت تو ہے ؟آپ کیوں پوچھ رہے ؟استانی جی کو مولوی صاحب کی سوچتی ہوئی گہری نظروں نے مشکوک کیا

سندس کی جو چاچی ہے اس کا بھائی آیا تھا میرے پاس اس جمعہ کو نکاح پڑھوانا چاہتے ہیں اپنی سندس بیٹی کے ساتھ دھیمے الفاظوں میں دھیماد ھماکہ

اچھاواقعی۔۔۔ایسے اچانک سے۔۔؟استانی جی نے اچھا کو کافی لمبا کھینچا آپ نے پوچھا نہیں کیوں ؟ وہ تواس سے عمر میں کافی بڑا ہے اور مولوی صاحب مجھے تو وہ ہمیشہ سے بدنیت ہی لگا ہے انہواں نے اپنے دل کی بات کہی

اب ایسے کیسے کیوں پوچھتا اسکی چاچی کی مرضی ہے اور سندس کی مرضی ؟استانی جی کا لہجہ تفتیش لیے ہوئے تھا۔

کہتا ہے اس کی مرضی شامل ہے اس نکاح میں کل عشاء کی نماز میں بغل والا ستار بتا رہا تھا دو دن پہلے ان کے گھر سے عجیب وغریب قسم کی آوازیں آرہی تھیں اور اس لڑکے کا کیا نام بتا رہا تھا مولوی صاحب پیشانی مسلتے ہوئے دماغ پر زور ڈالا ہاں بلو وہاں کے لوگوں نے اس کو زخمی حالت میں گھر سے باہر نکلتے دیکھا تھا

پتہ نہیں کیا معجرہ ہے اگر وہ بچی آپ کے پاس سپارہ پڑھنے آئے تو مناسب موقع دیکھ کر بات کر لیجیے گا میں نہیں چاہتا کہ مجھ سے شرعی کام زور وزبردستی سے کرایا جائے باقی میں دیکھتا ہوں میں کیا کر سکتا ہوں ابھی تو پورا ہفتہ پڑا ہے۔

*****

آج سارا دن لو چلتی رہی رات ہو گئی تھی مگر تپش اپنا اثر زائل نہ کر سکی رات بھی دہک رہی تھی اس کے گرم وجود کی طرح منہ ہاتھ دھو کر کھلی فضا میں آئی تھی۔

دو دن سے بخار میں پھنکتی رہی اور پھر چاچی کی مار سے اس کا روم روم درد میں تھا چاچی نے ڈاکٹر سے زبانی کہہ کر دوائی دارو کر دی تھی۔

آج سپارے کے بعد رانو بھی آئی تھی استانی جی کا دم کیا ہوا پانی بھی ساتھ لائی تھی۔اب کچھ ہمت کر کے کھڑی ہونے کے قابل ہوئی تھی۔

کچھ دوائی کا بھی اثر تھا اور ویسے بھی "اللہ پاک کے کلام میں بہت طاقت ہوتی ہے جس میں اللہ پاک نے شفا رکھی ہے۔"

صحن میں مقید ستون سے ٹیک لگائے کھڑی تھی اسے سہارے کی ضرورت تھی انسان نہ سہی پھتر ہی سہی پیلے زردی مائل چہرے پر نیل کے نشانات کی سرخی کم ہو چکی تھی داہنی ہونٹ کا کنارے پر زخم آیا تھا۔

منہ اوپر اٹھائے کھلے آسمان کو تکتکی باندھے دیکھے گئی نہ جانے کیا کھوج رہی تھی ایک خاموش آنسو نکل کر گال پر لڑھک آیا یک دم دل کے تنہا گوشے سے فریاد نکلی

"یارب ! مجھ پر کب برسے گی تیرے رحم کی بارش؟"

******

گرما گرم کھچڑی پر زیرے اور پیاز کا بھگاڑ ڈالا مائی کا پورا گھر سوندھی سوندھی خوشبو سے مہک گیا لہسن اور ثابت مرچوں کی لال چٹنی, نمک چھڑکا کچومرا اوپر سے سرکہ ڈال کر کھٹاس پیدا گئی, گرمی میں ایسے دیسی کھانوں کا الگ ہی سواد آتا ہے ارے واہ مائی کھچڑی بنائی ہے تو نے آج تو مزا ہی آگیا اور منہ میں پانی بھی وہ تھوک سٹک پر کھچڑی کی پلیٹ سونگھتا ہوا بولا

مائی مسکرائی کھچڑی راج کا پسندیدہ ترین کھانا تھا اگر دستر خوان پر بریانی اور قورمہ کے ساتھ کھچڑی رکھی جائے تو میں کھچڑی کھانے کو ہی ترجیح دینا پسند کروں گا پہلا لقمہ مائی کی طرف بڑھایا بولا

بہت اچھے سے جانتی ہوں اچھا مائی آم کا اچار نہیں دکھ رہا دستر خوان پر نظریں گھمائی کل پڑوس کی بچی آئی تھی لینے میں نے دے دیا اچھا وہ افسردگی سے بولا پھر یک دم چہکتا لہجہ دیکھ مائی ابھی اچار کیسے آتا ہے۔

پلیٹ رکھ کے فٹ سے اٹھا صحن میں آیا صحن کی دیوار کے وسط میں ایک گول سا سوراخ تھا۔ ہتھیلی سے دیوار بجائی کیا ہوا مائی سوراخ سے آنکھ کا ڈیلہ نکالے دیوار کے اس پار سے آواز آئی سامنے راج کھڑا تھا آنکھوں کی چمک اور لہجے کی کھنک بڑھ گئی۔

"آج تو ہمارے نصیب جاگ گئے راجا صاحب نے دستک دی ہے۔"

فیشن کی دکان اپنی بھینس جیسی موٹی موٹی آنکھیں پیچھے کر ورنہ تیرے یہ ڈیلے نکال کر کنچے کھیلوں گا۔

کبھی سیدھے منہ بات بھی کر لیا کر جب دیکھو جب منہ سے آگ اگلتا ہے۔

اچار چاہیے ہے تو دے ورنہ میں چلا وہ سوراخ کے پاس منہ کیے زور سے بولا

ذہاں ہے تو جانامت میں لاتی ہوں وہ پلٹی

رک رک یہی سے دیتی ہے تو دے ورنہ نہیں چاہیے بالوں پر ہاتھ پھیرتا دائیں بائیں دیکھ کر بولا

ٹھیک ہے اوپر سے دیتی ہوں کینچ کر لے اور پھر اس نے دیوار کے اوپر سے اچھال دیا جیسے گیند اس

دیوار سے اس دیوار کے پار اور وہ بہت اچھی بال کیچ کرتا تھا۔

لے مائی بیٹھے بیٹھے آ گیا اچار رج رج کے کھا اچار مائی کی پلیٹ میں ڈالا کیا ضرورت تھی بھری دوپہر

میں ستانے کی کیا مائی کچھ نہیں ہوتا ہم سے دائیں طرف کے پڑوسیوں نے لیا اور ہم نے بائیں

طرف کے پڑسیوں سے لے لیا حساب برابر وہ مضحاکہ خیز لہجے میں بولتے ہوئے ہنس دیا

ڈھر ڈھر ڈھر دروازہ بڑی زور سے بجا تھا اللہ رحم مائی دھل گئی راج غصے میں دروازے پر پہنچا

سامنے شیخو اور کامی کھڑے تھے بھری دوپہر میں پگلا گئے ہو کیا تم دونوں آجن ماجن کی طرح

کیوں تباہی مچاتے ہو پتہ ہے ناں مائی سہم جاتی ہے کچھ دیر میں تمہارے ہی پاس آ رہا تھا راج انہیں

سامنے دیکھ کر بھڑک اٹھا دراصل غصہ دروازے کے پیٹنے پر تھا۔

راجے بھائی بات ہی کچھ ایسی تھی کہ ہمیں صبر نہیں ہوا کامی بولا

اگر تو سنے گا تو تجھ سے بھی صبر نہیں ہو گا شیخو بولا پہلیاں کیا بجھوا رہے ہو سہی سہی بولو کیا بات

ہے۔

ارے بد بخت دروازے کھولنے گیا تھا واپس پلٹنا بھول گیا سڑی دوپہر جن بھوت دیکھ لیا جو وہیں جم کر رہ گیا اندر سے مائی کی آوازیں آرہی تھیں۔

آتا ہوں مائی آجن ماجن ہیں ان کے پیچھے کتا لگ گیا تھا ہاپڑتا بڑمیں ہمارا ہی روازہ پیٹ ڈالا وہ دانت چبا کر بولا تو وہ دونوں کھسیانے ہو گئے۔

راج نے آجن ماجن کا خطاب دیا تو مائی نے جن, بھوت کا وہ چڑ سے گئے اب جا رہے ہیں ہم اور ہاں اب تو آئے گا ناں ہمارے پاس تو ہم بھی تجھے کچھ نہیں بتانے والے پھر شکوہ نہیں کرنا وہ دونوں کہہ کر پلٹنے لگے تو راج نے پیچھے سے ان کا کالر پکڑ کر روک لیا جو بکنے آئے تھے وہ بکوں اور پھر جاؤ دیکھ راج بات بہت سیریس ہے ہمارا کالر چھوڑ کامی کے لہجے میں کچھ تھا جو راج یک دم سنجیدہ ہو گیا اور پھر جو ان دونوں سے اسے سننے کو ملا وہ اس کے لیے نا قابل برداشت تھا پیچھے سے مائی آوازیں دیتی رہ گئی اور وہ بنا دیکھے ہی ان دونوں کے ساتھ نکل گیا تھا۔

بلو کا کچھ اتہ پتہ نہیں تھا وہ کہیں غائب تھا راج اور اس کے دوست اپنی طور پر کوشش کر رہے تھے کہ بلو کا سراغ لگا سکیں جب سے راج کو اس واقعے کی تصدیق ہوئی تھی وہ ایک پل چین سے نہیں بیٹھ سکا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا زمین کھود ڈالے یا آسمان اڈھیر ڈالے راج غصے اور بے بسی کی انتہا پر کھڑا تھا اس نے پوری طاقت سے جوتے کی نوک سے زمین پر پھتر کو لات ماری پھتر اچھلتا ہوا نہر میں جا گرا وہ معمول کے مطابق نہر پر آئے تھے مگر جس کی تلاش میں نظریں بھٹکتی ہوئی تھیں

وہ نہیں آئی تھی۔بے قرار بھٹکتی بدروح کی مانند نظریں بھٹکتی ہی رہتی کسی پل نہ چین آیا نہ قرار آرہا تھا۔

راجے بھائی اگر بلو ہمارے ہاتھ نہیں لگا تو اور جمعہ کو بھابھی کا نکاح بلو سے ہو جائے گا پھر؟ شیخو اس سے چند قدم فاصلے پر کھڑا جھجھک آمیز لہجے میں مخاطب تھا

اسی دوران کامی نے منہ پر انگلی رکھ خاموش رہنے کی سعی کی مگر شیخو کے دل میں امنڈتا دراس کی زبان پر مچل آیا تھا راج کو ایسا لگا جیسے کسی نے اس کی جان مانگ لی ہو

وہ یک دم جذباتی ہو کر اٹھا اور اپنی دونوں مٹھیوں سے اس کا گریبان جکڑ لیا آنکھیں سرخ تھیں تنفس بگڑا ہوا جان حلق میں اٹک گئی جیسے کسی نے گردن پر چھڑی کی نوک رکھ دی ہو۔

راج چھوڑا سے کیا کر رہا ہے؟ کامی نے اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنا چاہا حالت تو شیخو کی بھی راج سے کم نہ تھی اس کی آنکھوں میں اترے خون کو دیکھ کر

راجے بھائی غلطی سے زبان پھسل گئی تھی شیخو کو اپنے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے محسوس ہوئے

راج نے جھٹکے سے ہاتھوں کے شکنجے سے گریبان آزاد کیا اور پیٹ موڑ کر گہری گہری سانسیں لینے لگا

ہتھیلی پیشانی اور جلتی آنکھوں پر رکھ دی تاریک چشم تصور میں گلابی لبوں پر سندس کی ہنسی کی جھنکار گونج اٹھی اوپری ہونٹ کا سیاہ تل ذرا سا پھیل گیا اور پہلی نظر میں راج کا دل محبوب کی اس ادا میں گھائل ہو گیا۔

یہ بہت پرانی بات ہے جب وہ سولہ سال کی ہوا کرتی تھی بڑی سی چادر کے حالے میں اپنے وجود کو ڈھانپ کر چلتی تھی سپارہ قیمتی متاع کے جیسے سینے سے لگائے چادر میں چھپا کر اپنی سہلیوں کے سنگ کبھی کسی بات پر مسکراتی کبھی درخت پر لگے رسی کے جھولے پر جھولتی کھلکھلاتی کبھی کسی سہلی کا مزاق اڑاتے ہوئے زور سے ہنس دیتی

وہ روز نہر کنارے سے ہو کر گزرتی تھیں۔

راج حسبِ معمول عادتاً ایک انجانے جذبے کے تحت اس کی راہ تکتا اور پھر ایک دن اس کے دوستوں نے چوری پکڑلی پھر وہ تینوں ساتھ آنے لگے یہ سلسلہ ایسے ہی چلتا رہا اور آج بات اس نہج پر پہنچ چکی تھی۔

یہ سب کیا ہے راج؟ کامی نے سامنے سے آکر راج کو دھکا دیا تو وہ دو قدم پیچھے ڈھلک سا گیا جب تجھے اس سے کوئی سروکار ہی نہیں رکھنا تو پھر تو نے کیوں اپنے دوست کے گریبان پر ہاتھ ڈالا راج نظریں چرانے لگا

"کیوں...؟ اس بلو کی تلاش میں تیرے دن رات سرگرداں ہے۔؟"

کامی کی باتیں اسے زچ کرنے لگی وہ دوسری جانب رخ موڑ گیا تو کامی گھوم کر اس کے سامنے آیا تو ہمیشہ سے یہی کہتا آیا ہے کہ یہ سب تیرے لیے وقت گزاری ہے اور کچھ نہیں اگر ٹائم پاس ہے تو پھر تجھے کیا فرق پڑتا ہے؟ کہ اس کی شادی بلو سے ہو یا کسی اور سے۔؟

دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے وہ ضبط کے مراحل سے گزر رہا تھا۔

ایک کام کر تو بس وقت گزاری کر اور فکر کیسی ہم نے ناں تیرے ساتھ آج اس کی سہلیوں کے ساتھ اس کی راہ دیکھتے ہیں کل جب وہ اپنے شوہر کے ساتھ جائے گی کامی کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ راج بری طرح ڈھارا شیخو کھڑا کھڑا اپنی جگہ ہل گیا جبکہ اس نے دو قدم چل کر کامی کا گریبان اچک لیا

"ٹائم پاس نہیں ہے وہ سمجھا وہ میری محبت ہے۔"

کامی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ اک اک لفظ چبا کر بولتا اعترافِ محبت کر گیا کامی مسکرانے لگا یہی سچ اگلوانا چاہتا تھا اور تو نے اگل دیا

راج کی آنکھوں میں بے یقینی اور حیرت پھیلنے لگی اس نے اچانک گریبان چھوڑ دیا اور نظریں پھیر گیا

"مرد بن راج مرد نظریں نہیں چراتے مرد وہ مضبوط طاقتور چٹان بن کر مخالف کی راستے میں اڑ جاتے ہیں اور مخالف اس چٹان کی سختی کے آگے ڈھے جاتا ہے۔"

وہ یک دم اسے دیکھنے لگا

"ایک بار تو خود اپنے دل پر ہاتھ رکھ کے فیصلہ کر کہ تو چاہتا کیا ہے؟ وہ ہنور اسے ہی دیکھ رہا تھا بھابھی کو اپنی محبت کو پانا چاہتا ہے یا پھر تجھ میں اتنی ہمت ہے کے تو اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا ہوا دیکھ سکے؟"

نہیں بالکل نہیں دل نے لمحہ نہ لگایا تھا فیصلہ اس کے حق میں دینے

مگر۔۔۔منہ سے بے ساختہ نکلا

ایک مگر اور اگر ہی تو تھا جو اس کی دیواد کو ڈھانے کے لیے کافی تھا وہ افسردہ ہوا اور گردن جھکالی

دیکھ راج یہ اگر اور مگر کا وقت نہیں ہے وقت بہت کم ہے ہمارے پاس چل گھر جا کے مائی سے بات کرتے ہیں اور مائی نہیں مانی تو؟۔۔۔اس کی چاچی نہیں مانی تو؟؟

"بڑے بزرگ کہہ گئے جب گھی سیدھی انگلی سے نہ نکلے تو کامی نے شہادت کی انگلی گھماتے ہوئے سوالیہ نظروں سے دیکھا انگلی ٹیڑھی کر لینی چاہیے"

شیخو اور راج کچھ سمجھ کر اس کے قریب آتے ہوئے انگلی کو خم دے کر زور سے بولے پھر تینوں بیک وقت ہنس دیے

راج نے ایک بازو کامی کے گلے میں ڈالا دوسرا بازو شیخو کے گلے میں تبھی کامی بول اٹھا دیکھ آج کے لیے معافی لیکن اگلی بار تو نے اگلی بار ہمارے نازک گریبانوں پر ہاتھ ڈالا تو بات اوپر تک جائے گی۔

یہ لو تم دونوں میرا گریبان پکڑ لو وہ بولتا ہوا ان دونوں کے سامنے آ گیا چل یار کچھ بھی کامی نے بات ہوا میں اڑائی اور تینوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔

یار ایک بات تو بتاؤ شیخو بولا تو وہ دونوں سیدھے ہوئے انگلی ٹیڑھی کرنا تو سمجھتا ہوں پر کرنا کیا ہے۔

گھونچو شراب پی پی کے اس کے دماغ میں بُھس بھر گیا ہے اپنے کھوکھلے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈال اور ہمارے ساتھ بول "ہمت مرداں مدد خدا"

تینوں بیک وقت ہاتھ اٹھائے نعرہ بلند کیا وہ سوچ چکے تھے اب آگے انہیں کیا کرنا ہے۔

"افففف اماں! کیا مصیبت ہے؟"

تم سے کہا بھی تھا کہ قمیض کی فٹنگ تھوڑی ڈھیلی رکھوانا اب دیکھو میں کیسے قمیض کے اندر پھنس گئی ہوں جہاں اماں نے ناگوار گھوریوں سے نوازا تھا وہیں کلو نے زور کی تالی ماری کھلکھلا کے ہنسی ملو نے قمیض زبردستی چڑھائی تھی اور تنگ ہونے کی وجہ سے اس کا سانس بھی گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

ھاائے۔۔۔! کتنی دفع کہا ہے کہ ڈائٹنگ شائٹنگ کر لیا کر پر مجال ہے موٹی عقل میں کوئی بات سما جائے تیری موٹی چمڑی کی طرح تیری عقل بھی موٹی ہے چاچی کی بات بھی موٹی مطلب وزن دار تھی ملو کے دماغ پر لگی وہ پیر پٹخ کر واک آؤٹ کر گئی۔

آرام سے ابھی موچ ٹھیک ہوئی کہیں پھر سے فرش پر گڑھا نہ پڑ جائے ملو کے نکلنے سے پہلے کلو نے اسے تپانا ضروری سمجھا جو اپنے لمبے لمبے ناخنوں پر لال رنگ کی نیل پالش لگا رہی تھی۔

"ھائے!!! میرے نصیب ایک ملو تو دو جی کلو"

بھٹیارن ماری تیری بارات چڑھ رہی جو سرخ جوڑا زیب تن کیے بیٹھی ہے لال سرخی، سیاہی گالوں پر سرخ ٹماٹر رکھے ہیں، لمبے لمبے چڑیلوں جیسے ناخن بس پاؤں الٹنے کرنے کی دیر ہے۔

جا جا کے کوئی ڈھنگ کے رنگ کا جوڑا پہن لے وہ لوگ لڑکی دیکھنے آرہے ہیں کوئی خون پی ہوئی چڑیل کو نہیں ملو کے بعد کلو کو چاچی نے آڑے ہاتھوں لیا نیل پالش نیچے فرش پر پٹخ کر اب وہ وہاں سے الٹے پیر بھاگی تھی۔

ستیاناس جائے کمبخت ماریوں کا چاچی نے دونوں پاؤں پلنگ پر چڑھائے چوکری ماری ہتھیلی سے سر پیٹا رشتے والوں کے لیے ایسے تیار ہوتی ہیں جیسے کوئی بندریا تیار ہو کر سرکس میں جاتی ہیں۔

۞۞۞۞*****۞۞۞

"دیکھو تو بھئی یہ شادی کا گھر ہے یا ماتم کدا؟ "

نہ شور، نہ شرابا تھوڑی مستی، تھوڑا ہنگامہ کچھ بھی تو دکھائی نہیں دے رہا

گھر میں گھستے ہی چاچی کی سہلیوں میں سے ایک سہلی نے لب کشائی کی جبکہ چاچی پیشانی پر ڈوپٹہ باندھے لیتی ھائے۔۔۔۔اوئی کرتی نظر آئی۔

ہائے کیا بتاؤ میری تو ایسی بد بختی آئی ہے میرے سر پر خاک ملنے چلی تھی اللہ نے میری عزت رکھ لی چاچی ہاتھ کا سہارا لے کر اٹھتے ہوئے بولی دوسری سہلی گردن موڑے انگلی گال پر رکھ کر معصومیت سے پوچھنے لگی "ایسا کیا غضب ہو گیا؟"جو ہمارے کانوں کو ہوا تک چھو کے نہ گزری۔

ہائے۔۔۔۔!!!ہائے۔۔۔۔!!!کچھ مت پوچھو میرے زخم پھر سے نہ اڈھیر واللہ بچائے اس مصیبت کو پوٹلی سے چاچی دونوں ہاتھوں سے سر پیٹا سہلیوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور جگہ بنا کے بیٹھ گئیں۔

اب بھری دوپہر میں ہمیں بلاوا بھیج دیا قسم سے بڑی آگ برساتی گرمی ہے باہر ہمارے لیے ٹھنڈا شربت ہی بنوادے چل کے آتے آتے پسینے سے نہا گئی میں تو چاچی کی تیسری سہیلی کیا بولی تو سب ہی ہاں ہاں کی گردان کرنے لگیں جانتی ہوں میں سب جانتی ہوں میرے گھر کا ٹھنڈا شربت پیئے بغیر تیری آگ نہیں بجھے گی تو کونسا میلوں کی مسافت طے کر کے یہاں پہنچی ہے۔اس دروازے سے نکل کر اس دروازے میں گھس گئی چاچی نے کہا تو وہ کھسیانی ہوتی ہنس دیں۔

ارے اوسندس ماری! ٹھنڈا لال شربت لے آیا میری سہلیاں آئی ہیں چاچی نے بیٹھے بیٹھے ہانک لگائی وہ غسل خانے میں گھسی ہوئی کپڑے دھو رہی تھی کپڑے سمیٹ کر ایک طرف رکھے باہر نکل آئی گیلے ہاتھ ڈوپٹے کے پلو سے پونچھیں اور جگ میں پانی ڈال کر چینی گھولنے لگی۔

سنا ہے کل تیرے یہاں رشتے والے آئے تھے پھر کیا بنا بات وات آگے بڑھی یا پھر۔۔۔۔؟ پر تجسس آمیز لہجہ میں پوچھا گیا۔

میں نے کہا تو ہے کچھ مت پوچھو میرے زخم پھر سے تازہ ہونے لگتے ہیں جو بھی آتا ہے کمبخت ماری کو پسند کر کے چلا جاتا ہے میں بتائے دیتی ہوں اس کے ہوتے ہوئے میری ملو، کلو کی شادی نہیں ہونی وہ ہاتھ کی انگلی اور گردن بیک وقت ہلاتی بولتی زور زور سے جھوم رہی تھی میری بہن تو بہت صدمے میں ہے ایک سہلی نے پچکارا تبھی دوسری سہلی اٹھ کر چاچی کے قریب ہو گئی اچھا یہ بتا سندس کا نکاح کس کے ساتھ پڑھوا رہی ہے؟

مصیبت کی پوٹلی میرے بھائی بلو کے سر پڑنے جا رہی ہے اس بار تو بلکل پکا بندوبست کیا ہے جمعے کے بعد سندس کا نکاح بلو سے کروا کے ہی دم لوں گی بس میری جان بھی چھوٹ جائے گی اس نحوست سے اور میری ملو، کلو کی قسمت بھی کھل جائے گی

چاچی کی سہلی نے انہیں ٹہوکا دیا داہنی آنکھ اچکا کر اشارہ کیا جہاں سندس برف پڑتے جسم اور سفید چہرے کے ساتھ کھڑی تھی ہاتھ میں شربت کی ٹرے ایک پل کو لرز کر رہ گئی

اے بی بی! کیوں ہمارے سروں پر سوار کھڑی ہو ہتھوڑا مار کے جاؤ گی یہ ادھر رکھ اور پھٹ لے یہاں سے چاچی کا وہی کٹیلا لہجہ جتنی ہمت کر کے اس نے تھالی رکھی وہاں سے اپنے پیروں کو گھسیٹتی ہوئی بھاگی تھی یہ صرف وہی جانتی تھی"

اے خدا! یہ کیسا انصاف ہے تیرا؟ آنکھ سے آنسو نہ نکلا مگر دل سے شکوہ نکل گیا۔

۞۞۞۞******۞۞۞۞

چاچی بھیج دو ناں اسے تھوڑی دیر کی تو بات ہے استانی جی بلایا ہے کہا تھا کہ سندس کو ضرور ساتھ لانا رانو اور اس کی سہلیاں بضد تھی سندس کو سپارہ لے کر جانا تھا مگر چاچی کی مرغی کی وہی ایک ٹانگ کہ کل اس کا نکاح ہے اب وہ گھر سے باہر نہیں جائے گی۔

استانی جی نے کہا تھا اگر آپ نے ہمارے ساتھ سندس کو نہیں بھیجا تو وہ خود یہاں نازل ہو جائے گی چاچی کے ابرو تن گئے اور کان کھڑے رانو نے تیر نشانے پر مارا تھا آنکھ دبا کر نورین اور کائنات کو دیکھ کر مسکرائی۔

استانی جی کی اللہ والی باتیں اور بار بار نماز روزے کی تلقین سے چاچی کے کان اوپر تک پک جاتے اور وہ منہ چھپائے نہ چھپتا اچھا۔۔۔اچھا لے جاؤ اسے اپنے ساتھ لیکن یاد رہے گھنٹہ بھر سے زیادہ وقت نہ لگے چاچی بخوشی نہیں بلکہ بحالتِ مجبوری اجازت دے دی تھی اور وہ بھی منہ سکوڑتے ہوئے۔

ان تینوں کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا اور بھاگم بھاگ سندس کے کمرے میں آئی تھیں سندس جلدی کر تجھے استانی جی نے بلایا ہے رانو اس کا برقعہ ہاتھ میں دیتی ہوئی بولی سندس جو پہلے سے حقابقا تھی منہ کھولے انہیں دیکھے گئی من بند کر لے مکھی گھس جائے گی نورین نے آگے بڑھ کر اس کا منہ بند کیا

مجھے کہیں نہیں جانا اس پر اداسی طاری تھی استانی جی نے بلایا ہے ان کا حکم ہے اب تو منع کر کے انکی حکم عدولی نہیں کر سکتی گناہ لگے گا تجھے وہ ہماری استانی ہیں ان کا ہر حکم ماننا ہم پر فرض ہے رانو نے درست مکالمہ جڑا دنیا سے ہاری ہوئی سندس نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

۞۞۞۞******۞۞۞۞

آج پھر وہ تینوں بھری دوپہر میں نکل آئے تھے تینوں کے ہاتھ میں گولا گنڈا تھا یار مولا کے گولے میں بڑا ذائقہ ہے بچپن سے کھاتے آرہے ہیں جب ہم بچے تھے تو مولا جوان تھا اب ہم بڑے ہو گئے تو مولا بوڑھا ہو گیا لیکن قسم سے ذائقہ آج بھی بچپن والا ہے۔

راج گولا گنڈے کو چوستے ہوئے بولا

ہاں۔۔ہاں یار بالکل صحیح کہہ رہا ہے دونوں نے اس کی تائید میں زور زور سے گردن ہلاتے ہوئے چسکا لیا

دھوپ, گرمی, حبس میں ٹھڈا ٹھنڈا گولا گنڈا کے مزے لیتے ہوئے چل رہے تھے تبھی کامی کی پشت پر کوئی چیز بڑی زور سے لگی وہ ٹھہر گیا ساتھ میں شیخو، راج اور بھی رک گئے نیچے زمین پر تن کا کین پڑا تھا یہی کامی کی پیٹ پر لگا تھا۔

انہوں نے مڑ کر پیچھے دیکھا جیکی اپنے پوری گینگ کے ساتھ موجود تھا تن اونچا کر کے شراب کا گھونٹ منہ میں بھرا چہرے پر مکار ہنسی اس کی گینگ کے لڑکے بھی یہی ہنسی مسکرا رہے تھے۔

راج گولا پھینک کر کھا جانے والی نظریں لیے ان کے قریب بڑھنے لگا کامی نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا

راج! آج نہیں وہ سنجیدہ تھا "لیکن! کامی اس نے تجھے مارا ہے"

راج کے سر پہ غصہ سوار تھا کچھ نہیں ہوا مجھے میں ٹھیک ہوں آج نہیں اسے ہم پھر کسی دن دیکھ لیں گے

ہاں راج بھائی کامی صحیح کہہ رہا ہے پھر کسی دن وہ دونوں اس کو بازو سے پکڑ کر لے جانے لگے جب ہی پیچھے سے جیکی کی آواز آئی ایک ریس ہو جائے ان کے بڑھتے قدم رک گئے ان تینوں نے نظروں ہی نظروں میں ایک دوسرے کو دیکھا اور پھر قدم قدم آگے چل دیے

ایک بار پھر جیکی کی کاٹ دار آواز نے ان کے بڑھتے قدم زنجیر کیے لگتا ہے بچے ڈر گئے؟ لڑکوں کی مزاق اڑاتے قہقے تھے اب کی بار راج برداشت نہیں کر سکا تھا وہ گھوم کر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے گریبان تک پہنچ گیا

کہا نہ آج نہیں تو مطلب آج نہیں غصہ سے ابلتی آنکھیں جیکی کی آنکھوں میں ڈال کر غرایا باقی لڑکے ان دونوں کے قریب ہوئے تو وہ دونوں بھی راج کی پیٹ پر کھڑے ہو گئے

آہ۔۔ میں تو ڈر گیا جیکی دونوں ہاتھ اوپر کیے ڈرنے کی نقل کی (جیسے ماموں نے موقع وار داد پر بندوق کی نالی پر گرفتار کیا ہو)

راج نے دانت پیسے غصہ ضبط کیا آج تیرا لکی ڈے ہے ورنہ ... چل شاباش نکل یہاں راج نے پیچھے ڈھکا دیتے ہوئے جھٹکے سے اس کر گریبان چھوڑا تھا۔

اتنی بھی کیا جلدی ہے میری جان چلے جاتے ہیں۔ جانے سے پہلے ایک پیک ہو جائے راج پھر سے جا رہا تھا جیکی نے پھر پکارا

رہنے دو یہ ودیسی ہے اس کے بس کی بات نہیں یہ تو فیڈر پینے والا ننھا منا سا کاکا ہے راجا راجا بیٹا راجا منا اپنی مائی کے پلو میں چھپ کر بیٹھنے والا کاکا جیکی نے اس کی توجہ اپنی جانب نہ دیکھ کر محضکہ خیز انداز میں مزاق اڑایا راج کے وجود میں ابلتا خون برق روی سے گردش کر گیا

راج! دیکھ آج نہیں کل ہم اس سے حساب برابر کرتے ہیں کامی اور شیخو کا غصہ بھی سوا نیزے پر تھا مگر وہ راج کو جیکی کے منہ لگنے سے باز رکھنا چاہتے تھے مگر اب پانی سر کے اوپر سے گزر چکا تھا

راج کا خون جوش مار چکا تھا وہ سرخ آنکھیں لیے جیسے ہی مڑا جیکی نے بئیر کا تن ہوا میں اچھال دیا جسے بڑی مہارت سے راج نے کینچ کر لیا

نہیں۔۔۔راجے ! میں تجھے نہیں پینے دوں گا تو بھول رہا ہے شراب پینے کے ہمارے کچھ اصول ہیں کامی دو دھاری تلوار کی مانند راج کے سامنے کھڑا ہوا

جیکی نے براج کی غیرت کو للکارا تھا راج بھائی تم جوش میں ہوش کھو رہے ہو شیخو بولا اس نے جیسے ہی تن کھولا کامی نے راج کا ہاتھ پکڑ لیا راج نے اس کا ہاتھ جھٹک کر تن منہ سے لگا لیا اور ایک ہی سانس میں سارا محلول غٹا غٹ کی آواز کے ساتھ چڑھا گیا کامی اور شیخو کی لاکھ مزاحمتیں دم توڑ گئی تو وہیں جیکی نے حقارت بھری نظروں سے مسکراتا اور اپنے گینگ کے ساتھ جیسے آیا تھا ویسے ہی پلٹ گیا اب راج کے ہوش و حواش رخصت ہو رہے تھے۔

"سانوں نہر والے پل پے بلا کے اوما ہی کتھے رہ گیا"

پیشانی پر ہاتھ رکھ کر کبھی دائیں تو کبھیں بائیں گردن گھما کر سُر میں گاتا ہوا راج نشے میں دھت تھا گردن کے ساتھ ساتھ پاؤں بھی دائیں بائیں ڈول رہے تھے شیخو اور کامی کے لیے اسے سنبھالنا ایک مشکل امر بن گیا وہ تھک ہار کر بے بس ہوئے زمین پر چوکری مار کر بیٹھ گئے۔

مائی کو زرا برابر بھی خبر ہو گئی تو آج راج کا جو ہو گا سو ہو گا مگر ہمارا بھی قیمہ بنانے میں اک لمحے کی دیر نہیں کرے گی شیخو بولا ارے تیرا قیمہ میرا تو بھرتہ بنا دے گی

اوپر سے اماں بابا کے ہاتھوں الگ بھر کس نکلنا جانا ہے ہمارا کامی سوچ سوچ کر ہلکان ہوئے جارہا تھا ابھی تو سہہ پہر ہے شام باقی، رات باقی، کٹاس (پٹائی) باقی شیخو ہتھیلی پر تھوڑی گرائے افسردگی سے بولا

میرے یار کچھ کر میرے گھر تو ویسے ہی پاکستان اور انڈیا کی جنگ لگی رہتی ہے اگر مائی بابا کو بھنک پڑ گئی تو جنگی جہازوں سے گولے پڑیں گے ہمارے سروں پر اور تیرے گھر گولے پڑیں تو میرے گھر بچا رہے گا سونامی آئے گا سونامی کامی بولا یار میرے گھر جنگہ جہازوں گے بگولہ باری ہو گی اور تیرے گھر مائی سونامی برپاء کر دے گی مائی بابا کا سوچا ہے وہ دونوں تو لگے ہاتھوں پھانسی گھاٹ پر لٹکا دے گے بکرے کو زنج کر کے اسے رسی سے باندھ کر الٹا لٹکا دیا جاتا ہے پھر اس کی کھال کھینچ کر اتاری جاتی ہے کامی کو چشم تصور نے اس کی رگوں سے خون نچوڑ ڈالا تھا۔ شیخو نے اثبات میں زور سے گردن کو جھٹکا دیا (جیسے کہنا چاہ رہا ہوں یہی تو)

"ماہی نہیں آیا؟۔۔۔۔۔میرا ماہی کتھے رہ گیا؟"

اب راج کا لہجہ کچھ دلگیر سا ہو گیا تھا انہیں دیکھ کر ایک ہی گردان لگا رہا تھا

"ماہی نہیں نہیں آیا۔۔۔۔۔۔۔ماہی نہیں آیا "

شیخو! آئیڈیا کامی کے دماغ کا بلب 220 وولٹ کے وولٹیج سے جل اٹھا شیخو کامی کی طرف متوجہ ہوا دیکھ اس دن جب تو نشے میں تھا تو ہم نے تجھے راج کا موزا سنگھایا تھا شیخو کے کان کھڑے ہوئے پھر تیری ناک میں تنکا ڈال کر گدگدی کی شیخو کے کان سرخ ہونے لگے پھر بھی تو ہوش میں نہ آیا تو

راجے نے تیرے اوپر مٹکا الٹ دیا اب شیخو کی ناک کے نتھوے پھل گئے تھے دانت میچیں آنکھیں باہر نکل آئیں کامی گربڑا گیا دیکھ میرے بھائی مٹکا تیرے سر پر نہیں پھوڑا تھا بلکہ مٹکا الٹ دیا مطلب اندر کا پانی الٹا دیا تھا تب جا کے تیرے دماغ کی توٹی ہوئی تاروں میں کرنٹ ڈورا تھا اب کے سر کے بال الیکٹرک شاک لگنے سے کھڑے ہوئے تھے اور وہ کسی بنوانس کی طرح کامی پر چڑھ گیا شیخو ڈھار رہا تھا کامی چیخ رہا تھا راج تالیاں بجاتا ان کے قریب آیا وہ دونوں زمین پر بندروں کی طرح کلمنڈیاں کھاتے آپس میں گتھم گتھا تھے۔

راج ان دونوں پر جھپٹ گیا نیچے کامی کامی کے اوپر کے اوپر شیخو شیخو کے اوپر راج

اللہ اماں آج یہ دو ہتھنے چیونٹی کا دم نکال کر رہیں گے راج نشے میں ہے مگر تو تو ہوش میں آ تو نے مجھے گندا موزا سنگھایا میں نے نہیں راجے نے سنگھایا تھا بے میرا دم نکلنے والا میرے سر پر ملکوالموت کھڑی ہیں رحم کرو میرے بھائیوں وہ دونوں ہاتھ جوڑتا ہوا بولا تو شیخو کو کچھ ترس آیا اس پر جٹھکے سے پیچھے کو اٹھا تو راج زمین بوس ہوئے کامی پیٹ پر ہاتھ رکھے دوہرا ہو رہا تھا اس گتھم گتھا میں اس کا پیٹ بری طرح ڈب گیا تھا۔

******

سندس آتے ہی استانی جی لپٹ گئی اور بے آواز روتی رہی ان گنت آنسو اسکی آنکھ سے نکل کر استانی جی کے رنگین ململ کے دوپٹے کو بھگوتے چلے گئے اس کی سہلیاں نم آنکھیں لیے اس کے گرد گھیرا ڈالے بیٹھی تھیں استانی جی مسلسل اس کا سر سہلاتی رہیں۔

مولوی صاحب نے کہا تھا تجھے بلا کے پوچھوں نکاح میں تیری رضا شامل ہے مگر میرے گنہگار کانوں کو جو سننے کو ملا ہے۔ "اللہ کی مار پڑے گی ظالموں پر اس کی سوٹھی بے آواز ہے جو شخص کسی یتیم پر ظلم کرتا ہے تو اللہ اس پر رحم نہیں کرتا "تو رو مت میری بچی میں مولوی صاحب سے بات کرتی ہوں اور تیری چاچی سے بھی دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانتی

میری پیاری بچی! تو فکر نہ کر اور گھر جا مولوی صاحب کے ساتھ آتی ہوں میں تیری چاچی کے پاس استانی جی نے اسے کچھ اور ہدایتیں دی اور دعائیں بھی دیں۔

جس مردہ دل کے ساتھ وہ یہاں آئی تھی اب جاتے وقت ایک امید کی کرن سے دل ہمک اٹھا تھا ساری زندگی چاچی اور اس کی بیٹیوں کی غلامی کی سرپرستی میں زندگی گزارنا گوارہ تھا مگر چاچی کے اس منحوس بلونگڑے بھائی سے شادی کرنا مر جانے کے مترادف تھا۔

"طمانیت اور بشاشیت کا احساس نے اس کے مردار جسم میں نئی روح پھونک دی تھی چہرے کو توانائی سی مل گئی تھی جیسے مرجھائے ہوئے پودے کی سوکھی مٹی کو پانی کھلی فضا میں دھوپ کی تمازت میں توانائی مہیا ہو جاتی ہے۔"

وہ بھی اپنی سہلیوں کے سنگ دل میں دبی خوشی کے جذبے کے زیر سایہ چل رہی تھی اسے لگ رہا تھا چیل کی طرح پر پھیلائے وہ آسمانوں میں اڑ رہی ہیں۔

شام کا وقت تھا گرمی کی پٹتی دھوپ میں زرا برابر کمی نہ آئی تھی راستوں سے ہو کر گزرتی ہنسی مزاق میں مشغول یہ ٹولی منزل پر روادوا تھیں اسی دوران رانو کی نظر نہر پر ٹھہر گئی رانو کو رکتا ہوا

دیکھ کران تینوں کے قدم بھی ٹھہر گئے بہت گرمی ہے سر پر تیز دھوپ بھی ہے سامنے ٹھنڈی نہر بھی ہے یار سندس آج تو منہ پر چھپکا مار کے ہی جائیں گے

حد ہے تم لوگوں سے جتنا چھپکا مارنا ہے مار لو بلکہ نہانا بھی لینا گھر جا کے جی بھر کے نہا لینا مگر ابھی یہاں سے چلو

سندس آج تو خوشی کا دن ہے بس پانچ منٹ رانو بضد تھی ساتھ وہ دونوں بھی مل گئیں تو سندس کچھ نرم پڑنے لگی اچھا ٹھیک ہے جاؤ مار لو چھپکے سندس کی طرف سے اجازت ملتے ہیں وہ خوشی سے کھل اٹھیں تو بھی آنا ہمارے ساتھ رانو بولی نہیں تم لوگ جاؤ میں نے تو ویسے بھی نقاب کیا ہوا ہے۔

سندس یہاں آس پاس کوئی بھی نہیں ہے آجانا پیاری سندس نہیں ہے نورین کا بھرپور مکھن لگاتا لہجہ تھا اچھا رک ایک منٹ رانو بولی اور اس کا ہاتھ پکڑ کر نہر کنارے لے آئی پھر تینوں سہلیوں نے ہاتھ ملاتے ہوئے سندس کے گرد گول دائرہ بنا دیا اور پھر سندس نے نقاب اتارا اور نہر میں جھانکا نہر کے چمکتے شفاف پانی میں اس کا عکس جھلملانے لگا وہ مسکرائی ہاتھ سے پانی اڑایا سندس کی شرارت پر سہلیاں ہنس دی ٹھنڈا پانی طمنانیت کا احساس بخشنے لگا دعا کی صورت ہاتھوں سے چہرے دھویا نہر کے پانی میں اس کا عکس پھیلا چاند سے تپکتی چاندنی کی بوندیں پانی میں دھیما دھیما ارتعاش بکھیر گئی وہ منظر دیکھ کر بے ساختہ کھلکھلائی تھی۔ گلابی ہونٹ گلاب کی پنکھری کی مانند کھل اٹھے بلاشبہ وہ ایک مکمل حسن تھا۔

آنکھیں پر بھاری پلکوں کا پردہ گرائے وہ چہرہ دھوئے جا رہی تھی اسے لطف آ رہا تھا" حسن کی دیوی" مردانہ اجنبی آواز آنکھیں پگڈنڈی کی رفتار سے کھلی کھلتی گلاب کی پنکھڑیاں یکا یک مرجھا گئیں وہ بت بنا اسے دیکھتا رہ گیا اس کے عکس کے ساتھ غیر شناسا چہرہ نمودار ہوا اگلے ہی لمحے غصہ عود کر آیا پورے جسم کا خون اس کی آنکھوں میں سمیٹ آیا ایک برف اس کی سہلیاں ڈری سہمی ایک جانب کھڑی تھیں۔

ماشاءاللہ کیا نورانی چہرہ ہے جیسے ہی چہرے کی بے پردگی کا احساس ہوا احساسِ ذلت بھی جاگ اٹھی سرخ چہرہ لیے رخ پھیر کر نقاب کرنے لگی۔

"حسنِ دیدار کی محفل لگی ہے قلب تمنا سرفروشی پر قابض ہے بے تاب سودا گر کو حسن کی دیوی نے دیدار حسن کے لیے بہت بے قرار کیا ہے۔ "

سندس کا ماغ بھک سے اڑ گیا نقاب کرتا ہاتھ اجنبی شخص کی مضبوط گرفت میں قید ہو کر رہ گیا راج کا بہکا بہکا سا لہجہ پر آشوب آواز سندس کے دلِ شہر میں غدر مچ گیا چھوڑ مجھے دوسرے ہاتھ سے قید زدہ ہاتھ چھڑوانے سعی کرنے لگی مرد کی طاقت کے آگے صنف نازک بے بس ہے گرفت اتنی سخت تھی کہ سندس کی نرم کلائی میں اس کی انگلیاں پیوست ہو چکی تھی۔

رانو نورین تم ایسے کھڑی کیا دیکھ رہی ہو چھڑاؤ مجھے اس جانور سے وہ بے چاریاں کیا کرتی وہ تو خود بے بسی کی تصویر بنی کھڑی تھیں۔

شیخو اور کامی ان کی سامنے دیوار بن کر کھڑے تھے۔۔۔۔۔

جنگلی جانور چھوڑو مجھے وہ حلق کے بل چلائی تھی۔

راج زور سے ہنسا تھا پل پھر کو اس کا ننھا سا دل ٹھہر گیا زندہ متحرک وجود ساقت وصامت ہو گیا۔

اس نے ہاتھ سے کامی اور شیخو کو اشارہ کیا

اگر اپنی جان پیاری ہے تو فوراً نکلو یہاں سے کامی بولا اور خبر دار اگر واپس جا کر کسی کو بھی کچھ بتایا تو

شیخو نے دھمکی دی وہ تینوں سہلیاں وہاں سے پیر سر پر رکھ کے بھاگی تھیں۔

سندس نے ملتجی نظروں سے انہیں دیکھا تھا سندس کی آنکھوں سے چھلکتی مدھم سی امید کی وہ تاب

نہ لا سکے ان دونوں کی جانب سے پیٹ پھیر کر کھڑے ہو گئے۔

سندس کے حواس بحال ہوئے تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مجھے جانے دو وہ بے بسی سے کی انتہا پر کھڑی

فریاد کرتی ہے اس کی قید میں زخمی چڑیا کی مانند پھڑ پھڑائی

ارے ایسے کیسے ہاتھ لگی چڑیا کو آزاد کر دوں وہ کمینی مسکراہٹ تھی۔

وہ بار بار اپنے بازو میں منہ چھپانے کی کوشش میں سر دیے جا رہی تھی۔

پہلے میں چڑیا کے پنکھ کاٹو گا.... پھر چڑیا کی ٹانگ میں دھاگہ باندھ کر اس کا ناچ دیکھوں گا .....

تھوڑا سا کھیلوں گا .... پھر چھوڑ دوں گا

وہ بچپن میں چڑیا پکڑنے کی بہت کوشش کرتے تھے مگر چڑیا ان کے ہاتھ نہ لگتی اور اگر اتفاق سے

لگ جاتی تو وہ اس کا یہی حال کرتے مگر نشے میں ہوش کھوئے وہ بھول بیٹھا تھا کہ وہ کوئی چڑیا نہیں

جیتی جاگتی انسان ہے۔

سندس کے دماغ میں یک دم جھماکا ہوا اس کے منہ سے عجیب سے بو آ رہی تھی واحیات گفتگو سے ہتھیلی میں پسینہ چھوٹ گیا وہ اپنی تمام تر ہمت مجتمع کر کے خود کو اس کے چنگل سے چھڑاتی ہے۔ جب موت کی تلوار سر پر لٹک رہی ہو انسان موت سے بچنے کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور یہاں تو اس کی عزت داؤ پر لگی تھی۔

"جنگلی بھیڑیے سے اپنی عزت بچانے کی خاطر وہ زخمی شیرنی بن کے مر جانے اور مادہ دینے پر اتر آتی تھی۔

ایک عورت کے لیے عزت بیش قیمی اور انمول شے ہے جسے وہ بچپن سے سات پردوں کی تہہ میں چھپا کے رکھتی ہے اس پر گندی نظر ڈالنے والے کے چہرے سے آنکھیں نوچ لیتی ہے۔"

سندس نے بھی وہی کیا تھا مگر وہ بھی مضبوط شکاری نکلا اس کے وار سے خود کو بچا گیا اگلے ہی پل سندس نے پوری طاقت سے اپنے تیز طرار دانت اس کی کلائی پر گاڑھ دیے۔

راج کو مائی یاد آ گئی وہ شدت کے درد سے کراہ اٹھا خون بھی نکلنے لگا تھا راج کو اسے سنبھالنا محال ہو گیا۔

"اے کامی!" پتھر کا بن گیا ہے کیا؟ ادھر کھڑا کیا دیکھ رہا ہے؟ ادھر آ۔۔۔ کامی اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوا تو اس نے شیخو کو آواز دی۔

شیخو! تو ادھر آ... شیخو نے اپنی پیٹ پر اپنے راجے بھائی کی آواز سنی تو مدد طلب نظروں سے کامی کو دیکھا کامی گردن ہلا کر اسے راج کی بات سننے اور ماننے سے منع کر دیا۔

کیا ہو گیا ہے تم دونوں کو؟ میری بات کیوں نہیں سن رہے؟ دونوں کی نافرمانی پر راج بھڑک اٹھا تم دونوں ایک منٹ میں ادھر آؤ یہ میرا حکم ہے اور اپنی بھابھی کے ساتھ میری فنٹاسٹک سا فوٹو بناؤ میں اس تصویر کو انسٹا گرام اسٹوری پر لگاؤں گا۔

راج کی جرات پر وہ دنگ رہ گئی سندس کو لگا بھری شام میں اس کے چاروں اور اندھیرا پھیل گیا اور وہ اس اندھیرے میں کہیں گم ہو رہی ہے۔

راج تو نشے میں ہے ہم نہیں اپنے گناہ میں ہمیں حصہ دار نہ بناؤں کامی اور شیخو کی ہڈ دھرمی پر راج آب و تاب کھا کر رہ گیا تمہیں تو بعد میں دیکھتا ہوں

چل کوئی بات نہیں راجا جی خود سیلفی لیں گے وہ بولتے ہوئے کرتے کی جیب سے موبائل نکالا اور سیلفی لینے لگا سندس مچھلی کی طرح اس کی گرفت میں پھڑک رہی تھی اور پھر راج نے اس کے گرد گرفت مضبوط کی سندس کو یک دم کراہٹ سی آنے لگی اس کی قربت سے سنگ دل لمحہ تھا وہ جب راج نے یکا یک ایک ساتھ کئی سیلفیاں لے ڈالیں وہ لب بھینچ گئی، آنسوؤں کا حق تھا بہتے چلے گئے۔

وہ پھر سے مچلنے لگی ایک سنگ دل لمحہ راج پر ٹھہر گیا وہ سیاہ تل اس کے بہتے آنسوؤں سے پاک ہو رہا تھا برق کی رفتار سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا وہ ایسے اس کی گرفت سے ایسے نکلی جیسے زخمی پرندہ پنجرے سے آزادی کا پروانہ لے کے اڑتا ہے۔

خبردار! اگر اس گھر کی دہلیز بھی پار کی تو۔۔

چاچی کی تیز طرار آواز نے سندس کو گھر پہنچتے ہی دہلیز پر ہی روک لیا حقائی بقائی سی سندس کے وجود میں لرزہ سا طاری ہو گیا اپنے وجود پر چبھتی ہوئی چاچی کی نظروں کی تاب لانے سے قاصر تھی بمشکل پیروں کو گھسیٹ کر اندر قدم رکھنا چاہا عین بدقت چاچی نے اسے بڑی زور کا دھکا دیا کہا تھا ناں۔۔۔دہلیز پار کرنے کی غلطی مت کرنا وہ جو دہلیز پار کرنے کی غرض لیے آگے بڑھی تھی اب دروازے کے باہر زمین پر گری پڑی تھی۔

بے حیا گل کھلاتے ہوئے تجھے شرم نہ آئی؟

وہ تڑپ کر بولی! چاچی میرا یقین کر میں نے کچھ نہیں کیا میں تیرا یقین کروں انہوں نے دانت پر دانت جمائے اور پھر برقعے سے ہی اس کی چٹیا پکڑ کر کھڑا کیا" جہاں بھر میں پارسائی کا ڈھونگ رچاتی ہے بی حجن بن کر گھر سے نکلتی ہے اور نہر کنارے گل چھڑے اڑاتی ہے۔"

الفاظ تھے یا زہریلا محلول وجود میں اتر تا روح کو تار تار کر گیا ارے تجھے اپنے سر لے کر پوری زندگی کا وبال مول لیا تھا پر مجھے کیا خبر تھی کہ تو اپنے سیاہ برقعے کی کالک میرے منہ پر مل دے گی ناہجاز، جنم جلی کہیں منہ دکھانے لائق نہ چھوڑا چاچی منہ سے غلاظت اگلتی سندس پر ہاتھ صاف کرتی رہی۔

چاچی تجھے اللہ کا واسطہ ہے مجھے چھوڑ دے اس کا رونا، بلکنا، گڑ گرانا، فریادیں سب بے سود رہا چاچی زمینی خدا بن بیٹھی تھی اسے زرا رحم نہ آیا اس معصوم پر شور شرابہ سن کر آس پڑوس کے لوگ گھروں سے باہر نکل کر اکھٹے ہونا شروع ہو چکے تھے۔

کوئی منہ پر ہاتھ رکھے تماشہ دیکھ رہا تھا تو کوئی کانوں کو ہاتھ لگاتا توبہ توبہ کرتا دکھائی دینے لگا۔

۞۞۞۞*****۞۞۞۞

"او ظہرہ بہن! دروازہ کھول۔۔۔"

"ظہرہ بہن" !

آنے والے زبردست طریقے سے دورازہ پیٹ ڈالا تھا آرہی ہوں میرے پیروں میں پہنیے نہیں لگے چل کر ہی آؤں گی مائی سخت عاجز تھی

"کیا ہوا ہے نظام الدین؟ خیریت تو ہے؟ "

مائی نے دروازہ کھولا تو سامنے ہانپتے کانپتے نظام الدین کو کھڑے پایا تم تو ایسے ڈورے چلے آئے ہو جیسے تمہارے پیچھے کتا پڑ گیا ہو ٹھہر... جا! تیرے لیے پانی لاتی ہوں دو گھونٹ پی لے تو سانس بحال ہو جائے گی

رہنے دے ظہرہ بہن! حلق سے نیچے کچھ نہیں اترے گا بات ہی کچھ ایسی ہے تجھے پتہ چلا تو تیری حالت بھی مجھ سے کم نہ ہو گی

"اللہ رحم! مائی نے دہل کر سینے پر ہاتھ رکھا تیری گھر والی گزر گئی؟"

"لاحول ولا قوۃ ظہرہ بہن"!

"اللہ سلامت رکھے کامی کی اماں کو "

"دن چڑھے چاند چڑھا دیا ہے تمہارے راجا جی نے" بڑا سیاپہ کر دیا ہے پورا محلہ جمع ہے اور ایک تم ہو جو یہاں بڑے مزے سے بیٹھی ہو اس سے پہلے کے وہ کچھ اور اخذ کر لیتی نظام الدین ایک ہی سانس میں بول گئے۔

میرے راج نے؟ اللہ خیر کرے اب کیا۔۔۔ کیا میرے راجا نے؟ کچھ بولتا کیوں نہیں ہے؟ زبان چنے چبانے چلی گئی اب وہ کچھ پریشان نہیں بلکہ زیادہ پریشان ہوئیں تھیں۔

بس تو چل میرے ساتھ میں راستے میں سب بتاتا ہوں اچھا تو یہی ٹھہر جا میں اندر سے چادر لے آؤں دیکھ جایو مت میں بس آئی وہ جاتے جاتے پلٹ کر بولی مبادا کہیں وہ غائب ہی نہ ہو جائیں۔

مغرب ہو رہی تھی ہر طرف اندھیرا پھیلنے لگا ایک سیاہ اندھیرا سندس کی ذات کے اندر بھی پھیلا ہوا تھا بھاگم بھاگ ہانپتی کانپتی مائی نے نظام الدین کی معیت میں جیسے ہی گلی کے اندر قدم رکھا لوگوں کا ہجوم دکھائی دیا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی جگہ بناتی بھیڑ کے اندر داخل ہوئی بھیڑ میں چاروں اور نظریں گھمائیں اپنے راج کو ڈھونڈ رہی تھی مگر راج کو یہاں نہ دیکھ کر سکھ کا سانس لیا

نظام الدین! زرا تم گھر تو چلو... اور نظام الدین کے قریب ہو کر سرگوشی کی وہ چوٹتے سے ہو گئے

چاچی! میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں خدا کے لیے میرا اور تماشہ نہ بنا مجھے گھر کے اندر آنے دے

چاچی! میں اپنی مری ہوئی ماں کی قسم کھاتی ہوں میں بے گناہ ہوں روتی تڑپتی سندس کو مچلتے دیکھ کر مائی کو بہت دکھ ہوا کون ہے یہ لڑکی؟

اور یہ عورت کیوں برس رہی ہے اس پر؟

ماہی نے نظام الدین سے پوچھا تو وہ من مناکے رہ گئے وہ کیا بتاتے وہ خود سنی سنائی سن کر مائی کو لے کر یہاں پہنچے تھے۔

کلموہی تیری پارسائی کا ثبوت ہے میرے پاس تیری اور تیرے محبوب کی بے حیائی کی وہ تصاویر

اب سندس کے سہی معنوں میں ہوش اڑے تھے اور پھر چاچی نے بڑے زور سے اسے دھکا بھی دیا تھا اس بار وہ گری نہیں تھی کسی نے بڑی احتیاط سے سنبھال لیا تھا اپنے مضبوط بازوؤں میں

اب مائی کے اوسان خطا ہوئے تھے وہ حق دق کی تصویر بنی کھڑی تھی سندس اس کی گرفت سے پھڑ پھڑا کر نکلی تھی

چاچی کی واحیات باتیں سن سن کر اندر بیٹھے راج کی بس ہو گئی تھی۔

"میں اور سندس ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں" اور یہ رہا ہماری محبت کا ثبوت باری باری سب کی نظروں کے سامنے موبائل فون دکھا رہا تھا جہاں زبردستی لی گئی تصویر نمایاں تھی۔

سندس کی بے یقینی اور دکھ سے پھیلی آنکھیں اس پر جمی تھیں لوگوں کی اٹھتی ہوئی سوالیہ نظریں اتنی ذلت, اتنی توہین دل چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔

بس اب یہ طے ہے کہ ایک پل کے لیے بھی میں اس منحوسیت کو اپنے گھر میں نہیں رکھوں گی ابھی اور اسی وقت اپنے عاشق کے ساتھ روانہ ہو میں اس منحوس کا سایہ اپنی بیٹیوں پر نہیں پڑنے دے سکتی چاچی فیصلہ سنا کر ہاتھ جھاڑ کے ایک طرف ہو گئی تھی۔

مائی کو کہاں ہوش تھا وہ تو ابھی تک صدمے سے باہر نہ نکل سکی تھی

"میں راج اپنے پورے ہوش و حواش میں سندس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔"

"راج کے منہ سے نکلے الفاظ تھے یا نوکیلے پتھر اس کے یخ بستہ ہوتے وجود کو سنگسار کر گئے اسے لگا وہ کانٹوں پر لیٹی ہے اور وہ پوری شدت سے اسے گھسیٹ رہا ہے تکلیف کی شدت سے روح بھپڑ اٹھی "

سنگ دل کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑی تھی اپنے پاک دامنی کی گواہی مانگ رہی تھی بتا دو سب کو کہ یہ سب جھوٹ ہے جو بھی کیا تم نے کیا زبردستی کیا ان سب میں میرا کوئی قصور نہیں میں بے گناہ ہوں وہ بے اختیار سی اس کی طرف بڑھی تھی بے بس، بے کس اس کے رحم و کرم پر تھی۔

وہ سر گرائے خاموشی کی تصویر بنا کھڑا رہا اور پھر تیزی سے سندس کے چہرے کے تاثرات بدلے

"بولو۔۔بولتے کیوں نہیں؟"وہ حلق کے بل چلائی تھی سرعام بھرے مجموعے میں وہ اس کا گریبان جھنجھوڑ رہی تھی۔آنکھیں بے خوف وخطر کی مانند پھیلی تھیں۔

سچ بول دو تمہیں اللہ کا واسطہ ہے مجھ یتیم پر رحم کرو مجھے یوں زندہ در گور نہ کرو میں مر جاؤں گی جیسے وہ بپھڑی تھی ایسے ہی یک دم جھاگ کے جیسے بجھ گئی۔

اور پھر راج نے نظریں چرائی تھیں اس کی بند مٹھیوں پر اپنا ہاتھ رکھا"

جانے من!اب ہم اور مزید ان سے یہ بات نہیں چھپا سکتے سچ دروازہ پھلانگ کر سب کے سامنے باہر آچکا ہے اب تم ڈرو مت میں ہوں نا تمہارے ساتھ"

سندس کے چہرے کی رنگت ایک دم سفید پڑی تھی ہاتھوں سے گریبان کیا چھوٹا بے جان ہاتھ پہلوں میں آگرے پھٹی پھٹی آنکھیں لیے وہ پیچھے ہٹی تھی۔

"ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور یہ تصویر بھی ہماری محبت کی نشانی ہے ہم تو روز ہی ملتے ہیں نہر کنارے "

ہراسا نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی پاؤں کپکپا رہے تھے تم ڈرو نہیں ہم آج ہی نکاح کر لیں گے بس یہ آخری حد تھی اس کی برداشت کا مادہ بے لگام ہو چکا تھا اس نے کھینچ کر راج کے گال تھپڑ جڑ

دیاایک بار پھراس کا گریبان جکڑ لیاسرخ خون کی بوٹی آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالی تھیں ایک لمحے کووہ مضبوط بندہ اس کے وحشیانہ روپ سے ڈر گیا۔

"تم نے میری پاک دامنی پر تہمت کی جو کیچڑ اچھالی ہے ایک دن یہی کیچڑ تمہارے چہرے کو داغ دار کردے گی تمہارا نفس طمع وہوس پر حاوی ہو گا پھر چاہے سر گرا کر توبہ کرو یا گڑ گڑا کر کفارہ دو تمہارے بداعمال کا بول بالا ہو گا اس دن میرا رب خود دے گا گواہی میرے پاک باز ہونے کی روز محشر تمہارا یہی گریبان پکڑ کر اس کی عدالت میں اپنے لیے انصاف کی بھیک مانگوں گی انصاف کا بول بالا ہو گا میرا سوہنا رب کرے گا انصاف"

وہ جوالا مکھی بن کر اس کے وجود پر آگ بن کر برس رہی تھی وہ اس آگ میں پور پور بھسم ہو رہا تھا چہ مگوئیاں کرتی بھیڑ کو یکایک سانپ سونگھ گیا تھا۔

ٹھیس لگی مائی کے سینے پر سکتہ چیخ اٹھا وہ بھیڑ میں کھڑی تھی اس کے بیٹے نے کسی بے گناہ پر تہمت دھری تھی وہ معصوم انصاف کی متلاشی رحم وفضل کی طلبگار تھی۔

اب فیصلہ اسے کرنا تھا قدم گھسیٹتے ہوئے وہ راج کے سامنے آئی وہ گردن نیچے جھکائے مجرموں کی طرح کھڑا تھا اس کی نظریں زمین پر جم گئی تھی۔۔

تڑاخ۔۔۔تڑاخ۔۔۔۔تڑاخ کی آوازیں بلند ہوئیں ایک, دو, تین, چار ٹھپر راج کے چہرے پر جڑ ڈالے اچانک ہوئے افتاد کے لیے وہ قطعی تیار نہ تھا سرخ ہوتے گال پر ہاتھ رکھے برق روی سے

سر اٹھایا کوئی وہم یا خیال بھی چھو کے نہ گزرا تھا کہ مائی بھی اس بھیڑ کی شان بنی سارا تماشہ سے لطف اندوز ہو رہی ہو گی۔ زبان اکڑ گئی شرمندگی ندامت کے باہمی ملاپ سے آنکھیں خود بخود جھکتی ہی چلی گئیں

بس "ایک وہی ذی روح چاچی کے سجائے شغل میلے کی جو کر بن کر کھڑی رہی تماشائی طنز بھری نظروں سے القابات سے نوازتے رہے نہ سر پہ آسمان تھا نہ پیروں کے نیچے زمین لیکن پھر بھی جیتی آرہی تھی۔ "

مگر "آج اس سے اس کی آخری چیز بھی چھن گئی تھی اس کی عزت اس کا کردار دور کسی جنگل میں پڑی لاوارث لاش کے جسے بڑی بے دردی سے چیل, کوے نے اپنی نوکیلی چونچ سے نوچ کھسوٹ کر کھا رہے ہوں۔

ماں کے الفاظ دماغ پر ہلتے پردے کے پیچھے گردش رواں ہوئے یہ دنیا تیرا تماشہ لگائے گی پر تجھے تماشہ نہیں بننا اسی نقطے کے گرد اس کی سوچ اٹک گئی ریورس کے بٹن کی طرح ایک ہی بات گونج رہی تھی ماں کی نصیحت کو اس نے اپنے ذہن میں آئے شیطانی وسوے میں رنگ میں رنگ ڈالا نصیحت کو غلط رنگ دے کر وہ برق رفتاری سے لوگوں کو ڈھکیلتی بھیڑ سے باہر بھاگی تھی۔"

سب کھڑے کھڑے دیکھتے رہ گئے تبھی کامی اور شیخو دوڑے دوڑے آئے تھے

"راجے بھیا! سندس بھاگی کنوئیں کی طرف بھاگی ہیں وہ دونوں ایک ہی سانس میں بول گئے"

"افف میرے خدا!" مائی نے ڈھل کر کر سینے پر ہاتھ رکھا سندس کی رفتار سے تین گناہ زیادہ تیز راج کی رفتار تھی ہوش و خرد سے بیگانہ وہ اندھا دھند بھاگ رہا تھا

پھٹا ہوا برقعہ جو چاچی کے ہاتھوں درگت بن کر پھٹ گیا تھا, شل ہوتے اعصاب لیے وہ فہم و فراست سے دور بس بھاگے جا رہی تھی۔

راج نے لب بھینچے ہوئے تھے اس کے پیچھے کامی اور شیخو بھاگے تھے اور ان کے پیچھے پیچھے مائی اور نظاالدین۔۔۔۔

کنوئیں پر پہنچ کر وہ لمحہ بھر کو ٹھہر گئی مگر پیچھے آتے راج کی آوازوں نے اس میں ان دیکھی طاقت توانا کر دی "مجھے تماشہ نہیں بننا یہ سوچ شیطان کے منصوبے کو کامیابی کا عزم دینے پر صادر تھی۔" اور پھر اس نے چھلانگ لگا دی وہ کوئیں کے اندر کو ڈپڑی وحشت زدہ روح قابض ہو جانے کے خوف سے اٹ آنے والی دلدار چیخ کنوئیں میں گونجی دور دور تک سناٹا طاری تھا وقت ساکن ہو گیا کتنے ہی لمحے ایک ساتھ خاموشی کی نظر بیت گئے۔

دماغ بیدار ہوا اس نے اپنے وجود کو ہوا میں جھولتا ہوا محسوس کیا

"کیا موت اتنی آسان ہوتی ہے؟"

آنکھیں کھل گئی بازوؤں میں درد محسوس ہو رہا تھا خوف زدہ نظریں اور گردن بیک وقت اوپر کی جانب اٹھی جہاں اس کے دونوں ہاتھ دشمنِ جان کے ہاتھوں میں قید تھے۔

وہ اپنی تمام تر طاقت اور ہمت متجمع کیے اسے نیچے گرنے سے روکے ہوئے تھا

"کیا موت بھی اس سفاک انسان کے رحم کرم پر ہے؟"

دل نے سوال کیا۔

"نہیں! زندگی اور موت دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے ہم کون ہوتے ہیں حرام موت مرنے والے۔ "

دل اور وجود خوف سے لرز گیا پاؤں مسلسل حرکت پر آماہ تھے۔

"یااللہ! مجھے معاف کر دے میں ناقابل معافی گناہ کرنے جا رہی تھی۔"

"یاخدا! مجھے بچالے میں حرام موت مر کر بھٹکنا نہیں چاہتی تیرے دیدار سے محروم نہیں ہونا چاہتی بے ساختہ لبوں پر دعائیں مچلنے لگی۔"

راج اسے اوپر گھسیٹنے کی کوششوں میں سرگرداں تھا تبھی کامی اور شیخور سی لے آئے تھے۔

راجے بھائی ہمت نہیں ہارنی ہم آگئے ہیں راج کی انتھک کوشش اور اس کے دوستوں کی مدد سے وہ سندس کو باہر نکالنے میں کامیاب ہو چکا تھا۔

مگر اوپر آتی سندس کا سر کنوئیں کی منڈیر سے بڑی زور سے ٹکرایا تھا پل بھر کو دماغ معاؤف ہوا خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ کر ہوش سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

"درد سی مرے مقدراں وچ

میں شکوہ کر کے کی کردہ؟

جدوں مینوں جینا نہیں آیا

میں موت وہ منگ کے کی کردا؟"

"مست ملنگ بابا غصیلی آواز میں گاتے رقص کرتے جھوم جھوم کر زمین پر پاؤں پٹختے قدموں کی تیز دھمک سے ڈھول اڑی"

" برگد کا توانا مضبوط درخت بھی ملنگ بابا کے جلالی روپ سے لرزا کھا گیا "

"شکوہ زبان پر دم توڑ گیا دل سے نکلی آہ نے آسمان پر سفر کیا"

"زوروں کی تیز ہوا چلی مٹی کا طوفان اڑا"

"اے حقیر مٹی سے پیدا کیے غرور و تکبر سے لپٹے ہوئے انسان تیری کیا اوقات؟

"وہ اپنے غضب پر آجائے تو ہلکی سی پھونک سے اڑادے"

"یہ تو حکم ربی ہوا تھا فرشتے نے حکم کی تکمیل کی تیز ہوا آندھی کی شکل ڈھارے آئی"

کلو! لگتا ہے آندھی آئی ہے تو چھت سے کپڑے اتار لا ورنہ سب مٹی مٹی ہو جائیں گے چاچی صحن کے وسط میں کھڑی چلائی تھی...

کلو ٹھہری صدا کی ڈھیٹ جواب ندارد

ملو تو ہی اتار لا چھت سے کپڑے

ملو نے اماں کی آواز سنی تکیے میں منہ چھپالیا کمبخت ماریوں کے کانوں پر جوتک نہ رینگیں بڑبڑاتی ہوئی خود ہی زینہ چڑھ گئی ہوا کی شدت میں تیزی در آئی اور چاچی کی دلخراش چیخ تھی جو کلو اور ملو کو اٹھنے پر مجبور کر چکی تھی۔

چاچی تیز کرب زدہ ہوا کی تاب نہ لا سکی کسی پانی بھرے گیلن کی طرح لڑھکتی ہوئی نیچے فرش پر پڑی تھی۔

"زمین کے اوپر اکڑ کر چلنے والے انسان خدا کی لاٹھی بے آواز ہے یتیم بے سہارہ کے دل سے سسک سسک کر نکلتی آہیں خالی نہیں جاتیں۔"

میرے مولا میرے خدا رحم کرنا ہوا اور مٹی کا طوفان مائی کے کھلے صحن میں جلوہ افروز تھا خوف زدہ ہو کر جنبش کرتے لبوں سے رحم کی دعا نکلی

یہ کوئی روایتی شادی تو تھی نہیں لہذا نہ عجلہ عروسی سجایا گیا نہ ہی کوئی ڈھول تاشے بجائے گئے بلکہ ایسا لگ رہا تھا جیسے کسی جان لیوہ حادثے کے بعد سب کچھ لٹ لٹا کر خالی ہاتھ گھر پہنچے ہو

سانسوں کی آمد و رفت برقرار تھی دل آئستہ آئستہ دھڑک رہا تھا نبض چل رہی تھی آنکھیں پھٹی تھی چہرہ سفید لٹھا ہوا تھا وہ اپنا جیتا جاگتا وجود گھسیٹ کر چل رہی تھی اس کا سارا وزن دھان پان سی مائی کے اوپر تھا مائی کو کافی دکت ہو رہی تھی اسے ساتھ لے کر چلنے میں وہ تھک چکی تھی بمپشکل مائی نے جیسے تیسے کر کے اسے مسہری پر لا کر لٹایا دیا چادر اس کے وجود پر ڈالی آندھی زور و کی ہے میں زرا سل کے نیچے جھاڑو دبا آؤں یہ مائی کا ٹوٹکہ تھا وہ کمرے سے باہر گئی سل کے نیچے جھاڑو دبا کے واپس الٹے پیر کمرے میں آئی تھی۔

تھک۔۔۔۔۔ تھک دروازہ پر دستک ہوئی

کون ہے؟ ڈاکٹر صاحب آگئے ہیں

ہاں ٹھیک ہے اندر بھیج دو نظام الدین نے ڈاکٹر کو اندر جانے کا اشارہ کیا اور خود دروازے کی اوٹ میں کھڑے ہو گئے حجاب لازم تھا۔

ڈاکٹر صاحب بچی ٹھیک تو ہو جائے گی؟ مائی نے بے قراری سے پوچھا سیٹسکوپ گلے میں ڈالا بی پی کا آلہ بند کیا اپنے ہمراہ لائے بکسے نما بیگ میں رکھ کر زپ لگائی مائی جواب کے انتظار میں صبر کا دامن تھام کر کھڑی رہی ڈاکٹر صاحب کی کاروائی دیکھتی رہی ان کا بی پی بہت زیادہ لو ہے ذہنی حالت بھی کافی خراب ہے فلحال انجیکشن دے دیا ہے انہیں آرام کی اشد ضرورت ہے اور یہ دائیوں کا نسخہ لکھ دیا ہے طبیعت میں سدھار نہ آئے تو منگوا لیجیے گا باقی اللہ شفا دینے والا ہے پیشہ وارانہ مسکراہٹ اچھالی اور کمرے سے باہر نکل گئے۔

مائی نے بستر پر لیٹے وجود کو دکھ اور افسوس بھری نظروں سے دیکھا کم عمر چھوٹی نازک سی لڑکی تھی مائی نے بے ساختہ ہی اس کی پیشانی پر بوسہ دیا مائی کے کمزور وجود سے ماں جیسی مامتا کی خوشبو پھوٹ پڑی سندس کو ایسا لگا گرم ڈھکتے وجود پر ماں کا ٹھنڈے آنچل نے چھاؤں بخش دی ٹھنڈی چھاؤں تلے آنکھیں بند ہونے لگیں سن ہوتے دماغ کی بابت مائی چہرے میں اسے اپنی اماں کا عکس جھلملایا اندر گرتے آبشار کا ایک قطرہ گال پر لڑھک آیا نیند مہربان ہو گئی اپنی آغوش میں بھر کے دنیا پر بے خبری کا پردہ ڈال کر وہ پر سکون نیند سو چکی تھی اور مائی نہ جانے کب تک ایسے ہی بیٹھی رہی۔

❁❁❁❁****❁❁❁❁

کمرہ نیم تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا وہ دیوار سے پیٹ ٹیکے بیٹھا تھا کبھی گھٹنوں پر سر رکھ دیتا تو کبھی اذیت سے دوچار ہو کر سر کی پشت دیوار پر مارنے لگتا جبکہ کتنی ہی بار دیوانہ وار چیخا تھا خالی اور بند کمرے میں اس کی چیخیں دیواروں سے سر ٹکرا کر واپس پلٹی کانوں میں گونجنے لگتی اسے لگا دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی اپنی ہی نظروں میں اپنا آپ گر چکا تھا اپنے وجود سے اٹھتی کراہت کی بو نے اسے احساس جرم کی چادر میں لپیٹ کے رکھ دیا اب صرف پچھتانے کے سوا کیا باقی بچا تھا؟

وہ تو اول روز سے ہی نقاب پوش کو چھپ چھپ کر دیکھتا تھا اپنی بے چین آنکھوں اور بے قرار دل کو فیض کرتا آیا تھا مگر کبھی غلط ارادے یا بدنیتی سے اس کے راستے میں دیوار بن کر کھڑا نہیں ہوا تھا۔

راج نے شراب اتنی نہیں پی تھی جتنی وہ پینے کی اداکاری کر رہا تھا دو سے چار گھونٹ اتار کر تن پھینک دیا تھا جب اس نے سندس کا راستہ روکا تب وہ پوری طرح اپنے ہواسوں میں تھا۔

سندس کے چہرے کا دمکتا حسن اسے ہوش سے بیگانہ کرنے لیے کافی تھا بلاشبہ وہ حسن کی دیوی کا حسن اسے نشہ آور کرنے میں قائل ہوا تھا۔

"نشہ صرف نشہ آور چیزوں کا نہیں ہوتا بلکہ ہر اس چیز کا نشہ ہوتا ہے جس کے آگے انسانی نفس زیر ہو جائے۔"

یہ بات ماننے میں قوی گنجائش نہیں کہ وہ کمزور نفس کا پجاری ثابت ہوا تھا ایک انہونی وقفے وقفے سے دل کے ایک کونے میں مچل رہی تھی کہ سندس اس کی دسترس سے دور کسی اور کی مکمل دسترس میں چلی جائے گی

اسی سوچ نے اس کی روح کو بری طرح جھنجور چکی تھی اور پھر کمزور لمحے میں نہر کے کنارے اس کا حسن زدہ چہرہ اس کے دل میں چھپے خوف کو ہوا کیا لگی شمع بھڑک اٹھی۔

کتنا کمزور لمحہ تھا اور میں کم ظرف انسان ثابت ہو گیا میں سر بلند کر کے اپنے نفس کے تابع ہونے کے بجائے گھٹنے ٹیک دیے غلام بن گیا یہ بھی نہیں سوچا کہ میری اس غیر اخلاقی حرکت سے ایک بے گناہ اور معصوم لڑکی کی زندگی سوالیہ نشان بن جائے گی

"راج تو قاتل ہے۔" خاموشی میں دل نے چیخ کر دہائی دی "ہاں میں قاتل ہوں اس کی عزت اور پاک کردا کا تُف ہے میرے مرد ہونے پر "

اب وہ بند کمرے میں بیٹھا اپنے گناہ کا اعتراف کر رہا تھا تبھی چڑرر کی آواز سے دروازہ کھلتا چلا گیا اور فرش پر پرچھائی دکھنے لگی آنے والے نفوس سے وہ باخوبی واقف تھا اس کے باوجود بھی اس کے ساکن وجود میں ہلکی سی جنبش بھی نہ ہو سکی جبکہ دل میں غدر اٹھ گیا۔

ہیولے نما سایہ تھا ہاتھ میں کچھ پکڑا ہوا اس کے قریب آتا گیا وہ سانس روکے ایک ہی مرکز پر نظریں جمائے بیٹھا رہا تو نے شراب پی؟ میرے راجا نے؟ کمرے میں مائی کی آواز چیخ کر رہ گئی جیتے

جی کبھی تیرے باپ نے حرام نہیں کھایا نہ ہمیں کھلایا تیرے باپ کے مر جانے کے بعد میں نے بھی حرام کا ایک لقمہ تیرے حلق سے نیچے نہیں اترنے دیا پھر تو کیسے مجھے چکمہ دے گیا وہ بدک کر اٹھا تھا مائی مجھ سے غلطی ہو گئی۔

غلطی؟؟؟؟ سوالیہ انداز تھا گناہ کیا ہے تو نے نامراد مائی نے ہاتھ میں پکڑے لکڑی کے ڈنڈے سے ایک زوردار ضرب راج کے بازو پر لگائی۔

معاف کر دے مائی نم ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس نے ہاتھ باندھنا چاہے تبھی مائی نے اس کے دوسرے بازو پر ایک اور ضرب داغ دی ساری عمر سایہ بن کر تیرے ساتھ چلتی رہی, دنیا کی اونچ نیچ سے بچا کے رکھا, اچھائی اور برائی کا فرق سکھایا, ماں اور باپ کے دونوں کا کردار نبھا کر تیری پرورش کی, دنیا کی ہر میلی اٹھنے والی آنکھ کو میں نے تجھ سے پہلے اپنے اوپر لیا اس دن کے لیے؟

مائی۔۔!! بے سود سی فریادیں تھیں مائی ضرب لگاتی جاتی اور بولتی رہی

وہ چھبیس برس کا مرد بلا کسی تک و بید کے مار کھاتا رہا یہاں تک مائی تھک ہار کر بیٹھ گئی وہ بے بسی سے تڑپ کر مائی کے ساتھ بیٹھ گیا

"ایک انڈا وہ بھی گندا" جب دنیا والے تجھے کہتے تو میرا دل پسیج جاتا مانوں یوں محسوس ہوتا دنیا والے میری ممتا کو گالی دے رہے ہیں اس نے سسک کر سر اٹھایا تھا مائی کا چہرہ یک دم سپاٹ تھا۔

سارا قصور میرا ہے نہیں مائی اس نے تڑپ کر جھکا سر اٹھایا ہاں سارا قصور ہی میرا ہے اب مائی اس کی آنکھوں میں ڈال کر بولنے لگی تجھے آزادی دینی ہی نہیں چاہیے جو مرد ایک عورت کی عزت کرنا نہیں جانتا زمانے بھر میں اس کی رسوائی کا سامان کرتا پھرے میری نظر وہ مرد نہیں بلکہ ایک معاشرتی حیوان ہے وہ بے لگام جانور جسے اس ڈر سے زنجیروں سے جکڑ باندھ کر رکھا جاتا ہے کھلا چھوڑ دیا جائے تو شہر میں تباہی مچاتا پھرے گا تجھے کھلا چھوڑ کر میں نے بڑی غلطی کی تو بھی اسی لائق تھا تجھے بھی زنجیروں سے جکڑ کر باندھ کر رکھتی تو آج یوں ایک عورت کی عزت کو سر عام نہ اچھالتا ۔۔۔۔آج مجھے یوں تباہی کے دہانے پر نہ کھڑا کرتا۔۔۔۔۔

وہ مائی جو اسے راجا بیٹا کہتی تھی آج اسے حیوان کے کہی رہی تھی شرم سے ڈوب مرنے کا مقام تھا اس کے چاروں اور شرم ساری تھی وہ چاہا کر بھی نظریں اٹھانے کے قابل نہیں رہا تھا یہ دن دیکھنے سے اچھا تھا کہ میں مر جاتی میں مر کیوں نہیں گئی؟

یارب مجھے اٹھالے اس دنیا سے ایسی اولاد سے میرا پردہ ڈھانپ دے مجھے ہی مر جانا چاہیے مائی روتی آپے سے باہر ہوتی دونوں ہاتھوں سے اپنا سر اعر منہ پیٹے گئی کتنا دکھ تھا مائی کے لب و لہجے میں انتہا کا کرب تھا ان کی آواز میں

مائی ! وہ لپک کر مائی سے لپٹ گیا مائی معاف کر دے معاف کر دے اپنے راجا کو نہیں ہے تو میرا راجا آج سے تو مر گیا تو میرے لیے میں سمجھ لوں گی پہلے تیرا باپ مر گیا تھا اور اب تو مر گیا

راج بے دم سا ہو کر مائی کا چہرہ دیکھنے لگا جا نکل جا میرے گھر سے کمزور مائی کے وجود میں برق رفتاری کہاں سے آئی تھی جو اسے ڈھکے دے کر باہر کی جانب ڈھکیل رہی تھی۔

میں کہیں نہیں جاؤں گا تجھے چھوڑ کر پھر چاہے تو مار مار کر میری جان ہی کیوں نہ لے لے وہ چھوٹے بچوں کے جیسے مائی کے پاؤں سے چمٹ گیا نہیں جاؤں گا کہیں نہیں جاؤں گا وہ فیصلہ کن انداز میں بولتا مائی کے قدموں سے لپٹا ہوا تھا

اگر تو اس گھر سے نہیں نکلا تو میرا مرا ہوا منہ دیکھے گا بے ساختہ اسکی گرفت چھٹ گئی مائی کا چہرہ کسی بھی قسم کے تاثرات سے عاری تھا اس نے بے یقینی سے مائی کو دیکھا اور بھاگ کر اندر سے ڈنڈا اٹھا لایا اور ڈنڈے والا ہاتھ مائی کے سامنے کیا یہ لے اور مار لے جی بھر کے مار

مار۔۔مار کر میری چمڑی اڈھیر دے یہاں تک کے میری جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دال پھر چاہے میری جان ہی کیوں نہ لے لے تیری قسم مائی میں اف تک نہیں کروں گا لیکن میں تجھے چھوڑ کر نہیں جاؤں گا تیرا راج مر جائے گا مائی تیرے بغیر مر جائے گا وہ مچل رہا تھا تڑپ رہا تھا

میرا کوئی بیٹا نہیں ہے آج اور ابھی میں تجھے اپنی زندگی سے بے دخل کرتی ہوں ہاتھ سے ڈنڈا چھوٹ کر فرش پر گر گیا بے یقینی سے آنکھیں پھٹ گئیں تھیں۔

مائی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر دروازے سے باہر نکال دیا وہ مزاحمت بھی نہ کر سکا دروازہ بند کیا کنڈی چڑھائی دروازے سے ٹیک لگائی ضبط کیے آنسو بہانے لگی

وہ بے آواز رو رہی تھی تو دروازے کے دوسری پار دہلیز پر بیٹھا رو رہا تھا فریاد کر رہا تھا مائی ایک بار اندر آنے دے جیسا تو کہے گی ویسا کروں گا بس ایک بار معاف کر دے اپنے راجے کو مائی! وہ زور زور سے دروازہ بجا رہا تھا پر آج مائی اپنے دل پر پتھر رکھ چکی تھی۔

رات کے پہلے پہر شور شرابہ سن کر آس پڑوس کے لوگ گھروں سے باہر نکل آئے

نظام چاچا مائی سے کہو نا مجھے گھر سے نہ نکالے چاچی تمہاری تو بہت بات مانتی ہے مائی اسے کہوں نہ اپنے راجا کو معاف کر دے جہاں نظام چاچا نے سر جھکایا تھا وہی چاچی بھی دو قدم پیچھے ہو گئی تھی۔

کامی اور شیخو کے کاندھے پر اس نے اپنے دونوں ہاتھ رکھے تم میرے دوست ہو ناں؟ سمجھاؤ نا مائی.....

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ دونوں نے اس کے ہاتھ اپنے کاندھے سے ہٹا دیے اور خاموشی سے گھر کے اندر چلے گئے راج فق چہرہ لیے دیکھتا رہا آخری نظر اس نے دیکھا بھوری بلی کن انکھیوں سے اسے دیکھ رہی تھی لوگوں کی لعن طعن سنتا ہوا خاموشی سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا جا رہا تھا جاتے وقت پیچھے مڑ کر بند دروازے پر آخری نظر ڈالنا نہیں بھولا تھا۔

آفتاب نے گریبان مشرق چاک کیا سورج چھتری کی مانند کھل گیا مولوی صاحب نے گھر میں قدم رکھا تو چار سو پھیلی سوگواریت نے ان کا استقبال کیا

سکینہ استانی!"اللہ کی رحمت سے یوں مایوس نہیں ہوتے اسے برا لگتا ہے جب اس کے بندے مایوسی کی چادر اوڑھ کر بیٹھ جاتے ہیں۔"

سکینہ استانی چارپائی پر بجھی بجھی سی بیٹھی تھیں چارپائی کے پائے کے ساتھ چائے کا بھاپ اڑاتا پیالہ رکھا تھا دکھی نہ ہو تو کیا کروں معصوم سی بچی تھی بڑا ظلم ہوا اس کے ساتھ مولوی صاحب انہوں نے گردن ترچھی گھمائے انہیں مخاطب کیا امید کا جگنو اس کی ہتھیلی پر رکھ کر رخصت کیا تھا مجھے کیا خبر تھی ایک مصیبت پر دوسری مصیبت ٹوٹ پڑے گی جگنو کی ٹمٹاہٹ سے اس کے گلابی گال کیسے دمک اٹھے تھے بار بار خیالوں میں اس دمک زدہ چہرہ آرہا ہے مجھے تو اس معصوم پر بیتے دکھ غم زدہ کر رہے ہیں۔

اب کیا کر سکتے ہیں ہم میں نے بھی بہت کچھ سوچ رکھا تھا سندس بیٹی کی لیے مگر جیسے رب کی مرضی مولوی صاحب نے گردن آسمان کی جانب اٹھا کر کہا نہ جانے اور کتنے دکھ لکھے ہیں اس یتیم بچی کے نصیب میں

ظہرہ کا بیٹا اول درجے کا آوارہ ہے اوباش لڑکوں میں اس کی بیٹھک ہے سنا تھا نشہ بھی کرتا ہے مگر اب تو ساری دنیا کے سامنے آچکی ہے اس کی اصلیت مجھے تو اس کی چاچی پر حیرت ہے بیٹیوں والی ہے اسے زرا رحم نہیں آیا اللہ غارت کرے اسے۔

بس استانی جی! بس کیجیے "اللہ کو برا لگتا ہے اس کے بندے اسی کے بندوں کو بد دعا دیں "

مولوی صاحب نے استانی جی کی زبان پر تالا لگا دیا اور افسوس کی بات تو یہ بھی ہے کہ آپ کب سے اس "رب کی رحمت سے مایوس ہونے لگیں وہ اپنے بندے سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے وہ اس کا نصیب خراب لکھ ہی نہیں سکتا یہ مصیبتیں نہیں آزمائش ہیں اللہ کی طرف سے اپنے خاص بندوں کے لیے آتی ہیں جنہیں وہ چن لیتا ہے تو آزمائش کی بھٹی میں ڈال دیتا ہے اور مت بھولیے استانی جی بھٹی میں پک کر ہی کوئلہ کندن بنتا ہے یقین کامل رکھیے جتنی کڑی آزمائش ہو گی بعد میں زندگی میں ستر گناہ راحتیں ہی راحتیں نصیب ہوں گی"

مولوی صاحب کے سمجھانے پر وہ گردن ہلا کے بولی تھیں ان شاءاللہ ان شاءاللہ جواباً مولوی صاحب بھی بولے تھے۔

۞۞۞۞****۞۞۞۞

اٹھ جاگ کھڑا رے مار نئیں, ایہہ سُون ترے درکار نئیں

کتھے ہے سلطان سکندر؟ موت نہ چھڈے پیغمبر

سبے چھڈ چھڈ گئے اڈمبر, کوئی ایتھے پائدار نئیں

جو کچھ کر سکیں, سر کچھ پا سیں, نئیں تے اوڑک پچھوتا سیں

سونجی کونج ونگوں کرلا سیں, کھنباں باجھ اڈار نئیں

بلھا شوہ بن کوئی ناہیں, ایتھے اوتھے دوئیں سراہیں

سنبھل سنبھل قدم ٹکائیں, پھیر آؤن دوجی وار نئیں

اٹھ جاگ کھڑاڑے مار نئیں, ایہہ سُوَن ترے درکار نئیں

رات کا آخری پہر اپنے دامن میں بھری تمام تر رحمتیں اور برکتیں بکھیر کہ الوداع کی دہلیز پر قدم رکھے ہوئے تھا اللہ والے لوگ جاگے اٹھے تھے اور بد قسمت لوگ اللہ کی رحمتوں اور برکتوں سے غافل اوندھے منہ پڑے تھے

ملنگ بابا کی پر کشش آواز اس کی گہری نیند میں اچھا خاصا خلل ڈال چکی تھی وہ دونوں ہاتھوں سے آنکھیں مسلتا ہوا اٹھ گیا پیٹ میں درد کی لہر نے کھل کر انگڑائی لی تو منہ سے کراہ نکل گئی ہاتھ بے ساختہ پیٹ پر ٹھہر گیا "ہم انسان بڑے کم ظرف ہیں اپنے مقاصد کے حصول کے لیے حرام کو حلال ناجائز کو جائز قرار دینے میں رتی برابر بھی تکلف نہیں کرتے اور اس پر عمل کر بیٹھتے ہیں۔"

اووور پھر بعد میں ملنگ بابا نے گردن ترچھی گھما کر اس مفاد پرست انسان کو دیکھا جو کھلی آنکھوں اور پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ باخوبی انہیں ہی دیکھ رہا تھا ندامت ہی ندامت، شرمساری ہی شرمساری وہ جھوم جھوم کر بولتے ہوئے اپنے آپ میں مست ہو چکے تھے ہونٹوں پر پھیلی دھیمی سی مسکان بہت کچھ واضح کر رہی تھی۔

وہ جو ملنگ بابا کا کلام سن کر پراسرار کی کیفیت میں مبتلا ہوتا کھنچا چلا آتا تھا آج اسے ان کا کلام زہر لگ رہا تھا کان لپیٹے منہ پر خاموشی کی پٹی باندھ کر لیٹ گیا

اب تیری مزید نیند بے کار ہے وقت آن پہنچا ہے اڑان بھرنے کی تیاری کر سفر تو اب شروع ہوا ہے منزل پر پہنچا ایک کٹھن امر ہے اس کی آنکھیں کھل چکی تھیں مگر کروٹ نہ بدلی یہ قانون قدرت ہے ہے جو اس دنیا میں بویا ہے وہی کاٹ کے جاؤ گے۔

افففف۔۔۔!!!اب آپ تو شروع مت ہو جائیں یہ دن دیکھنا بھی باقی رہ گیا تھا کہ اب ملنگی بابا بھی اپنا درس دیں گے وہ حقارت آمیز لہجے میں بولا ملنگ بابا کو غصہ آگیا اللہ سے ڈر, اللہ کے غضب سے ڈر مت بھول اگر وہ الرحمن ہے تو وہ القھار بھی ہے ملنگ بابا کی سخت غصیلی آواز راج کو اندر تک نچوڑ چکی تھی ایک عجیب قسم کا خوف اسے اپنے آس پاس منڈلاتا ہوا محسوس ہوا وہ اٹھ کے کھڑا ہوا پاؤں میں چپل اڑسی ایک قہر بھری نظر بابا ملنگ پر ڈالی اور رخ موڑ گیا۔

حق اللہ ایک باآواز بلند صدا لگائی جو آگے چلتے راج کی سماعتوں سے تکڑائی "بے شک پاک ہے وہ ذاک جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے ہمارے ذمے ہے حق کا پرچم سربلند رکھنا آخری دم تک حق کا بول بالا رہے گا۔"

حق اللہ ملنگ بابا ایک بار پر جھوم اٹھے۔

❁❁❁❁****❁❁❁

گھر کے چاروں کونوں پر سوگواریت پھیلی تھی رات اٹھی آندھی سے پورا گھر ہی الٹ پلٹ گیا تھا مائی کی طبیعت اجازت نہ دے سکی کہ وہ گھر کی صفائی ستھرائی کر سکیں رو رو کے آنکھیں سوجھ چکی تھی سر میں درد تھا مائی نے کوئی پانچویں یا چھٹی بار کمرے میں جھانکا تھا وہ ایک ہی زاویے پر لیٹی سو رہی تھی مائی نے فکر مندی سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور ایک طویل سانس لے کر واپس مڑ آئیں دو قدم ہی بڑھائے تھے کہ انہیں زور کا چکر آیا انہوں نے دروازہ تھام لیا وہ گرتے گرتے بچی

پیشانی مسلتے ہوئے وہ سوچ رہی تھیں کہ آج گرمی بہت زیادہ ہے شاید اسی لیے چکر آرہے ہیں۔

جس دل سے مائی نے اپنے لخت جگر کو رات کے اندھیرے میں گھر سے باہر نکالا تھا اسی وقت سے ایک لمحہ بھی سکون کا نصیب نہ ہوا تھا جتنی وہ بے چین تھی اتنا ہی وہ بھی بے قرار تھا۔

نہر کنارے غم کی تصویر بنا بیٹھا تھا قدرت کے مصور نے سارے دکھی رنگ اس منظر میں بھر دیے تھے وہ نہایت دلگرفتہ اور دلگیر پیکر بنا بیٹھا تھا کل اسی جگہ ان چاہے لمحے دماغ کے پردے پر فلم کی طرح چل رہے تھے کیسٹ اٹک گئی تھی بار بار ریپیٹ ہو کے ایک ہی سین کی جھلکیاں دکھا رہا تھا اس کا رونا بلکنا تڑپنا سوچ سوچ کر شدت گریہ سے چہرہ سرخ ہو رہا تھا, دماغ کی رگیں تنی ہوئی تھی, ہونٹ کو باہم آپس میں ملائے ضبط کے کڑے مراحل میں تھا صبح سے بھوکا پیاسا سڑکوں کی خاک چھان رہا تھا گھر جانے کی نہ اس میں ہمت تھی نہ ہی جستجو مائی کے سخت الفاظ اس کے قدموں سے جو لپٹ گئے تھے وہ بے بس ہوا رات کامی اور شیخو کے بدلے بدلے تیوروں نے اس کے دماغ کی بچی کچی بتی کا فیوز اڑا دیا تھا اک آس اک امید تھی کہ نہر پر شاید کامی اور شیخو سے ملاقات متوقع ہو مگر اس کا یہاں آنا بے کار رہا۔

آنکھیں پھٹ سے کھلیں تھیں وہ بے جان جسم اور سن ہوئے دماغ سے چھت کو گھور رہی تھیں اوپر چلتے پنکھے کی گول ٹکیا میں اس کا عکس پھیل رہا تھا حلق سوکھ کے کانٹا ہوا پڑا تھا دھیرے دھیرے حواس بحال ہونے لگے تو گزری قیامت کے خوفناک مناظر تازہ ہوتے چلے گئے۔

کھڑاک کی آواز سے دروازہ کھلا مائی کمرے کے اندر آئی

وہ بے سدھ بنا کسی حرکت کے لیٹی رہی

اٹھ گئی چل کچھ کھالے پھر تجھے دوا بھی تو کھانی ہے مائی اس پر جھکتی ہوئی محبت سے بولی

پلکوں کو جنبش دیے بغیر آنکھوں کی سفید پتلیاں مائی کے چہرے پر رکھ دیں

ایک عورت ہونے کی حیثیت سے میں تیرا دکھ سمجھ سکتی ہوں ہاں تیرا درد کم نہیں کر سکتی مگر تیرا دکھ تو بانٹ ہی سکتی ہوں ناں ابھی تیری صحت اچھی نہ ہے دماغ پر زیادہ بوجھ مت ڈال چل اٹھ جا میں روٹی لائی ہوں کھالے مائی کے بہت محبت اور اپنائیت سے پچکارنے پر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔

دیکھ میری بچی میں جانتی ہوں تیرا دکھ بہت بڑا ہے تجھے دینے کے لیے میرے پاس کچھ ہی لفاظی کا ذخیرہ ہے وہ کھلی آنکھوں سے مائی کے چہرے کو دیکھ رہی تھی پھر مائی نے اسے بٹھا کر پانی پلایا زبردستی دو چار لقمے اس کے منہ میں ڈالے بند ہوتی آنکھوں میں روشنی سی آگئی

شام ہوتے ہی کوشش کر کے اسے کمرے سے باہر نکال لائی چارپائی پر بٹھایا صحن کے مٹی سے اٹے فرش پر جابجا جامن کے پتے بکھرے پڑے تھے ایک کونے میں رکھے مٹکوں پر مٹی کی گرد جمی تھی پورا صحن پرانے کھنڈرات کا منظر پیش کر رہا تھا ایک رات میں ہی سب کچھ بدل گیا۔

وہ محسوس کر سکتی تھی رات جو آندھی چلی تھی کسی خوفناک منظر سے کم نہ تھی ایسے ہی ایک حشر اس کے دل میں بھی اٹھا تھا رات بڑے زور کا طوفان آیا تھا گرم چائے کی پیالی اس کے آگے رکھ

دی چائے پی لے سر کا درد ٹھیک ہو جائے گا انہیں کیسے پتہ میرے سر میں درد ہے اس نے سر اٹھا کر نم کرب زدہ آنکھوں سے مائی کو دیکھا۔

جب سے اٹھی ہے کئی بار ماتھا مسل چکی ہے مائی نے اس کی اٹھتی نظروں کا مطلب اخذ کرتے ہی جواب دیا وہ خاموشی سے چہرہ جھکا گئی آرام سے رہ اس گھر میں تیرے اور میرے سوا کوئی نا ہے اور جب تک تو نہیں چاہے گی کوئی تیسرا شخص گھر میں قدم بھی نہیں رکھ سکے گا تو چائے پی میں زرا یہ سب بکھیڑا سمیٹ لوں سارا دن سے طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی شام ہونے کی راہ تک رہی تھی ویسے بھی شام ہو بھی جائے تو دھوپ بھی اتنی جلدی کہاں جاتی ہے؟ خاموش ماحول کی خاموش فضا میں ایک طرف ماہی کی بڑبڑاہٹیں جاری تھی تو دوسری جھاڑو سے نکلتا ساز سَر سَر سَر۔

"کہاں چھپ کر بیٹھے تھے یار تم دونوں؟ "

میں تو سمجھا اصحاب کہف میں جا سوئے ہو جو شاید تین سو سال بعد ہی کھوتے سکے بن کے نکلوں گے

راج کی چہکتی آواز ان کے عقب سے نمودار ہوئی وہ دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

شیخو نے کامی کا ہاتھ پکڑ کر روکنا چاہا مگر کامی کے وجود میں سرخ خون تیز حرارت پر جوش مار رہا تھا

بہت دل چاہتا ہے کہ ایسے ہی کسی غار میں جا کر ہم اپنا منہ چھپا لیں اور جب اپنی ناہجار اشکال لے کر باہر نکلیں تو پرانے لوگ مر چکے ہوں کوئی ہمیں پہچانتا نہیں ہوں اور اگر ایسا نہیں ہو سکتا ناں کہیں سے تو چلو بھر پانی ہی نصیب ہو جائے اسی میں شرم سے ڈوب کے مر جائیں کامی راج کے اوپر غصے سے پھٹ کے پڑا تھا۔

راج حق دق کھڑا دیکھتا رہ گیا ان کی نظروں میں اپنے لیے حقارت بہت واضح تھی اس نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری دیکھو میں مانتا ہوں جو ہوا وہ بہت غلط تھا نہیں ہونا چاہیے تھا مگر ایک بار میری بات سنو وہ مصاحفت زدہ لہجے میں دو ایک قدم آگے بڑھا تو وہ دونوں دو قدم پیچھے ہوئے

راج بے یقین ہوا حیرت کا شدید جھٹکا تھا وہ دوست جو دوست کم بھائی زیادہ تھے ایک دوسرے کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چلا کرتے تھے آج اس سے دور ہوئے تو دل کے اندر کچھ چھن سے ٹوٹا تھا پتہ ہے بہت زیادہ ناراض ہو تم دونوں مائی بھی بہت زیادہ خفا ہے مجھ سے مگر تم پریشان مت ہو میں ہوں ناں۔۔۔؟ میں سب ٹھیک کر دوں گا اپنے چوڑے سینے پر ہتھیلی رکھ کر بولا

کیا ٹھیک کر دے گا؟ بول۔۔۔؟ ہماری دوستی ٹھیک کر سکتا ہے۔۔۔؟ جہاں بھر میں ہوئی ہماری جگ ہسائی۔۔؟ اپنے مدہوش پن میں جس عورت کی عزت کو بیچ چوراہے پر لتاڑا ہے تو نے اسکی عزت واپس لا کے دے سکے گا۔۔؟؟

کیا ٹھیک کر دے گا؟؟؟ یہ سب کچھ ٹھیک کر سکتا ہے؟ کامی کے ہاتھ راج کے گریبان پر تھے راج کو شاک لگا یہ صرف تیری بھول ہے اب تو کچھ ٹھیک نہیں کر سکتا کچھ بھی سمجھا!!!! وہ راج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غرایا

"جن سے محبت کی جاتی ہے ناں ان کی عزت کو بھرے شہر میں رسوا نہیں کرتے اور تو نے کیا کیا اپنی ہی محبت کا ہاتھ پکڑ کر اسے صحرا میں لا کر کھڑا کر دیا جہاں سر کے اوپر سلگتا آسمان ہے تو پیروں کے نیچے تپتی ہوئی زمین وہ پاؤں رکھے بھی تو کہاں رکھے؟ "

یہ کیسا آشکار کر دیا تھا کامی نے راج کے اوپر اس کی حالت غیر ہونے لگی ارے کیسی بدبخت اولاد ہے تو زرا رحم نہ آیا مائی پر کیسے سہے گی وہ دنیا کے طعنے؟ اور رہی بات ہماری۔۔۔۔۔۔ تو وہ طنزیائی ہنسا

تو نے ہماری دوستی کا حق ادا کر دیا اپنے ساتھ ہمیں اپنے جرم میں شراکت دار بنا کر جو ظلم اس لڑکی پر ہوا اور ہم کھڑے تماشہ دیکھتے رہے "ظلم ہوتے ہوئے دیکھنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے۔" ندامت سے نظریں کیا جھکی سر بھی جھک گیا

ایک بات اپنے دماغ میں اچھی طرح سے بٹھا لے کہ اب تیرے اور ہمارے درمیان کچھ باقی نہیں ہے حتی کہ ہماری دوستی بھی کامران کی سلگتی نگاہیں راج کے چہرے پر جمی تھی کچھ لمحے وہ آمنے سامنے کھڑے رہے پھر راج نے بے بسی سے جھکا سر اٹھایا تو وہ دونوں جانے کے لیے مڑے

"معاف نہیں کر سکتے ؟؟"ندامت سے لبریز آواز انہیں اپنی پیٹ پر نوکیلے تیر کی مانند چبھی شاید کر دیتے اگر بات صرف اپنی حد تک ہوتی تو معاف کر دیتے مگر نہیں بات رسوائی کی ہے کامی سنجیدہ تھا

شیخو نے اک نظر کامی کو دیکھا اور دوسری نظر راج پر ڈالی راجا بھیا بلاتا ہوں تمہیں بھائی کا مطلب سمجھتے ہو ناں؟ جانتے ہو راجا بھیا تم نے اپنے ساتھ ہم پر بھی ظلم کیا زمانے بھر میں ہماری بھی خوب جگ ہسائی ہوئی ہے پورے محلے والوں کے سامنے ابا نے جو چھترول کی وہ اپنی جگہ مگر دنیا والے جینے نہیں دیتے لوگوں کی لعن طعن سن سن کر کان پک گئے ہیں دل بھر گیا ہے۔

ایک بات کہوں؟اپنی عرضی لے کر اس کے پاس جاؤ جس کے تم مجرم ہو شاید وہ معاف کر دے وہ چلے گئے راج کو آئینہ دکھا کر اس کے وجود کو ساکت و جامد کر گئے اس کے چاروں اور تاسف ہی تاسف منڈلانے لگا۔

❁❁❁❁*****❁❁❁

"جگ چھوٹے۔۔۔۔مگر یار نہ روٹھے "

جو بھی کہہ گیا سچ کہہ گیا وہ کچھ بہکا بہکا سا, بکھرا بکھرا سا, ٹوٹا ٹوٹا سا لگا

مست ملنگی بابا نے اسے نظر بھر کے دیکھا اور مسکرائے چاند اپنے پورے جوبن پر تھا چاندنی بھی کھل کر مہکی تھی وہ دانستہ نادانستہ طور پر صحیح ٹھکانے پر پہنچ گیا تھا جیسے پنچھی اپنے نشیمن سے جا ملا ہو میں یہاں آنا نہیں چاہتا تھا میرا یقین کریں وہ انہیں واقعی یقین دلا رہا تھا پھر میرے قدم خود بخود اس راستے پر چل کر آئے ہیں کیوں؟؟ ایسی کونسی کشش ہے جو مجھے یہاں کھینچ لائی ہے؟ میرا گریبان چاک ہے, میرا دامن پھٹا ہوا ہے اب تو یہ جیب بھی پھٹ گئی مائی نے سوئی ڈھاگے سے سیا تھا بہت مضبوط دھاگہ تھا پر نہ جانے یہ کیسے اڈھڑ گئی اس کی گفتگو میں کوئی ربط نہیں تھا مگر ملنگ بابا اس کی بے ربط گفتگو کا تانہ بانہ بن رہے تھے۔ الجھے ملگجے سے بال تھے شاید کافی دنوں سے نہایا نہیں ہے کپڑے میل کچیل سے اٹھڑے پڑے تھے وہ اس دن سے ایک ہی لباس میں تھا لہجہ بوسیدہ مائی نے منہ کیا موڑا دنیا کی حقیقت اس پر آشکار ہو گئی دوست روٹھے تو پلٹ کر دوبارہ نہ دیکھا نہ کوئی گھر بار تھا نہ کوئی پختہ ٹھکانہ بھوکا پیاسا پھرتا در در کی خاک چھان کر در بدر رہا وہ بے بس کمزور بے سروسامانی دنیا والوں کے طنزیائی باتیں ان گنت دنوں کی فراق کے بعد بابا ملنگ کے سامنے برگد کے درخت سے پشت ٹیکے بیٹھا تھا تھکا تھکا سا ہارا ہوا

پراسرار گہری خاموشی بلکل اس رات جیسی تھی پھر یکلت ہی ملنگ بابا کی چیرتی ہوئی آواز خاموشی کے سینے پر گھسنے لگی۔

"ہر شخص اپنے اپنے اعمال کا گروی ہے

قطرہ قطرہ مل کر دریا بنتا ہے

چھوٹی چھوٹی نیکی جمع ہو کر پہاڑ بن جایا کرتی ہیں

جب ہمارے بداعمال جمع ہو جائے تو انبار لگ جاتا ہے

کباڑیے کی دکان میں کباڑے کا ڈھیر لگا ہوتا ہے

لوگ اپنے گھروں سے فالتو کباڑہ, کچرا, ردی نکال کر کباڑے کو بیچ دیتے ہیں بدلے میں دو پیسے ملتے ہیں

ہم انسان اپنے بداعمال سے سمندر کی گہرائی برابر گناہ کا پہاڑ بنا لیتے ہیں اور پھر بہت جلدی ہی اس گناہوں کی گہرائی میں ڈوبنے لگتے ہیں بجائے اس کے ہم توبہ کا سودا کریں افسسسوس! خسارہ خرید لیتے ہیں سب مائع ہے سب مٹی ہے سب فاانی ہے"...

ملنگ بابا کی گفتگو سے منجمند آنکھوں میں ارتعاش پیدا ہوا

"جسم ہے تو روح ہے"

"نیکی ہے بدی ہے "

"جہاں شر ہوتا ہے وہاں خیر ہے"

"جزا ہے تو سزا ہے" "گناہ ہے توبہ ہے"

"آدم ہے تو ابلیس بھی ہے"

"حضرت انسان ایک ہی کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا ہے فرق اتنا ہے کہ مصور نے الگ الگ سانچے میں ڈھال ڈال کر رنگ روپ چڑھا دیا"

وہ جز بز سا ہو کر ملنگ بابا کی طرف دیکھنے لگا

"ابلیس پہلے ابلیس نہیں تھا وہ فرشتہ تھا جسے اللہ نے آگ سے پیدا کیا پھر اس نے کیا کیا آدم کے آگے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا سب فرشتے آدم کے آگے سجدہ ریز ہو گئے مگر ابلیس کا تکبر بھڑک اٹھا غرور کی تہہ در تہوں میں ڈوبا ہوا تھا کہ وہ آگ سے پیدا ہے نوح آدم کے سامنے کیوں سجدہ کرے وہ کیوں بھول گیا؟ کہ اسے پیدا کرنے والی ذات سوہنے رب کی ہے جو شہنشاہ مالک ہے کل کائنات کا درخت سے گرتا پتہ بھی اس کے حکم کے تابع ہے۔"

اسی لمحے ہچکولے کھاتا ہوا پتہ درخت سے گرتا ہوا اس کے قدم بوس ہوا وہ نظر انداز نہیں کر سکا حکم بجالانا واجب ہے اس نے رب کے حکم کی نافرمانی کی اور وہ ابلیس بن گیا اس دن سے کے کر آج تک اور قائم ریتی دنیا تک وہ آدم کو بہکاتا آیا ہے اور آگے بھی بہکاتا رہے گا۔

اللہ نے بھی وعدہ کیا ہے کہ جب جب اس کا بندہ گناہ کر کے توبہ کرے گا تب تب میں اسے معاف کر دوں گا

"اپنے اندر بیٹھے منہ کھولے ابلیس کے منہ میں خوراک مت مہیا کر بدنیت ابلیس کی بھوک کبھی نہیں مٹے گی تو نے بھی اپنے اندر منسد پر براجمان ابلیس کو ہوا دے بیٹھا ہے۔"

اسے اندر سے کوئی چیز کاٹنے لگی تھی جیسے تیز دھار والا آڑا

ملنگ بابا نے گہری سانس لی اور اوپر گہرے نیلے سیاہ ان گنت رنگ والے آسمان کی جانب دیکھا

"حق اللہ"!

جاب اور وقت نہ گوا اڑان بھر لے کہیں ایسا نہ ہو آخرت میں نامراد ہی لوٹ جائے ان دیکھی تکلیف سے وہ اندر ہی اندر چیخ رہا تھا جو اسے اپنے وجود میں محسوس ہو رہی تھی جیسے واقعی کوئی آڑا اسے کاٹ رہا ہے.

****

اکھڑی ہوئی دیواروں کو ہلکے آسمانی رنگ کا چونا پوٹ کرا نہیں خوبصورتی سے آراستہ کیا تھا دیواروں پر چونا ہوئے تھوڑا ہی عرصہ ہوا چلا تھا سامنے دیوار پر سیاہ رنگ کا ایک پرانا فریم آویزہ تھا جس پر سنہری کلابتوں کے دھاگے سے اللہ ﷻ اور محمد ﷺ درج تھا۔

وہ فرش پر بیٹھی تھی لکڑی کی مسہری سے پشت لگائے اس کی نظریں کب سے فریم پر جمی تھی آنکھیں خشک بیابان جنگل تھیں مسجد سے عصر کی اذان کی آواز آنے لگی وہ بے خیالی میں چونک گئی

کمرے میں بنی محویت ٹوٹ چکی تھی شانے پر جھولتا ڈوپٹہ یک دم سر پہ رکھ لیا یہ راج کا کمرہ تھا جو اب سندس کا زیر استعمال تھا وہ اس کمرے میں ایک حد تک ہی محدود تھی کمرے میں موجود بقایا چیزوں سے اسے کوئی سروکار نہیں تھا اور نہ ہی کبھی اس نے کمرے میں موجود کسی چیز کو ہاتھ لگایا تھا۔

باہر سے مسلسل کھڑ پٹر کی آوازیں اٹھ رہی تھیں مائی کام میں لگی تھی گاہیں بگاہیں اسے کئی مرتبہ پکار بھی چکی تھی اس کی جانب سے جواب ندارد تھا۔

اذان ختم ہوئی تو وہ کمرے سے نکل کر صحن میں آئی کیاری کے پاس پیڑوں کے سائے میں چارپائی بچھی تھی مائی بیٹھی سبزی بنا رہی تھی اس باہر آتے دیکھ کر بھنڈی کاٹتے ہوئے ہاتھ رک گئے

اچھا کیا باہر نکل آئی تازہ ہوا میں بیٹھے گی تو صحت پر اچھا اثر پڑے گا جبکہ ہوا تو بہت دور کی بات ہے شدید حبس کا عالم تھا پودوں کا ایک پتہ تک نہیں ہل رہا تھا۔

پہلے سے کتنی کمزور ہو گئی ہے ناک پکڑو دم نکلے

نماز پڑھنی ہے مجھے وہ ایک دم بولی مائی نے سر اٹھا کر دیکھا جو پھر سے بھنڈی کاٹنے میں مصروف ہو گئی تھی۔

جس دن سے وہ اس گھر میں آئی تھی مائی نے اس کی آؤ بھگت میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی سندس کو کوئی تکلیف یا پریشانی نہ اٹھانی پڑ جائے وہ پہلے ہی بہت تکلیف اٹھا چکی تھی اسی لیے وہ سب پہلے سے پہلے اور آگے سے آگے بڑھ کر سارے کام کر رہی تھی۔

سندس نے شرمندگی سے مائی کی طرف دیکھا جو عمر اور رتبے میں ہر لحاظ سے اس بڑی تھیں اسے شرمندگی نے گھیر لیا

مسلہ میرے کمرے میں پیٹی کے اوپر رکھا ہے جا لے آوہ جانے لگی اور سن غسل خانے میں بالٹی بھر کے رکھ آئی ہوں نہا لے وہ سر ہلاتی ہوئی چلی گئی اس کے پاس پہننے کے دو جوڑے تھے جو چاچی نے رخصتی کی وقت مائی کے ہاتھ میں پکڑا دیے تھے

وہ جاتے جاتے رک کر مڑی اور بولی آپ سبزی کاٹ کے رکھ دیں میں پکا دوں گی مائی نے حیرت سے اس کی طرف دیکھا مگر وہ جا چکی تھی پھر نہا کر اس نے عصر کی نماز پڑھی دعا مانگی تو دل بھر آیا آنسو لگاتار بہنے لگے پھر وہ خوب روئی وہ اتنے دن اللہ سے غافل تھی بوجھل دل بہت ہلکا ہلکا سا ہو گیا تھا

مائی کی ترکیب پر اس نے ہرے مصالحے کی بھنڈی بنائی آٹا گوندھا روٹی پکائی مائی صحن میں بچھی چارپائی پر بیٹھی رہی پرانے وقتوں کے قصے کہانیاں سناتی رہیں اسی دوران مائی نے محسوس کیا وہ مسکرائی نہیں تھی ہوں ہاں کر لیتی یا پھر آنکھ اٹھا کر مائی کی طرف دیکھ لیتی

آج اس میں جو بدلاؤ آیا تھا مائی اس سے بہت خوش تھی اسی شام کرایہ دار کی بیٹی سیمی بھی آئی تھی۔

حسب عادت ہاتھ خالی نہیں تھے

اماں نے کیری کی کلونجی بھیجی ہے پہلی بار بنائی ہے تو کہنے لگی مائی کو دے آؤ مائی کے ساتھ بیٹھی سندس کو دیکھ کر وہ افسردہ ہو گی اُس نے ایسا ہی ایک خواب اپنے لیے دیکھا تھا ہمیشہ کی طرح اس کے چہرے پر الوہی چمک کا شائبہ تک نہ دکھا لہجہ بھی سنجیدہ سنجیدہ تھا مائی بھی اس کی اداسی کو خوب سمجھتی تھی

بڑے دنوں بعد تیری اماں نے گھر میں کچھ بنایا ہے ویسے تو ہر دوسرے دن کچھ نہ کچھ لیے پیر سر پہ رکھ کے بھاگی چلی آتی تھی اس واقعے کے بعد وہ پہلی بار گھر آئی تھی مائی نے طنز کر دیا۔

ایسی بات نہیں ہے اماں تو روز ہی پکاتی ہے ابا کو باہر سے کھانا بلکل پسند نہیں ہے ناں!

پھر تیرے پیروں میں مہندی لگی تھی؟

ویسے تو مائی مائی کہتے تیری زبان نہ تھکتی تھی اور اتنے دنوں مائی سے بے خبر رہی

ان دونوں کی گفتگو میں وہ خاموش بیٹھی رہی سندس نے نظر اٹھا کر آنے والی کو نہیں دیکھا تھا بس سندس کے کان اس کی آواز سن رہے تھے

اباں نے کرایہ بھی بھیجا ہے اس نے پیسے آگے بڑھائے کتنا کرایہ ہے؟ مائی نے نظر اٹھا کر پوچھا پورا ہے

یہ راتوں رات تیرے اباں کی کونسی لاٹری نکل آئی ہے؟

مائی نے پیسے پکڑتے ہوئے کہا

لاٹری نہیں نکلی اباں کا کام جم گیا ہے

اچھی بات ہے تیرے اباں کا ایسے ہی کام جمارہے اور مجھے میرا کرایہ ملتا رہے چلتی ہوں مائی سندس گردن جھکائے بیٹھی تھی ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں مسل رہی تھی اسے دیکھ کر دل میں شکوے نے جنم لیا

سلام کہنا اماں کو اور یہ بھی کہنا بڑی مہربانی آپ کی ہمارا کرایہ اتار دیا ہوں۔،اس نے اثبات میں گردن ہلائی اندر ہی اندر کئی آنسوؤں کو پیا اور سن آتی رہنا خیر خبر لینے کوشش کروں گی مائی! وہ بمشکل بولی

ہائے...! میں نے تجھے پہاڑ پر چڑھنے کو کہہ دیا جو کوشش کرے گی اُس دروازے سے نکل کر اِس دروازے میں تو گھسنا ہے۔

اب تمہاری بہورانی جو آگئی ہے اس گھر میں اب میرا یہاں آنے کا کوئی جواز بنتا نہیں ہے اس سے کہو ناں

تمہاری خیر وعافیت کی فکر کرے وہ رکی نہیں لمبے لمبے ڈگ بھرتی گھر کا داخلی دروازہ عبور کر چکی تھی۔

سندس اپنی جگہ بیٹھی بیٹھی سن ہو گئی مائی نے تاسف سے سر جھٹکا شام تمام ہوئی رات سر پر کھڑی ہوئی وہ لاکھ جتن کے بعد بھی سونے میں ناکام رہی تو کھلی آنکھوں سے چھت کو گھور رہی تھی پنکھا چل رہا تھا دماغ بری طرح سوچوں کے جال میں الجھا تھا۔

پانچ منٹ پہلے پانی پینے صحن میں آئی تھی تو اسے کسی کے سسکنے کی آوازیں سنی غور کرنے پر وہ آواز مائی کے کمرے سے آرہی تھی اس نے زرا سی گردن اندر کیے جھانکا مائی کو روتا پایا مائی راج کی فوٹو ہاتھ میں پکڑ کر بیٹھی تھی اس کی تصویر سے باتیں کرتی شکایتیں کرتی اور پھر روتے روتے تصویر اپنے سینے سے لگالی

مائی کا سسکنا اسے بے چین کر گیا اس نے اندر کمرے میں جانے کا سوچا پھر اگلے ہی پل تیزی سے مڑ آئی تھی وہ ماں کی تڑپ سمجھ سکتی تھی وہ بھی اپنی ماں کے لیے تڑپتی رہی ہے۔

ایسے ہی ایک ماں کو اولاد کے لیے تڑپنا بنتا ہے جیسے ہی آنکھیں بند کرتی مائی کا روتا ہوا چہرہ آنکھ کے پردے پر جل اٹھا وہ آنکھیں کھول دیتی۔

نیند نے آج نہیں آنا تھا تو وہ نہ آئی لیکن آج وہ باتیں بھی نہیں تھیں جو وہ روز رات اللہ تعالی سے کر کے سوتی تھی۔

*****

جون کی تپتی سری دوپہر تھی جلتے سورج نے پورے شہر کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا ہر کوئی گرمی سے ہلکان اور پسینے میں شرابور تھا مائی کا گھر بھی گرم تندور کے جیسا دھک رہا تھا۔

وہ دوپہر کا کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو مائی دستر خوان سے سارے برتن سمیٹ کر باورچی خانے میں گئی اور سندس کمرے میں گم ہو گئی رات سے دونوں ہی ایک دوسرے سے نظریں چرائے پھر رہی تھیں۔

خود کو ایک دوسرے کا مجرم گراندنی مائی کو ملال اس کے بیٹے نے ایک اچھی معصوم لڑکی کی عزت کو سر عام رسوا کیا تو سندس کو ملال کہ اس کی وجہ سے ماں بیٹے سے جدا ہو گئی اسی ملال میں رات گزر گئی تھی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو رہی تھیں ابھی دو گھڑی آنکھ ہی لگی تھی کہ کچھ گرنے کی بڑی زوردار آئی۔

"اللہ خیر کرے۔۔۔۔" وہ چونک کر گھبراتی ہوئی اٹھی ڈوپٹہ سنبھالتی باہر صحن میں آئی

مائی۔۔۔مائی۔۔!اس نے آس پاس نظریں ڈورائی باورچی خانے میں جھانکا خالی تھا اسے اب خوف محسوس ہونے لگا مائی! کہاں ہو؟ کوئی ہے؟

وہ پکارنے لگی کہ شاید کوئی جواب آئے چلتے چلتے اس کی نظر فرش پر پھیلے ہوئے پانی پر ٹھہر گئی پانی غسل خانے کی طرف سے تیزی سے بہتا ہوا آرہا تھا

یکایک وہ تیزی غسل خانے کی طرف بھاگی

مائی!!مائی!!اس کے چودہ طبق روشن ہوگئے مائی غسل خانے کے فرش پر گری پڑی تھی وہ تیزی سے ان کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھی مائی کا وجود ساکت تھا

مائی!اٹھو۔۔۔مائی۔۔ !ہاتھ سے چہرہ تھپتھپایا وہ برف کی طرح ٹھنڈی ہو رہی تھی اس کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا سراسیمگی میں آس پاس نظریں ڈورائیں جلدی سے اٹھی نلکے سے دونوں ہاتھ میں پانی بھر لائی مائی کے منہ پر چھینٹے ماری مگر بے سود مائی کی وجود میں زرا برابر بھی جنبش نہ ہوئی وہ ڈر گئی گھر میں ان دونوں کے علاوہ کوئی اور نہیں تھا وہ تیزی سے باہر کی سمت ڈوری وہ اتنی عجلت میں گھر سے باہر بھاگی تھی کہ اس کے پیر چپل سے بے نیاز تھے مگر ڈوپٹہ سے چہرہ ڈھانپ لیا تھا۔

گھر سے نکل کر بغل والا دروازہ بجایا مگر کوئی جواب موصول نہیں ہوا عجلت بازی میں دیکھا نہیں وہاں بڑا سا تالا پڑا تھا دو گھر چھوڑ کر تیسرے گھر کا دروازہ بری طرح پیٹ ڈالا

کون بد تمیز ہے؟ تمیز نہیں کے کسی کے گھر دروازہ کس طرح بجاتے ہیں؟

وہ خونخوار لہجے میں بولا دروازہ کھل گیا

سندس کو سانپ سونگھ گیا مقابل کو سامنے دیکھ کر کامی کو یک دم لقوہ مار گیا

بھابھی! آپ...؟ کامی نے پہل کی آواز اور چہرے کی حیرت بجا تھی پھر اس نے دیکھا گرم زمین پر ننگے پاؤں کھڑی تھی جو اب جلنے لگے تھے ایڑیاں اٹھاتی تو پنجے رکھ دیتی سب خیرت تو ہے؟ سندس نے اسے نظر انداز کیے اندر کو جھانکا تو وہ ایک طرف ہو گیا یہ نظام چاچا کا گھر ہے؟ نظام چاچا کو بلاؤ مائی غسل خانے میں گر کر بہوش ہو گئی ہے وہ جلدی جلدی بول گئی اس کی حالت رو دینے والی ہو رہی تھی

مائی گر گئی پر کیسے؟ اماں، ابا مائی گر گئی ہے میں جا رہا ہوں اس نے وہیں کھڑے کھڑے اندر ہانک لگائی اور دروازے سے باہر بھاگا اتنی ہی دیر میں چاچا اور چاچی بھی اکے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے۔

شام ظہور پذیر تھی چاند اپنی پوری روانی میں تھا

حبس شدہ رات میں برگد کے پتے ہوا کے جھونکے سے سَر سراتے وہ خوش کن لمحات ہوتے پتوں کی شرارت سے نظریں چراتی چھَن چھَن چاندنی پلک جھپکتے اس کے چہرے کا بوسہ لیتی اور چلمن اٹھنے سے پہلے چھپ جاتی۔ وہ خود کو بوجھ تلے دبا محسوس کر رہا تھا

"آخر کب تک؟" زندگی کی گاڑی ایسے ہی چلتی رہے گی کیا میں کبھی گھر بھی جا سکوں گا؟ کیا مائی ساری عمر مجھ سے شاکی رہے گی؟

شاید ہاں!۔۔۔۔۔۔ شاید نہیں!

"قدرت نے ماں کی ممتا میں کشش ثقل رکھی ہے جو اولاد کو کھینچ کر ماں کے قریب کر دیتی ہے پھر چاہے اولاد کتنی ہی دور کیوں نہ ہوں وہ کھنچی چلی آتی ہے۔"

یہی کشش ثقل اسے بھی مائی کی جانب کھینچ رہی تھی اس کا دل مچل رہا تھا مگر مائی کی گئی سخت وعید تھی وہ تکلیف دہ الفاظ تھے جو اس کے راستے کے پتھر بن کے پڑے تھے۔

اس کی زندگی مائی کے اور اس کے جگری دوستوں کے ارد گرد گھومتی تھی ایک مایوسی تھی، بے تحاشہ وسوسے تھے جو دل کے کسی خانے میں پاؤں پٹخ پٹخ کر دھمک پیدا کرتے بیٹھے بیٹھے ایسا لگا جیسے دل اچھل کر حلق میں آ گیا ہو وہ پوری شدت سے ہل گیا تھا لمبے لمبے سانس لیتا ہوا سے آکسیجن کشید کرنے لگا۔

"انسان کو ایسا کوئی فعل سر انجام نہیں دینا چاہیے جس پر اس کا ضمیر اسے ملامت کرے۔" یہ ملنگ بابا کی آواز تھی اس نے مڑ کر انہیں دیکھا ہاتھوں کی بدرنگ انگلیوں سے وہ ہوا میں حساب کتاب کرنے میں مصروف تھے,

گھنگڑیالے الجھے بال شانوں پر بکھرے تھے,

جیسے کسی ان کہے سوال کے جواب کے گھٹی سلجھانے میں سر گرداں ہوں ایک ہی لباس جس پر جگہ جگہ بڑی نفاست سے پیوند کاری کی گئی تھی۔

راج بہت دھیان سے انکی حرکات و سکنات دیکھتا رہا سانیں اب متواتر بحال ہونے لگی تھی پھر وہ کچھ سوچ کر ان کے قریب بیٹھ گیا اور اپنی نظریں ملنگ بابا کے حساب کتاب لگاتے ہاتھوں سے محو سفر ہوتی فضا میں ٹھہر گئی جہاں دن کا سفید آسمان رات کی سیاہی میں ڈھل چکا تھا۔

وہ خوف زدہ ہوا ایک انجانا سا خوف اتنی رات میں کس سے حساب کتاب کر رہے ہو بابا جی!؟

نہ کوئی بندہ نہ کوئی بندے کی ذات بس حشرت المخلوقات دل اور دماغ میں کلبلاتا سوال زبان پر مچل گیا ملنگ بابا کی جانب سے خاموشی ہنوز برقرار رہی رات کے اس پہر ضرور یہ موکل سے بات کر رہیں ہوں گے مائی کہتی ہے موکل بابے کے قبضے میں ہوتے ہیں اور وہ جو چاہیں ان سے کرا سکتے ہیں دل کی آواز اس سے ہمکلام ہوئی۔

جی۔۔۔! وہ منت بھرا لب و لہجہ اپنے موکل کو میری مائی کے پاس بھیجو ناں ان سے کہو کہ مجھے گھر واپس بلا لے تھوڑا بہت ڈرا دھمکا بھی دینا میری مائی بہت سادہ ہے ڈر جائے گی۔

ششش!!.... ششش!!.... ملنگ بابا نے قہر آلود نظروں سے گھورا اور ایک دم گرجے چپ!!

....چپ !! کر کے بیٹھ باتیں کرنی ہیں مجھے

وہ سہم سا گیا منہ پر انگلی رکھی اور تھوڑا پیچھے ہو کے بیٹھ گیا اب تو پکا یقین ہو گیا ملنگ بابا کی دماغ چل گیا ہے شیطانی سوچ دماغ تک ہی محدود رہی کچھ وقت اور گزرا گیا ملنگ بابا کی حرکات و سکنات فرق نہ آیا

وہ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر پھر سے بول پڑا مجھے بھی اپنی گفتگو میں شامل کریں ناں بابا جی!

بابا جی پر زور دیا اب کی بار وہ چپ ہو گئے اور بغیر کچھ کہے اسے دیکھا اس کے چہرے پر اشتیاق چمک رہا تھا وہ مسکرائے تو وہ بھی مسکرایا

اپنے محبوب سے ہمکلام تھا اپنے سوہنے رب ﷻ ملنگ بابا بولے یکایک اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی سارا اشتیاق سارا ساری شرارت دھواں دھواں ہو گئی۔

"اللہ سے باتیں کرنے کے لیے اجازت طلب نہیں جاتی جب دل چاہے کلام کر لو وہ تو پل پل ہمہ تن گوش رہتا ہے کہ کب اس کا بندہ اسے پکارے اور وہ جواب دے۔"

وہ خاموش تھا بہت گہری خاموشی کے زیر اثر "اللہ تو مسجد میں ملتا ہے نا کہ اس کھلے آسمان تلے اس برگد کے سائے میں لہجے میں تلخی نمایاں تھی۔

کچھ بھی بابا جی کچھ نہ سہی تو اللہ کا نام ہی لے دیا تیری طبیعت پر آشوب ہے فتنے فساد سے بھری ہوئی تجھے ایک پیر کامل کی ضرورت ہے جو تیری اصلاح کر سکے اے الحاد انسان تو سیدھے راستے سے بھٹک چکا ہے کیا تو بھول گیا "اللہ ہر جگہ موجود ہے۔"

ہاں اسے یاد آیا بچپن کا سبق استاد جی نے پڑھایا تھا۔

"اللہ کسی مسجد مندر یا گرجا میں نہیں ملتا بلکہ وہ دلوں میں بستا ہے ہمارے دل میں صرف اس دل میں جو گناہ, منافقت, برائی اور گندگی سے پاک ہو نا کہ سیاہ دلوں میں۔"

"سیاہ دل کیسا ہوتا ہے؟" اس نے خود سے سوال کیا

راجے اور اجے وہ دونوں اسے پکارتے ہوئے بھاگ کر آئے تھے ان کی سانس پھولی ہوئی تھیں وہ انہیں دیکھ کر یک دم کھڑا ہو گیا ہم تجھے لینے آئے ہیں تو ہمارے ساتھ چل

مجھے پتہ تھا کوئی آئے یا نہ آئے مگر تم دونوں ضرور آؤ گے آخر میرے دوست ہو اس لہجہ فخریہ تھا اور خوشی سے لبریز بھی ہمیں بھابھی نے بھیجا ہے تو جلدی چل مائی اسپتال میں ہے ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ بدقت بولے "کیا ہوا مائی کو؟" بولو مائی ٹھیک ہے ناں؟ وہ شیخو کی قمیض کا

گریبان پکڑ کر ڈھارا ابھی تو ہمارے ساتھ چل ہم راستے میں سب بتاتے ہیں اور پھر وہ بھاگا تھا بلکہ وہ تینوں بھاگے تھے پیچھے ملنگ بابا خاموش تماشائی بنے رہ گئے۔۔

۞۞۞۞*****۞۞۞

مائی بہوشی کی حالت میں بستر مرگ پر پڑی تھی۔

آج میری وجہ سے مائی اس حال تک پہنچ گئی تھی۔

"اگر مائی کو کچھ ہو گیا تو!" ہسپتال کے ٹھنڈے فرش پر وہ دل تھام کر بیٹھا آنے والے وقت سے خوف زدہ ہو رہا تھا۔

وہ بہت بے بس اور لاچار لگ رہا تھا کتنی ہی دیر تک وہ بچوں کی طرح بلک بلک روتا رہا اپنے گناہ کی معافی مانگتا رہا سندس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر دوپٹے میں جذب ہو گئے مائی کو اس حال میں دیکھ کر وہ بھی آبدیدہ ہو گئی تھی مگر اپنے اندر اتنی ہمت نہیں جتا پائی تھی کے آگے بڑھ کر اسے دلاسہ دے سکے۔

قیامت کی گھڑیاں گزر چکی تھی رات کی تاریکی نے دن کے اجالے کا گریبان پکڑ لیا ہر طرف اجالا پھیل گیا مائی کو خطرے سے باہر آتے ہی سندس نے سب سے پہلے اپنے رب کے آگے شکر کا سجدہ کیا تھا سجدہ تو راج پر بھی واجب تھا۔

مائی دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھی راج بے اختیار دیوانہ وار مائی کا چہرہ چوم رہا تھا مائی کا ہاتھ تھام کر وہ بہت رویا معافی مانگتا رہا اس سب کا ذمہ دار وہ خود کو سمجھ رہا تھا۔

"جب اللہ تعالی آزمائش میں ڈال کر بھی ہماری سب سے پیاری اور قیمتی چیز ہمیں واپس کر دے تو شکر کا سجدہ واجب ہو جاتا ہے اور ماں سے پیاری اور انمول نعمت اس کائنات میں کوئی اور ہو ہی نہیں ہے۔"

یہ رونے کا نہیں شکر کا وقت ہے سندس کو راج سے اختلافات ایک طرف مگر اس ایک رات میں وہ راج کی زندگی میں مائی کی قدر و قیمت اچھے سے جان گئی تھی اس نے اسے روتے, بلکتے, گڑگڑاتے دیکھا تھا وہ کہہ کر واپس مڑ گئی اس لے لبوں پر آزردہ سی مسکراہٹ تھی وہ اثبات میں سر ہلایا ایک بار پھر مائی کا پیشانی چومی اور اٹھ گیا۔

آسمان پر بادلوں کا پہرہ تھا دوپہر شام کا منظر پیش کر رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی۔ پھوار برس رہی تھی۔ مائی ڈسچارج ہو کر گھر واپس آگئی تھی بائیں ٹانگ میں فیکچر ہو گیا تھا مکمل طور پر بیڈ ریسٹ پر تھی۔

جب مائی کو علم ہوا کہ کامی سے کہہ کر راج کو واپس سندس نے بلایا ہے اور نظام چاچا کے خاص طور پر سمجھانے بجھانے پر مائی راج کو گھر میں رکھنے میں راضی ہو گئی تھی۔ مائی تو بیمار رہتی ہے اس دن

بچی کیسے گھبرا گئی تھی ڈری سہمی پیروں میں چپل تک نہیں تھی اس کے مجھے یاد ہے کیسے ننگے پیر دھوپ میں بھاگی چلی آئی تھی میرے گھر تم دو اکیلی عورتیں ہو گھر میں مرد کا ہونا ضروری ہے خدانخواستہ کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو تم اکیلی بوڑی جان اور وہ معصوم بچی کیا کریں گے؟ نظام چاچا کے ساتھ ان کی گھر والی نے بھی مائی کو بہت سمجھایا تھا حتی کہ سندس بھی بول پڑی مائی میں چاہتی ہوں کہ آپ کا بیٹا اس گھر میں آپ کے ساتھ رہے سب کے اسرار پر خاص سندس کے اسرار پر مائی کو ماننا ہی پڑا۔

کسی قسم کے شور سے اس کی نیند خراب ہوئی تھی سندس چونک کر اٹھی اس نے ایک نظر سوئی ہوئی مائی پر ڈالی وہ کب ان کے ساتھ سو گئی تھی اسے خبر نہیں ہوئی ہسپتال کی جو تھکن تھی۔

مائی کو سوتا ہوا دیکھ کر وہ خاموشی سے کمرے سے باہر صحن میں چلی آئی سر بھاری ہو رہا تھا اسے چائے کی شدید طلب محسوس ہوئی صحن کی جھاڑو لگی ہوئی تھی باورچی خانے سے بیک وقت کئی خوشبوئیں اٹھ رہی تھیں وہ کچن میں آئی یہاں ایک چولہے پر یخنی چڑھی تھی تو دوسری طرف قہوہ دھیمی آنچ پر کھول رہا تھا۔

سارے برتن دھلے ہوئے اپنی جگہ پر ترتیب سے رکھے تھے باورچی خانہ بھی بالکل صاف تھا۔

اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں نظر وکا زاویہ بدلا تو بے اختیار تیزی سے ہاتھ بڑھا کر تھال الٹ دیا آٹا گوندھا ہوا رکھا تھا گھر کے سارے کام مائی ہی کیا کرتی تھی مگر مائی تو اس وقت بستر پر تھی۔

اسی پل راج کچن میں آیا سندس کو موجود پا کر ٹھٹک گیا سندس راج کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔

ساری گھٹیاں سلجھ گئی تھیں راج اسے ہی دیکھ رہا تھا پہلی بار ان دونوں کا آمنا سامنا ہوا تھا دونوں کی آنکھوں میں شناسائی کی زرا بھی رمق نہیں تھی اسی وقت مائی نے اسے پکارا تھا وہ کچن سے باہر نکل آئی۔

"کیا وقت ہوا ہے؟" مائی نے پوچھا!

شام کے ساڑھے چھ بج چکے ہیں ساڑھے چھ بج چکے اور میں سوتی رہ گئی تو نے بھی نہیں جگایا؟

عصر اور مغرب کے درمیان سونے سے انسان کی عمر کم ہوتی ہے اور ویسے یہ وقت استغفار کا ہوتا ہے اچھی بری بلائیں ہوا میں موجود ہوتی ہیں میں عصر اور مغرب کے درمیان سونے کے سخت خلاف ہوں۔"

مائی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور پھر میں بھی آپ کے ساتھ کب سو گئی پتہ نہیں چلا وہ بتاتے ہوئے شرمندہ ہوئی تو بھی کہتی ہو گی کس پریشانی سے واسطہ پڑ گیا ان کا اشارہ اپنی اچانک بگڑی طبیعت کی طرف تھا۔

پریشانی کیسی مائی؟ ماں کی خدمت کر کے بیٹیاں پریشانی نہیں اٹھاتی بلکہ جنت کماتی ہیں وہ محبت سے بولی ادھر میرے پاس آ کر بیٹھ مائی نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا انکے حکم کی تعمیل میں وہ ان کے پاس بیٹھ گئی دیکھا تھا میں نے ہسپتال میں کیسے ایک ٹانگ پر کھڑی رہ کر میری خوب تیمارداری کر رہی تھی۔

اللہ نے مجھے بیٹی نہیں دی اگر دیتا تو وہ ضرور تیرے جیسی ہوتی محبت کرنے والی میری بیٹی بہت سلجھی ہوئی سمجھدار بچی ہے مگر میرے بیٹے کی ستم ظریفی تو دیکھو اسے ہیرے کی پرکھ ہی نہیں وہ کہتے ہوئے آبدیدہ ہوئیں مائی نے دیکھا وہ رو رو دینے کو تیار تھی۔

انہوں نے آگے بڑھ کر محبت سے اس کی پیشانی چوم لی تو وہ سسک پڑی مائی نے یک لخت ہی آگے ہو کر اسے سینے میں بھینچ لیا وہ چٹخی ہوئی ٹہنی کی مانند تھی اسے سہارے کی تلاش کی تھی مائی کے سینے سے لگی ممتا کا لمس ملا تو وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

گزشتہ دنوں میں مائی نے اس کی خوب آؤ بھگت کی تھی اس کی ضرورت کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کا خیال رکھا تھا جیسا بھی تھا اسے بھی مائی سے محبت نہیں تھی مگر ان دنوں انسیت سی ہو گئی تھی۔

خدانخواستہ اگر "آپ کو کچھ ہو جاتا تو میں کیا کرتی؟""کہاں جاتی؟" ہسپتال میں سارا وقت یہی سوچیں مجھے اندر سے خوف زدہ کرتی تو میں تڑپ جاتی پچھلے دنوں سے جو خدشہ اس کے اندر منڈلا رہا تھا بالا خر لبوں پر آ ہی گیا تھا۔

چپ ہو جا میری جان اب تو مجھے پریشان کر رہی ہے دیکھ اب میں بلکل ٹھیک ہوں بس یہ سوچ کہ مشکل گھڑی آئی تھی جو گزر گی تو خوش رہے گی تو میں ٹھیک رہوں گی وہ رسان سے بول رہی تھیں سندس نے اثبات میں سر ہلایا اور آنکھیں صاف کرتی ان سے الگ ہوئی لبوں پر ہنسی سجائی خود کو ہشاش بشاش ظاہر کیا آپ آرام سے بیٹھیں میں چائے لاتی ہوں سندس کے لبوں پر آزردہ سی مسکراہٹ تھی اتنا کچھ ہو چکا تھا ٹھیک ہونے کے لیے وقت درکار تھا۔

مائی نے اثبات میں سر ہلایا تو وہ اٹھ کر کچن میں آ گئی جہاں چائے پک کر بالکل تیار تھی بس پیالوں میں نکالنا باقی تھی۔

راج نے کچن میں قدم رکھا سندس کو دیکھ کر دروازے میں ہی ٹھہر گیا ایک نظر اس نے چائے کو دیکھا اگلے ہی لمحے سندس نے چائے کی کیتلی اٹھا کر ساری چائے سینک میں الٹ دی سندس کے سرخ تنا چہرہ تھا راج اس کے رویے اور جرات پر حیران رہ گیا۔

سندس نے کیتلی میں پانی ڈال کر چولہے پر رکھ دی چینی پتی ڈال کر وہ نئے سرے چائے بنانے لگی تھی۔

چائے پھینک دی ٹھیک ہے یہ سوپ مت ضائع کرنا گھر میں اور مرغی نہیں ہے مائی کو ابھی اس کی ضرورت ہے راج کچن کے دروازے میں ایستادہ تھا لہجہ التجائی تھا سندس نے نظر اٹھا کر دیکھنے کی زحمت نہیں کی اور اسے ضرورت بھی نہیں تھی وہ خاموش تھی مگر اسے سن چکی تھی

قہوہ جیسے ہی کھولا اس نے دودھ ڈال کر پکایا چائے پک چکی اس نے آنچ دھیمی کر دی اس دھیمی آنچ پر راج کا پور پور جل رہا تھا اور پھر وہ اس کے جانے کے بعد ہی پلٹی تھی چائے لے کر کچن سے باہر نکلی تھی۔

مائی سوپ پی لیں سندس نے ان کے سامنے سوپ سے بھرا پیالہ رکھتے ہوئے مخاطب کیا مجھے بھوک نہیں ہے مائی کا چہرہ سپاٹ تھا مائی آپ نے کچھ نہیں کھایا آپ کی حالت ایسی نہیں ہے کہ آپ بھوکی رہ سکیں کچھ کھائیں گی نہیں تو کمزوری ہو جائے گی اور پھر ٹانگ کا زخم کیسے بھرے گا؟ اس نے چمچ بھر کر مائی کے منہ کی طرف لے جاتے ہوئے کہا

مرغی کہاں سے آئی؟ کون لایا؟ فرج میں تو نہیں رکھی تھی۔ ایک لمحے وہ ٹھٹکی پھر اگلے ہی لمحے سنبھل گئی تھی۔ نظام چاچا دے گئے تھے اور یہ یخنی بھی تو نے بنائی ہو گی ناں؟ یہ بھرپور طنز تھا سندس نے دیکھا مائی کے ماتھے پر شکنیں نمودار ہو چکیں تھیں۔

رزق پھینک کر میں بے حرمتی نہیں کرنا چاہتی تو لے جا اسے میرے سامنے سے مائی اس نے التجا کی دیکھ اس کے ہاتھ کا کھانا کھانے سے بہتر ہے میں زہر کھا کے مر جاؤں مائی وہ تڑپ گئی تڑپ تو وہ بھی گیا تھا جو باہر دروازے میں کھڑا سن رہا تھا

ٹانگ ٹوٹی ہے میری محتاج نہیں ہوئی ہوں ابھی دو چار دن بھوکی رہنے سے مر نہیں جاؤں گی اور سن تو بھی سن لے جس بھی کونے میں بھی منہ چھپائے بیٹھا ہے کان کھول کر سن لے ارے "جو مرد عورت کی عزت نہیں کرتا وہ مرد نہیں بے غیرت ہوتا ہے اور میں ایک بے غیرت کی ماں نہیں ہو سکتی۔"

ان کے چہرے کے عضلات سکڑے تھے رنگ بدل رہا تھا

وہ ہزیانی انداز میں چیخ چیخ کر اسے سنا رہی تھیں سانس الگ پھولنے لگا تھا۔

ڈاکٹر نے آپ کو پر سکون رہنے کو کہا ہے خدا کے لیے مائی خاموش ہو جاؤ ورنہ میں رو دوں گی سندس کے لہجے پر بے چارگی چھائی تھی مائی نے اس کا چہرہ دیکھا وہ واقعی پریشان ہو رہی تھی رو دینے والی مائی کو اسے دیکھ کر افسوس ہوا سندس چند لمحے انہیں دیکھتی رہی اب وہ بہتر حالت میں تھی۔

مائی میں کل نظام چاچا سے مرغی منگوا کر خود اپنے ہاتھ سے آپ کے لیے سوپ بناؤں گی مگر ابھی تھوڑا سا پی لو میرے لیے وہ ایک بار پھر سوپ کا پیالہ اٹھا کر مائی کو منانے لگی تھی اس کے لہجے میں ایک مان تھا جسے توڑنا مائی کے لیے مشکل ہو گیا تھا

ناچار اوس کی ضد کے آگے انہیں جھکنا ہی پڑا صرف تیرے خاطر اور منہ کھول دیا سندس نے مسکرا کر سر ہلایا اور سوپ کا چمچہ بھر کر مائی کی طرف بڑھایا مائی مصنوعی مسکراہٹ کے ساتھ سوپ پینے لگی تھیں جبکہ دوسری طرف کھڑا راج آنکھوں سے نکلے آنسوں کو بازو سے رگڑ رہا تھا۔

❁❁❁****❁❁❁

مائی کو ہسپتال سے آئے چار دن گزر چکے تھے۔

گھر میں عجیب سی سوگواریت پھیلی تھی۔

سب ہی اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔

سندس مائی کی طبیعت کی وجہ سے ان کے کمرے میں ڈیرہ ڈال لیا تھا انہیں کسی بھی وقت اس کی ضرورت پڑ جاتی تھی۔

آج صبح سے ہی گرمی بہت تھی دل کا موسم الگ برا ہوئے جا رہا تھا رہی سہی کسر بجلی کی لوڈ شیڈ نگ نے پوری کر دی تھی راج بہت خاموشی اور سنجیدگی سے اپنی آنکھیں اس کی خوف زدہ آنکھوں میں جمائے بیٹھا تھا۔

راج کے ہمراہ سندس تھی یہ اس دن کی لی گئی تصویر تھی جس دن سے اس کی زندگی الگ ہی ڈھانے پر چل پڑی تھی وہ ہارے ہوئے جواری کی مانند اپنا سب کچھ لٹا کر خالی ہاتھ بیٹھا تھا اسے اپنے آس پاس حبس بھرتا محسوس ہوا پنکھا بند تھا باہر سے آتی جھاڑو کی کھس کھس اسے زہر لگی اپنے ہی گھر میں چوروں کی طرح چھپا بیٹھا تھا۔

مائی اس سے سخت نالاں تھی لاکھ ہمت متجمع کرنے کے باوجود بھی وہ مائی اور سندس کے سامنے جانے سے کترا رہا تھا تھوڑا ہی وقت گزرا تھا جب سندس کمرے میں داخل ہوئی راج نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا وہ اسے دیکھ کر بھی لاتعلق ظاہر کرتی اپنا کام کرنے لگی میز پر جھکی وہ کپڑے نکال رہی تھی چند گنتی شدہ جوڑوں کو ململ کے دوپٹے کی گٹھڑی باندھ کر میز پر رکھی تھی۔

اس نے اس کمرے میں موجود کسی چیز کو نہ چھوا تھا اور نہ ہی نظر اٹھا دیکھنا گوارا کیا تھا جس کا کمرہ اسے ہی سانجھے والا معاملہ تھا وہ چپ تھی اور راج کو یہ چپ اب کھلنے لگی تھی وہ کچھ تو کہتی کوئی شکوہ, کوئی شکایت, یا گالی ہی دے لیتی اسی اثنا میں دروازہ بجنے لگا وہ دروازہ کھولنے اٹھ کر گیا تھا اس کے کمرے سے نکلتے ہی سندس نے سکون کا سانس لیتے ہوئے مڑی تھی وہ جہاں تھی وہیں تھم گئی موبائل کی

اسکرین پر آویزاں تصویر اس کی آنکھوں میں پیوست ہو گئی اگلے ہی لمحے وہ موبائل لینے کمرے میں آیا تھا موبائل سندس کے ہاتھ میں تھا لمحہ چہرے کے تاثرات رنگ بدلنے لگے ڈبڈباتی آنکھیں سرخ تھیں اوپری اور نچلے لب باہم پیوست ہوئے خاموشی کا لبادہ پہن لیا سندس کی خاموش سرگوشیاں اس کے وجود کے گرد بین کرتی محسوس ہوئی اس کی نظریں جھک گئیں۔

سندس مرے مرے قدم لیے پیچھے کو ہوئی راج کو اس کے قدموں کی سرسراہٹ محسوس ہوئی اس کے تاثرات کسی خطرناک ارادے کی چغلی کھا رہے تھے اس سے پہلے وہ کوئی رد عمل ظاہر کرتی راج نے بجلی کی تیزی سے سندس کے ہاتھ سے موبائل جھپٹ لیا وہ اس حرکت کے لیے تیار نہیں تھی بیک وقت دونوں کی نظروں میں تصادم ہوا تھا سندس کی آنکھیں بھری تھیں راج کے دل میں ٹیس سی اٹھی سندس کی آنکھ سے بہتے آنسو کو اس نے اپنی انگلی کے پور پر سمیٹا اور وہاں سے نکلتا چلا گیا اور وہ عالم بے یقینی میں پتھر کا بت بنی کھڑی رہ گئی۔

سندس نہا کر نکلی تھی شباب کے دن تھے جوانی جوبن پر تھی شام کا وقت تھا رخصت ہوتی دھوپ کی سنہری کرنیں سورج کا دامن چھڑا کر اس کے چہرے کو چھوتی لشک رہی تھی اس کا چہرہ سونے کی مانند دھک رہا تھا شام فسوں تھا یا محبت کی تاثیر جو اس کے حواسوں پر چھانے کو بے قرار تھی آج کی شام راج کا دل ویسے ہی دھڑکا تھا جیسا اس شام۔

وہ دونوں ہاتھ سینے پر باندھے استہزائیہ انداز میں اسے دیکھ رہا تھا لیکن اب کوئی غلطی کی گنجائش باقی نہیں تھی وہ بھی جانتی تھی کے وہ کس کے نظروں کے حصار میں ہے اس نے اپنے رنگ و روپ سمیٹ وہاں سے رخ موڑا تھا اب راج اس کے عقب میں تھا اس کی آنکھوں سے اترتی بے رخی راج کی آنکھوں میں آکر ٹھہری تھی اس کی نگاہیں جھک گئیں بے دلی سے رخ موڑا تھا اب وہاں رکنا فضول تھا۔

زمین پر اکا دکا پتے بکھرے پڑے تھے سندس زمین پر نظریں جمائے سوچ رہی تھی۔

"بے ڈال کے پتے جو شاخ سے جدا ہو جائیں تو رل جاتے ہیں ان کا نصیب بے رحم لوگوں کے قدموں میں ہوتا ہے یا جھاڑو سے سمیٹ کر کچرا دان کی زینت بن جاتا ہے"

کسے خبر ہے میں ان پتوں کی مانند رل گئی ہوں

"ہر وقت اداس غمگیں مورت بنی کیوں رہتی ہے؟"

خوش رہا کر آج مائی کافی دنوں کے بعد کمرے سے باہر نکلی تھی کمرے میں رہ رہ کر ان کی طبیعت اکتائی گئی تھی کوئی وجہ تو ہو خوش ہونے کی وہ بے خیالی میں کھوئی کھوئی بولی مائی کا دل جیسے ڈوب گیا

"خوش رہنے والی کسی وجہ کے محتاج کے نہیں ہوتے وہ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات میں خوشی ڈھونڈ لیتے ہیں"

وجوہات تو بے شمار ہیں مگر انسان ہے ہی ناشکرا ہے

"چڑیا جب اپنے ننھنے سے شیر خواں بچے کے منہ خوراک منتقل کرتی ہے اس سے دیکھ کر بھی خوشی ملتی ہے"

مائی کے اشارہ کرنے اس کی نظریں درخت پر بنے گھونسلے پر ٹھہر گئی "جب پرندے اپنے پر پھیلا کر کھلی فضا میں پرواز کرتے ہیں انہیں دیکھ کر آزادی جیسی نعمت بھی انسان کو خوش کر دیتی ہے"

"اور سب سے بڑی بات اللہ کے فضل سے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں کسی کے محتاج نہیں خوش شکل چہرہ ہے، دماغ تندرست ہے کیا یہ سب علامات کم ہے؟ انسان یہی سوچ کر خوش ہو جائے مائی کے دھیمے لہجے کی سرسراہٹ اس کے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔

تبھی بہت دھیرے سے سکینہ استانی نے وہاں قدم رکھا تھا بلکل سہی کہہ رہی ہیں آپ بہن جی!

استانی جی! وہ یک دم خوشی سے چہکی اور اگلے ہی پل ان کے سینے سے لگی بے اختیار رونے لگی وہ اس کا سر سہلانے لگی اسے پچکارتی رہیں

ارے نہیں میری بچی یوں نہیں روتے میں یہاں اپنی بچی سے ملنے آئی تھی اسے رلانے نہیں سکینہ استانی کی آنکھیں بھی نم ہوئیں پھر وہی خود کو سنبھال کر آنکھیں صاف کرتی ان سے الگ ہوئی تھی۔ استانی جی نے گرم جوشی سے سلام کر کے مائی سے حال احوال دریافت کیا تھا

آپ کی آمد میرے لیے باعث مسرت ہے مائی نے خوشدلی سے کہا جزاک اللہ بہن! یہ آپ کی محبت ہے مجھے سندس سے ملنے آنا تھا پھر مولوی صاحب سے آپ کی طبیعت کی ناسازگی کا علم ہوا تو سمجھے بہانہ مل گیا بہانا کیسا؟ سو بسم اللہ! آپ کا اپنا گھر ہے جب جی چاہے آئیں

استانی جی! آپ بیٹھیں میں چائے لاتی ہوں سندس نے کہا ادھر آؤ تم میرے پاس بیٹھو جب وہ جانے لگی تو استانی جی نے اسے روک لیا اور اپنے پاس بیٹھنے کا اشارہ کیا

وہ انکے حکم کی پیروی کرتی بیٹھ گئی تم خوش ہو ہلکی سی مسکراہٹ سمیٹ اپنائیت بھری نگاہوں سے اس کی سمت دیکھا وہ نہ نہ کرنے کے باوجود بھی گردن ہلاتے ہوئے مسکرادی

ماشاءاللہ! بہت پیاری اور خدمت گزار بچی ہے اس دن اس نے میری بہت مدد کی اگر یہ نہ ہوتی شاید آج میں زندہ نہ ہوتی جی بلکل درست فرمایا بہن! سندس بیٹی خاموش طبع اور سلجھی ہوئی بچی ہے ان کے اس طرح کہنے پر وہ شرمندہ ہوگئی ان دونوں کی نظریں اسی پر تھی میں ابھی آئی وہ اٹھ گئی۔

بہن جی! ہماری سندس بہت معصوم ہے زندگی کے پرخار راستوں پر چلنے کی اسے تمیز نہیں ہے آپ بہت خیال رکھیے گا اس کا اس کے جاتے ہی استانی جی نے فکرمندی سے کہا آپ فکر نہیں کرے وہ یہاں بالکل ٹھیک ہے اور اسے میں کوئی تکلیف نہیں ہونے دوں گی آپ پر بھروسہ ہے اور پھر

ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں جب تک سندس چائے لے کر آئی تو استانی جی جا چکی تھی مائی کسی گہری سوچ میں تھی جب اس نے پوچھا تھا کہ استانی جی کہاں ہیں؟ مائی نے چونک کر سر اٹھایا تھا وہ چلی گئی چلی گئی؟ ایسے کیسے چلی گئیں؟ مجھ سے ملے ہی بغیر؟

ہاں انہیں کچھ کام یاد آ گیا تھا تو وہ چلی گئی کہہ رہی تھی تم سے ملنے پھر آئیں گیں اچھا میں تو چائے لائی تھی ان کے لیے وہ بجھے دل سے بولی کوئی بات نہیں یہاں رکھ دے ہم دونوں ماں بیٹی مل کے پئیں گے وہ ان کے انداز پر مسکرائی ان کے ساتھ بیٹھ گئی اس کی دمکتی رنگت کھلی روشنی میں اور دمک اٹھی شہد رنگ آنکھیں گلابی بھرے بھرے ہونٹ وہ واقعی حسنِ جمال تھی مائی نے جی بھر اسے دیکھا اور دل ہی دل اس کے حسن کے کو سراہا یا تھا اللہ نے اسے واقعی بیشِ بہا حسن سے نوازا ہے اگر ان کا بیٹا اس کے اس پر مر مٹا تھا تو قصور اس کا بھی نہیں تھا اس کے حسن پر تو کوئی بھی دل ہار جاتا۔

اور پھر اگلے کئی دن بڑے مضطرب گزرے ساری ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی نہ دن کو چین آتا نہ ہی رات کو قرار ایک دکھ تھا ندامت, ملامت, شرمندگی جیسے احساسات جو اندر ہی اندر اسے کند چھری سے کاٹ رہے تھے دل لمحہ لمحہ ملامت کرتا کہ تم نے ظلم کیا راج سندس بے گناہ تھی جسے اس نے زندہ درگور کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی جب بھی سندس کا سامنہ کرتا اس کی

انکی آنکھوں کے شکوے سہہ نہیں پاتا تھا دوسری طرف مائی تھی ممتا کی مورت جو ہمیشہ پہلا لقمہ اپنے راج دلارے کے منہ میں ڈالتی پھر خود کھاتی آج وہ بھی اس سے سخت نالاں تھی۔

وہ بستر سے اٹھا صحن میں آیا باورچی خانے سے باہر آتی برتنوں کی دھیمی سی کھٹ پٹ سندس کی موجودگی کی گواہ تھی مائی کے کمرے کے دروازے پر اس نے بامشکل ہمت متجمع کی اور اندر داخل ہو گیا مائی آنکھیں بند کیے لیٹی تھی ہاتھ میں تسبیح تھی لب دھیرے دھیرے ہل رہے تھے

وہ ایک جھٹکے سے مائی کے پاس بیٹھ کر ایک لمحہ بھی ضائع کیئے بغیر ان سے لپٹ گیا مائی نے یک دم بوکھلا کر آنکھیں کھولی تھی۔

میں جانتا ہو تو مجھ سے ناراض ہے میں بہت برا بیٹا ہوں تیرا بہت دل دکھایا ہے میں نے اس کے ساتھ بھی ظلم کیا میں بہت شرمندہ ہوں تجھے خدا کا واسطہ ہے مائی اس طرح خاموش رہ کر مجھے اور نہ ستا تیری بے رخی مجھے اندر ہی اندر جلا رہی ہے سب مجھ سے ناراض ہیں کامی اور شیخو بھی مجھ سے بات نہیں کرتے میں مانتا ہوں میں بہت برا ہوں لیکن تم تو میری مائی ہو بہت نرم دل پیار کرنے والی مجھے معاف کر دے مائی کے وجود سے لپٹا وہ رو رہا تھا گڑگڑا رہا تھا۔

"ماں کتنی بھی سخت کیوں نا ہو مگر اس کے دل میں اپنی اولاد کے لیے نرم گوشہ ہمیشہ رہتا ہے"

مائی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھا وہ روتے روتے یک دم چپ ہوا تھا تجھے میں نے ہمیشہ عورت کی عزت کرنا سکھایا پھر ایسا کیا ہوا کہ تو نے میری تربیت کو لوگوں کے لیے سوال بنا دیا؟

لوگ کہتے مائی تمہارا بیٹا لفنگا ہے ,بد تمیز ہے لیکن اب لوگ یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ مائی تیرا بیٹا شرابی ہے, لچا ہے, عیاش ہے پتہ نہیں اس عمر میں میری اور کتنی تذلیل ہونا باقی ہے؟ بتا کیا غلطی ہے ہے میری؟ نہیں مائی تیری کوئی تذلیل نہیں ہونے دوں گا غلط میں ہوں ساری غلطی میری ہے وہ بدک کر مائی کے اوپر سے اٹھا تھا بے ساختہ مائی کے ہاتھ جکڑ لیے ایسے مت رو مائی تیرے آنسوں مجھے تکلیف دے رہے ہیں اور اس تکلیف کا کیا جو بنا قصور کے اس بچی نے سہی ہے؟

"جذبے جنون کی حد تک پہنچ جائے تو انسان بہک جاتا ہے ابلیس کے بہکاوے میں آ گیا تھا ندامت اور پشیمانی کے احساس کے گہرے گڑھے میں گر گیا ہوں۔" وہ واقعی نادم تھا

ندامت کے بعد اگلا مرحلہ کفارے کا ہوتا ہے" مائی نے کہا

"میں ہر قسم کا کفارہ دینے کو تیار ہوں" وہ بدقت بولا

"معافی مانگنی پڑے گی؟"

"مانگوں گا"

"اس کو وہی عزت اور مقام دینا ہو گا جو اس کا حق ہے۔

میں وعدہ کرتا ہوں اس کی عزت کی حفاظت کے لیے اپنی رسوائی کی پرواہ تک نہیں کروں گا"

اس نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں صاف کی سب کروں گا تم جو کہو گی وہ سب کروں گا بس ایک بار معاف کر دے اس کی آواز میں ندامت اور ملال کی آمزیش تھی اگر اس نے معاف کر دیا تو میں نے بھی تجھے معاف کیا مائی نے اسے معاف کر دیا مائی نے سکھ کا سانس لیا اوپر چھت کی طرف دیکھا جہاں پنکھا چل رہا تھا۔

❁❁❁****❁❁❁

گھر میں معمول کے مطابق خاموشی گونج رہی تھی صحن میں سندس ادھر ادھر چلتی پھرتی کام کرتی دکھائی دے رہی تھی نیلا آسمان سفید بادلوں سے ڈھکا ہوا تھا بادلوں کی بھی خوب تھی روز آتے گرجتے پر برستے نہیں اور پھر چکمہ دے کر بھاگ جاتے راج نے گردن اٹھا کر آسمان کو دیکھا اور گہری سانس لے کر گردن نیچے گرادی دیوار سے لگا گلاب کا پودا نہ جانے کب کا سوکھ چکا تھا اسے افسوس ہوا مگر سفید موتیا آج بھی ہرا بھرا تھا اور اس میں بے شمار تازہ پھول سجے تھے تو کہیں کہیں باسی پھول بھی تھے راج ٹہنی نیچے کی پھول توڑنے لگا۔

کمرے سے نکلتی اور باورچی خانے میں جاتی سندس نے یہ منظر باخوبی دیکھا تھا جب وہ باورچی خانے سے نکل کر مائی کے کمرے میں جا رہی تھی تو اچانک سے اس کے راستے میں حائل ہو گیا وہ ایک دم رکی تھی

اس کی سرخ ہتھیلی سفید پھولوں سے بھری تھی ندامت کے بعد اگلا مرحلہ کفارے کا ہوتا ہے اس کی آواز میں ملال اور لہجے میں ندامت کی آمزش تھی جس نے سندس کو اک لمحے کے لیے مضطرب کر دیا سندس کا دل لرزنے لگا ندامت اور شرمندگی کا کوئی پیکر تھا تو وہ راج تھا پھر یکایک سندس کے چہرے پر تلخی چھا گئی اُس نے اپنے ہاتھ سے اس کی ہتھیلی پرے کھسکائی سارے پھول نیچے زمین پر بکھر گئے

راج نے نظریں اٹھا کر اس کے چہرے کو دیکھا سرخ چہرہ اور آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے سیمی گھر میں داخل ہوئی تھی یہ منظر اس کی آنکھوں سے چھپا نہ رہا تھا اسے عجیب سی خوشی محسوس ہوئی وہ حیرانی سے یہ نظر دیکھنے لگی اور بول پڑی

"چچ۔۔چچ۔۔چچ جب کوئی آپ کے سچے جذباتوں کی قدر کیے بنا اٹھا کر آپ کے منہ پر دے مارے تو کتنی تکلیف ہوتی ہے ناں؟"اس کی آواز میں حسرت اور افسوس کا ملا جلا ردِ عمل تھا

وہ دونوں ہی چونک گئے سندس تو لمحہ بھی ضائع کیے بنا وہاں سے چلی گئی اور راج غصے سے بھری نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ابھی اسے کچا نگل جائے گا

لگتا ہے تمہارے اندر کی بچی کچی شرم اور تہذیب دونوں ہی ختم ہو چکی ہیں کسی کے بھی گھر یونہی منہ اٹھا کر گھسی جاؤ۔

کسی کا کیوں۔۔؟میرا اپنا گھر ہے میری اپنی مائی کا گھر ہے جب دل چاہے جیسے دل چاہے گا آؤں گی اس نے اپنی لمبی چٹیاں کو ہوا میں لہرا کر پیچھے ڈھکیلا راج نے دیکھا اس کی اب بھی وہی پرانی ادائیں تھیں اس کے سارے جذبات پر بڑی بے دردی سے پانی پھر گیا تھا اور اب یہ مصیبت بہر حال وہ اس کے منہ نہیں لگنا چاہتا تھا خاموشی سے زمین پر بکھرے پھول سمیٹنے لگا(اس میں پھولوں کا کیا قصور) سیمی کو اس کا اس طرح نظر انداز کیا جانا ایک آنکھ نہ بھایا اٹھاؤ اپنی ناکام محبت کے توٹے پھوٹے جذبات بس اس کا اتنا بولنا تھا اور راج بدک کر اٹھا تھا جب تک وہ بھاگ کر مائی کے کمرے میں پہنچی تھی راج نے اس کی لمبی پراندے والی چٹیاں پکڑ لی تھی

آہ۔۔۔وہ درد سے کراہ اٹھی مائی جو اپنے ہی آپ میں مگن تھی ان اچانک ہونی ہولناکی پر بوکھلا گئی

اے راج! کیا تماشہ ہے؟ چھوڑ اسے

مائی اپنے بانگڑ بلے سے بول کہ میری چٹیاں چھوڑ دے

نہیں چھوڑوں گا اب وہ بول جو باہر بول رہی تھی

دیکھ میں آخری بار بول رہی ہوں میری چوٹی چھوڑ دے ورنہ میں تیرے گلے میں ناخن گاڑھ دوں گی

مجھے پتہ ہے تو چڑیل ہے میں بھی ڈریکولا بن کر آج تیرا خون پی جاؤں گا وہ خونی درندے کی نکل اتارتا ہوا بولا

اے راج! چھوڑا سے میں کہہ رہی ہوں چھوڑ دے مائی نے سختی سے کہا اور وہ اگر مگر کرتا رہ گیا

چوٹی آزاد ہونے پر وہ اسے چڑا کر اٹھلاتی ہوئی مائی کے پاس بیٹھ گئی میری پیاری مائی وہ لاڈ دکھاتی ہوئی مائی کے گلے پڑنے لگی اس سے پہلے ہی مائی نے اسکی کان کچھائی کر دی یہ دیسی مکھن اپنے پاس رکھ اور کچھ شرم حیا کر لے جوان جہان ہو چکی ہے مگر تیری حرکتیں بچوں والی ہیں دیکھ میرا راج اب شادی شدہ ہو چکا ہے تو اس سے فاصلہ رکھا کر

راج نے مزے سے گردن گھمائی (یہ ہوئی ناں بات)

مائی میرا کان تو چھوڑ دے اور مجھے پتہ ہے تمہارا بیٹا بیاہ رچا چکا ہے میں تو تمہارے لیے بکرے کا گوشت کا سالن لائی تھی اماں نے بھیجا ہے مائی نے کان چھوڑ دیا ادھر رکھ دے انہوں نے لکڑی کی پرانی میز کی طرف اشارہ کیا

باپ تیرا بیمار ہے اور ماں تیری بکرے کا گوشت بنا رہی ہے بھئی واہ! کیا بات ہے۔ کرایہ تم سے نکل نہیں رہا اور مزے ہے کہ ختم ہونے کو نہیں آ رہے مائی نے کا سرد سپاٹ اور طنزیہ لہجے میں اس کو بگھو کر مارا تھا

مائی ایسی کوئی بات نہیں ہے اباں کام پر جانے لگا ہے کل گھر میں راشن ڈالا ہے اس ہفتے تک کرایہ بھی دے جاؤں گی کچھ شرمندگی اور ہچکچاہٹ تھی اس کی آواز میں

اچھا۔۔۔اچھا زیادہ نوٹنکی مت دکھا اب کیسا ہے تیرا اباں؟اللہ کے کرم سے اور اماں کے تیمارداری سے اب ٹھیک ہے

سلام کہنا میرا جی ٹھیک ہے راج یہ سالن باورچی خانے میں رکھ دے راج جو کمرے سے باہر نکل رہا تھا مائی نے اسے پکارا میں رکھ دیتی ہوں مائی وہ فورا اٹھ گئی اور راج کے پیچھے باہر نکل آئی وہ سالن کا پیالہ باورچی خانے میں رکھ کر جانے لگی تو راج ٹانگ موڑے صحن کی دیوار سے کھڑا تھا موتیا کے پھولوں سے کھیل رہا تھا اسے جاتے جاتے ایک بار پھر شرارت سوجھی وہ دھیرے سے اس قریب آئی

چچ چچ چچ اس کا مزاق اڑایا اور زور سے کھلکھلاتی ہوئی تیزی سے بھاگی تھی رک تیری تو۔۔۔وہ ٹانگ نیچے کیے سیدھا کھڑا ہوا غرایا پھر مسکرایا پھر وہ چونک گیا اسے ہلتا ہوا پلو دکھائی دیا گھر کے ایک کونے وہ چھپ کر دیکھ رہی تھی کچھ سمجھ کر راج زور سے ہنسا اور گنگناتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

۞۞۞۞*****۞۞۞۞

اسی شب وہ باورچی کھانے میں کھڑی چولہے کے آگے روٹیاں ڈال رہی تھی وہ پسینے سے شرابور کھڑی تھی اس کی چوٹی سے ایری تک پسینہ بہہ رہا تھا

چہرہ سخت تاثرات سے تنا تھا آنسوں تھے ابل ابل کر آرہے تھے جسے وہ آنکھ میں آنے سے پہلے ہی حلق سے نیچے اتار لیتی وہ خود بھی اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی۔ ویسے تو ان دونوں کے مابین ایسا کوئی تعلقات قائم نہیں ہوئے تھے لیکن پھر کیوں اس کی راج کے ساتھ اس قدر بے تکلفی اور تیر انداز جملے مجھ پر حاوی ہو رہے ہیں؟

ساری سوچیں سارے اعتراضات سے اس کا دل اور دماغ بالکل شل ہونے لگا

کتنی روٹیاں باقی ہیں؟ بس مائی دو روٹیاں اور ڈال دوں وہ جز بز ہوتی توے پر روٹی سیکنے لگی

ہاں ہاں جلدی سے لے آؤ اتنی دیر میں راج جگ میں پانی بھر لایا اب وہ دونوں اس کا انتظار میں تھے۔

سندس روٹیاں اٹھائیں کچن سے باہر نکلی وہ اس وقت راج کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی مگر کب تک سامنا تو ہونا ہی تھا پسینے سے تیر احشر ہو گیا ہے وہ پسینے میں شرابور ہونے کے باوجود بھی خود کو دوپٹے سے لپیٹ کر رکھے ہوئے تھی بیٹھ جا تھوڑی ہوا کھا لے مائی کے جملے پر راج کی نظر سندس سے ملی اس نے فورا نظریں جھکا لیں راج نے ٹھنڈے پانی کا گلاس بھر کر اس کی جانب بڑھایا سندس کو اس سے اس قدر بے تکلفی کی امید نہیں تھی

جب سے مائی نے اس کی معافی قبول کی تھی تب سے وہ کچھ سر چڑھنے لگا تھا چولہے کے آگے سے آکر ایک دم ٹھنڈا پانی نہیں پیتے اسے تھوڑا پسینہ خشک کر لینے دے مائی نے بہو کے لیے بیٹے کی فکر مندی دیکھی تو مبہم مسکراہٹ سے بولی

وہ جز بز ہو کر وہاں سے جانے لگی روٹی تو کھالے مائی نے پکارا آپ کھاؤ مائی میں اپنی روٹی ڈال لوں وہ چلی گئی اب تو بھی بیٹھ جا کھانا کھالے وہ جز بز سا ہو کر بیٹھ گیا اس نے مائی کو پلیٹ میں دال بھر کر روٹی چور دی باورچی خانے سے توے چمٹے کی آوازیں آرہی تھی ابھی اس نے روٹی کے چند لقمے دال کے ساتھ لیے تھے کہ روٹی اس کے حلق میں پھنسنے لگی پانی کے دو تین گھونٹ پی کر لقمہ نیچے اتارا لگتا ہے مائی کوئی بہت بھوکا ہے اس گھر میں اور کتنے بندے ہیں تو نے اور میں کھالیا اور رہ ہی کون گیا وہی بھوکی ہے دوپہر کو بھی کچھ خاص نہیں کھایا تھا مائی اپنی ہی کہے گئی بیٹے کے تاثرات جانے بنا راج منہ اٹھا کر رسوئی کی طرف دیکھنے لگا رسوئی سے ابھی تک آوازیں آرہی تھی راج کے چہرے کا رنگ اڑ گیا اس نے شکوہ کناں نظروں سے رسوئی کی طرف دیکھا اور افسوس سے سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

ارے تو کہاں جارہا ہے کھانا تو کھالے مائی نے اسے کھانا چھوڑ کے جاتے دیکھا تو آواز دی مائی کی آواز باخوبی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی بس مائی پیٹ بھر گیا کچھ طبیعت بوجھل سی ہو رہی ہے شاید

معدے میں تیزابیت بڑھ گئی ہے اب کچھ نہیں کھاؤں گا گھر سے باہر کا ایک چکر لگا کر آتا ہوں وہ جا چکا تھا

برتن سمیٹے میز صاف کی مائی کو کمرے تک پہنچایا سارا کام دھام سمیٹ کر وہ مائی کے زیر خدمت تھی مائی سر میں تیل دال دیا ہے کل صبح سر بھی دھلا دوں گی وہ بال بناتے ہوئے بولی تو بھی کیا سوچتی ہو گی لنگڑی بڑھیاں میرے سر پر آن پڑی ہے گھر کا سارا کام کرتی ہے اور مجھ بڑھیاں کی خدمت الگ

مائی کتنی بار منع کیا ہے ایسی باتیں مت کیا کرو مجھے اچھا نہیں لگتا مجھے بھی اچھا نہیں لگتا مائی نے کہا

"کیا؟" اس نے پوچھا تیرا ایسے چُھپ چُھپ کر رونا اور گُھٹ گُھٹ کر جینا میں جانتی ہوں میرا راجے تیرا مجرم ہے تجھے اس حال میں پہنچانے کا ذمہ دار ہے مگر کیا کروں ماں ہوں ناں اس لیے نہ اسے شرمندگی میں روتے تڑپتے دیکھ سکتی ہوں اور نہ ہی تجھے روتے سسکتے

وہ بے یقینی کی کیفیت میں گم سم بیٹھی رہی ایک بات سچ سچ بتا مائی نے اس کے ہاتھ پکڑ لیے وہ بھونچکا گئی میں نے راجے کو معاف کر دیا اس لیے تو مجھ سے خفا ہے ناں وہ ایک لمحے میں تڑپ گئی نہیں مائی میں آپ سے خفا ہونے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی وہ مائی کے ہاتھوں کو اپنے لبوں سے چھو کر بوسہ دیا میں آپ کو صرف مائی کہتی ہی نہیں مانتی بھی ہوں آئندہ آپ نے ایسا سوچا تو میں۔۔۔

میں سچ مچ آپ سے خفا ہو جاؤں گی وہ نم لہجے میں مسکرائی تھی مائی کے دل پر پڑا بوجھ کچھ ہلکا ہونے لگا

اچھا ایک بات اور بتا جب میں بیمار ہوئی تھی تو اسے گھر میں واپس تو نے ہی بلایا تھا کیوں؟ مائی نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر سوال کیا وہ نیچے نگاہیں جھکا گئی اور دھیمے لہجے میں بولی میں نے سہی ہے ظالم دنیا کی اذیت میں نہیں چاہتی تھی کے ایک ماں کا بیٹا میری وجہ سے دور ہو جائے میں تو ہوں جنم جلی نصیب کی ماری باپ گزر گیا تو ماں کو بھی کھا گئی اس کے لہجے میں بلا کا درد اور آواز میں تکلیف کے آثار نمایاں تھے مائی کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا

"والدین کے سوا کوئی رشتہ سگا نہیں ہوتا جب وہ منہ پھیر جائیں تو دنیا اپنی حقیقت آشکار کر دیتی ہے"

بولنے کو چاچی تھی مگر اصلی میں وہ ڈائن تھی میرا معصوم بچپن اس کی نفرت کی بھینٹ چڑھ گیا میرا رنگ روپ ان کی بیٹیوں کے لیے کھلونا بن گیا چھوٹی سی عمر میں میرے ہاتھوں سے گڑیا چھین کر پھینک دی گئی ان ہاتھوں میں جھاڑو اور برتن پکڑا دیے وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر عجیب ہی کیفیت میں بولی مائی کو افسوس ہوا گھر کا سارا کام برتن بھانڈے, جھاڑو پوچا, روٹی ہانڈی, کپڑے دھونا اور تو اور چاچی کی مار پیٹ کیا کیا نہیں سہا میں آواز بلند ہونے لگی تو کمرے سے باہر جانے لگی لیکن کمبخت میرا نصیب اس کو مجھ پر زرا رحم نہ آیا ایک دن چاچی کا آوارہ بد معاش بھائی موقع دیکھ

کر میری عزت سے کھیلنا چاہا شاید اس دن اللہ کو مجھ پر رحم آگیا تھا اس کی نظر میرے ساتھ ہوئے ظلم پر پڑ گئی اور اس دن اس نے میری عزت کی حفاظت کر لی بہت چوٹیں آئی تھیں مجھے یہاں یہاں ادھر ادھر اور اور یہاں مارا تھا اس نے مجھے وہ روتی سسکتی اپنے جسم کے اعضاء پر انگلیاں رکھ رکھ کر اپنے زخم گنوا رہی تھی کوئی مائی کے دل سے بھی پوچھتا کہ تڑپ صرف وہ نہیں رہی تھی رو صرف وہ نہیں رہی تھی مائی بھی سسک رہی تھی پہلے چاچی کے بھائی کی مار پھر چاچی کی مار اس دن میں نے پہلی بار اللہ سے باتیں نہیں کی تھی

اس دن میں نے جان لیا تھا کہ اس بھری دنیا میں سندس کا کوئی رفیق نہیں ہے اس نے ناک سڑ سڑ کی اور بولی آپ کے بیٹے نے جو کیا وہ میرے مقدر میں لکھا تھا کردار تو پہلے ہی داغ دار ہو چکا تھا بس دنیا والوں کے سامنے اس پر مہر آپ کے بیٹے نے ثبت کر دی اب جو ہے جیسا ہے میرا نصیب ہے میں نے یہی سمجھ کر اپنی زندگی سے سمجھوتہ کر لیا ہے مگر ان سب میں آپ سے اپنائیت اور محبت خالص کی ہے۔

آج وہ اپنے دل کا سارا غبار نکال کر کچھ ہلکی سی ہو گئی تھی

"بڑے کہتے تھے بیٹی کی پرورش اچھی کرو تاکہ دوسرے گھر ہماری عزت کی لاج رکھ سکے لیکن افسوس ہم مائیں بیٹی کی پرورش والے فلسفے پر کان دھرتی ہیں کبھی یہ نہیں سوچا بیٹی ہو یا بیٹا پرورش دونوں کی یکساں ضروری ہے جب عورت کو سکھایا جاتا ہے کہ ایک عورت کی عزت سب سے بڑھ

کرہے اس کی حفاظت کرو تو یہی بات مرد کو کیوں نہیں سکھائی جاتی کہ ایک عورت کی عزت سب سے پہلے ہے چاہے پھر وہ کسی کی ماں ہو, بہن ہو, بیٹی یا پھر بیوی جو مرد گھر کے اندر اپنی ماں بہن کی عزت دے گا وہ مرد سب عورتوں کی عزت کرے گا۔"

مائی نے مایوسی سے آنکھیں بند کر لیں اور وہ بھی خاموش رہی اس نے کہا تھا وہ تجھ سے معافی مانگے گا تو اسے معاف کر دے گی ناں؟

ان کی آنکھیں امیدی کی کرن سے چمک رہی تھیں اس میں کوئی شک نہیں تو بہت اچھی اور نیک بچی ہے تیرا دل بہت بڑا ہے پر میرا راجے بھی بالکل ایسا نہیں ہے جیسا تو سوچ رہی ہے وہ اس کی پہلی اور آخری غلطی تھی میں جانتی ہوں اسے ماں ہوں اس کی میں تم دونوں کو خوش دیکھنا چاہتی ہوں میرے گھر کے آنگن میں پوتا پوتی کھیلیں مائی بس اپنی ہی کہی جا رہی تھی بنا اس کے تاثرات جانے مجھے تجھ پر پورا بھروسہ ہے جیسے تو نے مجھے اور میرے گھر کو سنبھال لیا وہ برق رفتاری سے اٹھی تھی ایسی ہی برق رفتاری مائی کی زبان کی زبان تالو سے چپک گئی مائی۔۔۔؟ بند ہوئے گلے سے وہ بس اتنا ہی کہہ سکی مائی نے دیکھا سندس کی آنکھیں آنسوؤں سے یلغار تھی اسے یقین نہیں آ رہا تھا مائی اس انتہا تک پہنچ جائے گی مائی الگ سناٹے میں تھی اپنے کہے پر شرمندہ الگ

ابھی آپ۔۔۔آپ ہی نے کہا ناں کے آپ بیٹے سے جرم سرزرد ہوا ہے وہ مجرم ہے میرا وہ زور لگا کر بول رہی تھی اس کا سانس پھولنے لگا تو مائی مجرم کو سزا دی جاتی ہے۔

"کیا مجرم کو صرف سزا ہی مل سکتی ہے جزا نہیں؟ "تو پھر دو سزا میں ہر سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔

سندس نے گردن موڑ کر اپنے عقب میں دیکھا اس کے قدموں تلے زمین کھسکنے لگی اس کی آنکھوں میں اندھیرا سا آگیا نادم سا راج کتنی دیر سے سندس کے سامنے بے تاب کھڑا تھا "سزا یا جزا۔۔؟ "صرف اس انتظار میں

سندس کے الفاظ ساتھ چھوڑ گئے پھر جب نظر اٹھی تو سرد مہر سنگلاخ نگاہیں بہت کچھ واضح کر چکی تھی اور پھر اس نے سختی سے اس کے ہاتھ پرے کر دیے اور باہر چلی آئی مائی پکارتی رہ گئی

سندس۔۔۔۔سندس!

مگر اسے نہ کچھ دکھائی دے رہا تھا اور نہ سنائی راج تھکا تھکا سا مائی کے پاس بیٹھ گیا تیری وجہ سے ایک بار پھر میں اس کے سامنے شرمندہ ہو گئی ھائے بدنصیب بچی مقدر کی آگ میں جل رہی ہے۔

وہ استہزائیہ انداز میں ہنسا پھر بولا جل تو میں بھی رہا ہوں

مائی نے افسوس سے دیکھا اور ہولے سے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ دیا سب کچھ وقت کے دھارے پر چھوڑ دیا وہ اچھے وقت کی امید کی کرن جلانا نہیں بھولی تھی۔

عموماً تو وہ اتنی جلدی رد عمل ظاہر کرنے والوں میں سے نہیں تھی وہ بہت سادہ سی تھی مجرم کی ندامت پر اس کا بڑے سے بڑا ظلم قربان کر دینے والی

آج مجھے کیا ہوا تھا کہ میں بدلے پر اتر آئی وہ تکیے پر اوندھی لیٹی تھی خود سے ہمکلام ہوئی اس کی آنکھوں میں اب آنسو نہیں تھے صحیح معنوں میں عزت تو اس بلو نے لوٹنے کی کوشش کی تھی اگر اس دن میری عزت چھین لی جاتی تو شاید آج میں مر چکی ہوتی شاید نہیں یقیناً آج میں زندہ نہیں ہوتی۔

راج نے میری عزت پر کردار کشی کی ہے جبکہ وہ شرمندہ ہے غلطی بھی مان رہا ہے اور معافی تو میں اسے کیوں معاف نہیں کر پا رہی سوچ سوچ کے اس کا دماغ دکھنے لگا تھا رو رو کر حلق خشک ہو گیا تھا شدت سے پیاس کی طلب ہونے لگی تو وہ اٹھ کے بیٹھ گئی بھوک الگ لگ رہی تھی گھر میں آٹا ختم ہو گیا تھا وہ کس منہ سے مائی کو بتاتی جتنا آٹا تھا ماں اور بیٹے کے لیے رات کی روٹیاں بنا دی تھی۔

بھوکی رہ سکتی ہوں مگر پیاسی نہیں؟

وہ دبے دبے قدموں سے کمرے سے نکل کر صحن میں آئی دروازے کی اوٹ سے زرا سا کمرے میں جھانکا مائی پلنگ پر سو رہی تھی اور راج زمین پر وہ دبے دبے قدموں سے پلٹ کر رسوئی تک آئی پہلے دو گلاس پانی کے بھر بھر پئیں جانے سے پہلے روٹی کا چنگیری کھولی تو اس میں ڈیڑھ روٹی رکھی تھی وہ کھانا کھانے بیٹھ گئی سندس اتنی تیزی سے کھانا کھا رہی تھی جیسے اس کے پیچھے کوئی بھوکا

کتا لگا ہوا ہے اس سے روٹی چھین کر لے جائے گا آخری لقمہ تھا جب اسے بڑے زور کا پھندا لگ گیا وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز دبانے کی کوشش کی مگر آنکھوں میں آنسو آ گئے گلے میں مرچیں لگی وہ گھبرا گئی۔

پانی پی لو وہ اس وقت فرشتہ بن کر اس کے سامنے پانی کا گلاس لیے وارد ہوا اس نے جھٹ سے گلاس منہ سے لگایا اس کی جان پر بنی تھی کچھ وقت لگا اس کی بے ترتیب سانسیں بحال ہونے میں یہاں سانسیں بحال ہوئیں وہاں حواس بھی بحال ہو گئے اس نے خود پر قابو پا لیا

وہاں رکنے کا جواز نہیں بنتا تھا اس کے جاتے ہی راج نے ایک ایک ڈبہ کھول ڈالا نہ دال تھی نہ چاول آٹے کا خالی کنستر الگ منہ چڑا رہا تھا مطلب صاف تھا گھر میں راشن ختم ہو چکا تھا وہ اسے اور مائی کو پیٹ بھر کھلاتی خود بھوکی رہ جاتی اسے شک ہو گیا تھا پر اب تصدیق بھی ہو چکی تھی اس کا دل ڈوب گیا سندس اب اس کی ذمہ داری تھی اور وہ ایک بھی فرائض انجام نہیں دے سکا تھا اس کو خود پر غصہ آ رہا تھا اور سندس کی اعلیٰ ظرفی پر ترس دماغ میں خیال کلبلانے لگے اس نے سوچ لیا اسے کیا کرنا ہے موبائل جیب سے نکال کر نمبر ملانے لگا۔

۞۞۞****۞۞۞

استانی صاحبہ! یہ ٹوپی تو کھنگال کے سکھا دیں آپ آ گئے انہوں نے حیرانی سے مولوی صاحب کو دیکھا ایسی کون سی سوچ و فہم میں غلطاں ہیں کہ آپ کو ہمارے آنے کی بھی خبر نہیں مولوی

صاحب نے ٹوپی استانی جی کی طرف بڑھائی انہوں نے ٹوپی پکڑلی نہیں کچھ نہیں فجر کی نماز کو تو کافی وقت گزر چکا ہے آپ کو کافی دیر نہیں ہو گئی مولوی صاحب کے انتظار میں رکھی چائے کب کی ٹھنڈی ہو چکی تھی ان کی نظریں چائے کی طرف تھیں آپ تو جانتی ہیں لوگوں کے بھی کتنے مسلے مسائل ہوتے ہیں بس اسی سلسلے میں رک گیا تھا۔

اللہ کے ایک بندے کو میری ضرورت آن پہنچی تھی وہ بیٹھتے ہوئے بولے

ہمم!!استانی جی نے سمجھ کر اثبات میں گردن ہلائی اب آپ بتائیں کہاں کھوئی کھوئی تھیں مولوی صاحب واپس مدعے کی طرف لوٹ آئے...

مولوی صاحب آپ جانتے ہیں کہ آج کل میری طبیعت کچھ ناساز رہنے لگی ہے ماشاءاللہ سے پورے محلے کے بچے یہیں سپارہ پڑھنے آتے ہیں میں سوچ رہی ہوں کہ تھوڑے بہت بچے اپنی سندس کے پاس بٹھادوں بچے سپارہ بھی پڑھ لیں گے اور اپنی سندس کا بھی دل لگا رہے گا آپ کا کیا خیال ہے اس بارے میں؟

استانی جی نے اپنا مدعا بیان کر کے مولوی صاحب سے رائے طلبی کی نیک کام میں دیری کیسی ماشاءاللہ بہت اچھی اور نیک سوچ ہے میرا خیال ہے سندس بیٹی کو تو کوئی مسلہ نہیں ہو گا مگر اس کی ساس اور شوہر سے اجازت لینا پڑے گی کہیں انہیں ہمارا یہ عمل ناگوار نہ گزرے اور سندس بیٹی کے لیے کوئی نیا مسلہ کھڑا ہو جائے مولوی صاحب نے سوالیہ انداز میں انہیں دیکھا

مولوی صاحب !اس بات کی تو آپ بالکل فکر ہی نہ کریں صغرہ بہن تو بہت اچھی سلجھی ہوئی سمجھدار خاتون ہیں انہیں کوئی مسلہ نہیں ہو گا رہی بات اس کے شوہر کی تو میں صغرہ بہن سے بات کر کے ہی بچے وہاں بھیجوں گی چلیں یہ تو بہت اچھا ہو گیا اگر اب آپ کا مسلہ حل ہو گیا ہے تو ہمیں چائے مل سکتی ہے بڑی دیر سے طلب ہو رہی ہے استانی جی نے تاسف سے ٹھنڈے چائے کے پیالے کو دیکھا وہ تو کب سے آپ کے انتظار میں ٹھنڈی ہو چکی ہے رکیں میں بنا لاتی ہوں وہ چائے کا پیالہ اٹھا کر جانے لگی چائے کو ضائع مت کیجیے گا اسے ہی گرم کر دیں رزق کی ناقدری کریں گے تو یہ رزق ہم سے روٹھ جائے گا مولوی صاحب نے پیچھے سے ہانک لگائی

پتہ ہے مجھے رزق کی قدری نہیں کرتے اللہ ناراض ہوتا ہے برسوں سے سنتی آ رہی ہو استانی جی نے مڑے بغیر ہی جواب دیا تھا

مولوی صاحب مسکرانے لگے شکر الحمد للہ یارب العالمین انہوں سر اوپر آسمان کی جانب اٹھا کر کہا اے رب تیرا جتنا شکر کروں کم ہے اس عمر میں بھی اتنی محبت اور ساتھ نبھانے والا ساتھی عطا کیا۔

۞۞۞****۞۞۞

سندس کمرے میں آ کر بستر پر لیٹ گئی ارادہ تھا گھنٹہ بھر سوئے گی لائٹ گئی ہوئی تھی اسے تو عادت تھی بغیر پنکھے میں بھی سونے کی وہ کروٹیں بدلتی رہی مگر اسے نیند نہیں آئی وہ سونے کا ارادہ ترک کر کے اٹھ کر بیٹھ گئی اسے دوپہر کے کھانے کی فکر ستا رہی تھی گھر میں کچھ بھی تو نہیں تھا آخر وہ کیا

کرے؟چند لمحے سوچنے میں گزارے پھر ایک خیال ز ہن میں لپکا نظام چاچا کے گھر چلی جاتی ہوں ان سے کہہ دوں گی وہ کچھ سامان دلا دیں گے ہاں, یہی ٹھیک ہے وہ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنایا اور اٹھ کھڑی ہوئی خود کو چادر میں اچھی طرح لپیٹ لیا دروازے کی طرف قدم بڑھائے عین اسی وقت دروازہ بج اٹھا وہ ڈر کر چونک گئی دوسری پھر تیسری دستک پر اس نے دروازہ کھول دیا

سامان سے بھرے لڈے پھڈے تھیلے سنبھالتا ہوا راج اندر داخل ہوا وہ یہ تو سمجھ گیا تھا کہ خود کو چادر میں لپیٹ کر کہیں باہر جانے کا ارادہ رکھتی ہے مگر کہاں؟

راج نے گھور کر سوالیہ انداز میں اسے دیکھا وہ سنسپٹا سی گئی

"کہاں جا رہی تھیں تم؟"گھوریاں برقرار تھیں

پتہ نہیں اس سے جواب نہیں بن پڑا رخ موڑ گئی

غالباً تم چادر لپیٹ کر گھر سے باہر جا رہی تھیں اور کہہ رہی ہو تمہیں پتہ نہیں

"مائی کہاں ہے؟"وہیں کھڑے کھڑے اندر کی سمت نگاہ ڈورائیں دوسری طرف سے خاموشی برقرار تھی۔

"موقع دیکھ کر گھر سے بھاگ رہی تھیں؟"اس نے دل میں ابھرتے خدشے کو زبان دے دی۔

سندس کی آنکھیں پھٹ گئیں اتنی بے اعتباری وہ بدک اٹھی مائی اندر سو رہی ہے اور میں گھر سے بھاگ نہیں رہی تھی نظام چاچا کی طرف جا رہی تھی گھر میں کچھ کھانے کو نہیں ہے مائی کو روٹی دینی ہے وہ ایک ہی سانس میں چلا کر بولی تھی پھر جیسے کچھ خیال آیا مائی کی کمرے کے طرف نگاہ اٹھتے اٹھتے رہ گئی وہ اندر چل کر آ گئی

"کیا کہا۔۔۔؟" زرا دوبارہ کہنا نظام چاچا کے گھر۔۔؟ "

اسے جیسے اپنی سماعتوں پر یقین نہ آیا وہ اس کے پیچھے پیچھے آیا میں ابھی مرا نہیں ہوں جو تم منہ اٹھا کر کسی کے بھی گھر مانگنے چلی جاؤ مجھ سے کیوں نہیں کہا؟ اس کے چاروں اور تاسف ہی تاسف منڈلانے لگا اسی تاسف میں گھرے ہاتھ میں پکڑا سارا سامان چارپائی پر رکھ دیا جب مائی گر کر بہوش ہو گئی تھی تب بھی تو ان سے ہی مدد مانگی تھی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بول گئی منہ اٹھا مانگنے چلی جاؤ یہ اسے برا لگا تھا

وہ الگ بات ہے اس بات میں اور اس بات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

یہ گھر کا سودا سلف ہے نام کا ہی سہی پر شوہر ہوں تمہارا آگے سے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مجھ سے کہنا بہت بے چارگی سے کہتے ہوئے اس کی چہرے کی طرف دیکھا تھا وہ سنگ دلی سے چہرہ موڑ گئی

سنو! کچن کی طرف قدم بڑھا دیے جب اس نے اپنی پشت پر راج کی آواز سنی تھی مائی سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں انہیں میں بتا دوں گا اس نے دھیرے سے گردن ہلائی مائی نے کچھ کھایا تھا؟ جی" !اور تم نے؟" وہ چونک گئی یہ سوال تو پہلے کبھی اس سے نہیں پوچھا تھا

میں واقعی بہت شرمندہ ہوں جو کل رات ہوا اب ایسا نہیں ہوگا اس گھر میں مائی اور تم میری ذمہ داری ہو اور جانے انجانے میں اپنی ذمہ داری سے غفلت برت گیا مگر اب بالکل ایسا نہیں ہوگا اس میں کچھ سبزی اور گوشت ہے دوپہر کے کھانے میں بنا لینا بہت بھوک لگی ہے جب تک میں نہا کر آتا ہوں وہ اس کے پاس سے گزر کر جانے لگا تو سندس چونک سی گئی اس نے حیرانی سے دیکھا راج کی چال میں لڑکھڑاہٹ واضح ہوئی وہ الجھ گئی کوئی چوٹ لگی ہے نہیں شاید ٹانگ میں مسلہ ہے الجھن یقینی تھی آج سے پہلے اس نے کبھی راج کو اتنے دھیان سے جو نہیں دیکھا تھا الجھن بھرے چہرے سے وہ باورچی خانے میں آگئی سب سے پہلے اس نے تھیلی کا منہ کھول کر سامان کا جائزہ لیا منتخب کردہ گوشت نکال کر تیزی سے چولہے پر چڑھا دیا اور جلدی جلدی آٹا دالیں چینی خالی ڈبے میں بھرنے لگ گئی جب تک گوشت گلا اتنی دیر میں وہ بڑی مہارت سے سب سمیٹ چکی تھی دھیان بار بار بھٹک کر راج کی طرف جا رہا تھا پھر وہ اپنے ہی خیال کو جھٹک دیتی کام میں دھیان لگا دیتی۔

آٹا گوندھ کے ایک طرف رکھ دیا تھا آلو چھیل کر اس کے بیچ میں سے دو بڑے ٹکرے کیے پتیلی میں ڈال کر بھوننے لگی جب تک آلو گوشت تیار ہوا روٹیاں بھی پک چکی تھیں ہری مرچیں اور ہرا دھنیا چھڑک کر ڈھکن ڈھانپ کر وہ رسوئی سے باہر نکل آئی پورا گھر آلو گوشت کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔

مائی آپ اٹھ گئیں کھانا پک چکا ہے میں لے کر آتی ہوں وہ مڑنے لگی تو مائی روک دیا اب شام ہو چکی ہے تھوڑی دیر رک کر کھالوں عصر میں کتنا وقت باقی ہے تو مجھے وضو کرا دے عصر تو ہو چکی ہے پہلے میں آپ کو وضو کروا دوں پھر صفائی کر کے نہالوں گی

باورچی خانہ کی صفائی ستھرائی کرنے کے بعد اسے پسینے اور گرمی سے الجھن ہو رہی تھی۔

راجے کہاں ہیں؟ صبح دے دکھائی نہیں دیا مائی کے پوچھنے پر اسے یاد آیا اسے تو بھوک لگی تھی شاید اندر کمرے میں سو رہے ہیں اس کے ذکر پر وہ ایسے ہی ہچکچا جایا کرتی تھی۔

دنیا کے مرد صبح گھر سے نکلتے ہیں اور شام کو گھر گھستے ہیں کا ایک یہ نکما ہے کہ پڑا سو رہا ہے زرا ٹھیک ہو جاؤں پھر کرتی ہوں اس کا بھی بندوبست

اب مائی کو کیسے بتاؤں کہ جب میں فجر میں اٹھی تو وہ گھر میں تھا ہی نہیں ابھی دوپہر کو لوٹا ہے۔

چل اب کس سوچ میں پڑ گئی ہے مجھے وضو کرا دے

ہاں آئی مائی کو وضو کرانے کے بعد اس نے صحن دھویا پلنگ بچھائے پلنگ پر بستر بچھا دیے اور تو اور سونے کی بالی میں موتیا پرو کر انہیں کانوں میں پہنا دیا

آج مائی بہت خوش لگ رہی تھی آج ان کا گھر عام دنوں سے کچھ جدا جدا سا لگ رہا تھا شام کی چائے پر جب پالک اور آلو کے پکوڑے میز پر سجائے گئے تو مائی سے رہا نہ گیا ماشاءاللہ آج پورا گھر سوندی سوندی خوشبوؤں سے مہک رہا ہے کون لایا یہ سب ؟

مائی۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ مائی منہ کھولے اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی پھر بولی وہ لائے ہیں وہ جھٹ سے بول گئی

"راج؟"مائی نے حیرت سے پوچھا تو وہ گردن ہلا گئی مائی نے تھوڑی ہاتھ پر رکھ کر سمجھنے والے انداز میں گردن ہلائی لگتا سیمی کا باپ نے کرایہ بجھوا دیا ہے

کہاں ہے یہ نکما لڑکا؟راجے۔۔۔۔راجے۔۔۔۔

ایک ہی سانس میں سوال کرتے ہوئے اسے زور زور سے آوازیں دینے لگی وہ گہری نیند میں تھا جب اس کے کانوں میں مائی کی آواز سنائی دی وہ کسلمندی سے اٹھتا ہوا آیا جمائی لیتا سرخ آنکھیں ڑ گرتا ہوا وہ کرایہ دے کے گئی ہے ؟وہ کون ؟وہی بھوری بلی جب ہی تو گھر میں راشن ڈالا ہے ہاں ۔۔۔۔۔ہاں مائی کرای دے گئی تھی وہ تو میں نے سوچا گھر کی ضرورت کا سامان لے آؤں

ہاں پتہ ہے مجھے کیونکہ کام دھندا کرنا تو تیرے بس کا کام نہ ہے تو بس بیٹھ کے مفت کی روٹیاں توڑ اور گدھے کی طرح مند کے سو

کیا مائی؟ راج کے چہرے پر شرمساری سی چھا گئی رہ گئی سندس تو اسے وہاں اور ٹھہرنا مناسب نہیں لگا وہ پانی پینے کا بہانہ کیے وہاں سے نکل آئی لا بقایا پیسے مجھے دے انہوں نے اس کے آگے ہتھیلی پھیلا دی یہ جو نواب زادے پنکھے کے نیچے مزے سے سو رہے تھے ناں اس کا بل بھی آتا ہے اور جو مفت کی روٹیاں توڑتے ہوں ناں یہ بھی گیس پر پکتی ہیں لا دے پیسے حکم صادر کیا اس نے بھی بنا کچھ کہے پیسے نکال کر مائی کے ہاتھ پر رکھ دیے کل آخری تاریخ ہے دونوں بل جمع کرا دینا انہوں نے حساب کتاب کرتے ہوئے پلنگ کی چادر کے نیچے سے بل اور پیسے اس کی طرف بڑھائے

ٹھیک ہے بھر آؤں گا اس نے بل اور پیسے تھام لیے

سندس کدھر گئی ہے؟ یہ چائے شربت کر کے پلائے گی آ گئی مائی وہ بس۔۔۔۔اسے کچھ نہ پڑا پانی پینے گئی تھی یا کنواں کھودنے اسی دوران راج نے محسوس کیا آج گھر کی فضا کچھ نئی نئی سی لگ رہی تھی سب سے خاص بات جو اسے خوشی دے رہی تھی وہ یہ کہ مائی نے کتنے نوں بعد بالی میں پھول پرو کر پہنے تھے وہ راج سے خفگی کے ساتھ ساتھ ان پھولوں سے بھی خفا تھیں۔ مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا ہوا تھا جب مائی نے کہا ہمارے سر پر کھڑا رہ کر نوالے گنے گا بیٹھ جا

پکوڑے تو بھی کھالے اس قدر سفاک بے عزتی پر دل تو کیا منہ اٹھائے کمرے میں چلا جائے مجھے نہیں کھانے یہ پکوووڑے پہلے کھلاؤ گی پھر کہو گی مفت کا کھا رہا ہے وہ مڑ لگا رک چپ کر کے بیٹھ جا اگر میں دنڈا اٹھالیا ناں تو۔۔۔۔

مائی کی دھمکی دھمکی نہیں ہوتی تھی وہ جانتا تھا اسی لیے خاموشی سے بیٹھ گیا بھوک تو لگی تھی اور پکوڑے دیکھ کر بھوک مزید بھڑک گئی۔

ارے مائی یہ پکوڑے تو چٹنی کے ساتھ بڑا سواد دے رہے ہیں یہ پودینے اور کیری کی چٹنی ہے ناں مائی بہت مزے کی ہے وہ چٹخارے لیتا ہوئے مزے سے بولا

ہاں بیٹا! اتنا عرصہ مائی نے پکا کر کھلایا وہ کچھ نہیں آج بیوی کے ہاتھ کی چٹنی بھی زبان کو سواد دینے لگی ہے مائی نے اس انداز سے طنز کیا کہ اسے اچھو کا لگ گیا

سامنے بیٹھی ہوئی سندس بیٹھے بیٹھے نگاہیں چراتی تو کبھی ہونٹ کاٹتی

مائی کے چہرے کی مسکراہٹ الگ ہی داستان سنانے لگی مائی نے باری باری دونوں کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے چہرے کے ساتھ لبوں سے چائے کا پیالا لگا لیا۔

آسمان پر آج گہرے بادلوں کا سماں تھا موسم سہانا تھا موسم کے برعکس صبح سے ہی اس کا دل کافی بوجھل تھا کہیں دل نہیں لگ رہا تھا رہ رہ کر سندس کی نظروں کے ان کہے سوالات اس کے دماغ میں چکرا رہے تھے دل کا بوجھل پن مزید بڑھنے لگا وہ کھوئی کھوئی کیفیت میں چلتا ہوا نہر کے پاس آگیا وہ پچھلے کئی گھنٹوں سے بت بنے نہر کے شفاف پانی میں نظریں جمائیں کھڑا تھا ماضی کے بہت سے خوشگوار لمحے اس کی نہر کے لہراتے پانی میں ہچکولے کھا رہے تھے.

کامی, شیخو اور وہ جب ساتھ ہوا کرتے تھے کتنے مگن تھے وہ مسکراہٹیں وہ شرارتیں بلاشبہ وہ ایک خوش و خرم زندگی گزارتے تھے۔

اس نہر کنارے کئی خواب سجائے تھے ایک خواب حقیقت کی تکمیل پر پہنچ کر بھی ادھورا رہ گیا تھا اس نے داہنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر دبایا تو محسوس ہوا آنکھوں میں کتنی جلن ہے میری ایک غلطی زندگی بھر کا خسارہ بنتی نظر آرہی ہے بہت امتحان لے لیا ہے زندگی نے بس اب اور نہیں اس نے اپنی انگلیوں کے پوروں پر نمی محسوس کی تو آنکھیں بے دردی سے رگڑ ڈالیں۔

دوست صرف دوست نہیں تھے اس کی جان تھے ناراضگی اور لاتعلقی کا یہ دور خاصا طویل ہوتا نظر آرہا تھا

"اب انہیں منانا ہے سب پہلے جیسا کرنا ہے"

وہ مسکراتے ہوئے پلٹا تھا اتفاق سے وہ دونوں سامنے سے چلے آرہے تھے وہ بے چینی سے آگے بڑھا ان دونوں کو بھی شاک لگا تھا اچانک اسے سامنے دیکھ کر وہ بھی حیرت میں گم تھے ان لوگوں کے مابین جو مسافت تھی اب وہاں برسات برس رہی تھی۔

راج بے چین ہو کر قدم بڑھایا مگر وہ دونوں بے اعتنائی سے واپس مڑ گئے بے حسی, بے اعتنائی کا دورانیہ بہت طویل ہو گیا

"لوٹ آؤ مجھے تمہاری ضرورت ہے "

ان دونوں نے اپنی پشت پر اس کی التجائی پکار سنی تھی قدم ایک پل کو ٹھہرے بھی تھے مگر اگلے ہی لمحے وہ بے حسی کی تصویر چھوڑ کر چلے گئے

ان کا یہ عمل فطری تھا راج کے چہرے پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی ابھی تو شروعات ہے مگر کوشش کرنا نہیں چھوڑنا راج! اس نے خود سے عہد کیا اور آگے کی سمت چلنے لگا۔

کچھ ہی فاصلے پر سامنے چھپڑے میں محلے کے بزرگوں کی محفل جمی تھی بارش میں بھانپ اڑاتی چائے کے مزے لے رہے تھے بزرگان میں بیٹھے ایک بابا نے انگلی سے اس کی جانب اشارہ کیا تو باقیات بزرگان کی بھی نظریں اس کی طرف اٹھ گئی۔ایک بزرگ نے تو باقاعدہ کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ توبہ کی تھی۔

نظام چاچا بھی ان بزرگوں کی محفل میں شامل تھے وہ شرمندہ ہو گیا خاموشی سے سر جھکائے آگے قدم بڑھاتا چلتا گیا۔

ایک طرف گول گپے کی ریڑھی والا کھڑا تھا یہ وہی ریڑھی تھی جس کا مٹکا اٹھا کر اس نے شیخو پر الٹ دیا تھا بے ساختہ مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا

زرا سا فاصلہ طے کیا تو محلے کے بچے گول دائرہ بنا کر

"ہر اسمندر

گو بھی بندر

بول میری مچھلی کتنا پانی؟"

کھیل رہے تھے برسات میں ہر جاندار بارش کا مزہ لینے میں محو تھا۔

اب جہاں وہ کھڑا تھا وہاں رش کم تھا گیلے ماتھے پر بال پھیلے تھے اس نے ہاتھوں کی انگلیاں بالوں میں پھنسا کر سارے بال اوپر کیے دونوں ہاتوں سے چہرہ صاف کیا منہ آسمان کی جانب اٹھائے بارش میں کھڑا بھیگ رہا تھا

"بارش غمگسار دوست بن گئی تھی اس کے آنسوؤں کو خود میں سمو کر برس رہی تھی۔"

"کون تھا جو اس کے بارش میں بہتے آنسو پہچان لیتا؟"

دور بہت سے بارش کے ساز کو چیرتی درد بھری آواز اس کی سماعتوں میں رس گھولنے لگی

"الف اگ لگی وچ سینے میں

سینہ تپ کے وانگ تندور ھویا "

بلاشبہ جادوئی آواز اپنی جانب کھینچنے والی

"کچھ لوکاں دیاں تانیاں مار دتا

کچھ سجن آکھاں توں دور ھویا"

سرخ بند آنکھیں کھل گئی ادھر ادھر نگاہیں گھومی

"اک شیشہ لیا سی یار ویکھن لئی

اووی زمین تے ڈگ کے چور ہویا"

وہ دیوانہ وار آواز کی کشش کو محسوس کرتا ہوا کھنچا چلا آیا

"بھلے شاہ لوکی ہنس کے یار منا لیندے

ساڈا رونا وی نامنظور ھویا"...

ملنگی بابا دونوں ہاتھ اوپر کیے ایک ہاتھ میں خالی کشکول اور دوسرا ہاتھ کی انگلیاں بند کھول کرتے حالتِ رقص میں تھے۔

وہ گہری سانس لیتا ہوا برگد کے سائے میں بیٹھ گیا جو سکون اور اطمنان اسے یہاں میسر ہوا وہ پور پور سرشار ہوا

وہ اور بابا ملنگ اسی جگہ پر بیٹھے تھے گھنے برگد کے سائے تلے بارش کے پانی میں بھیگی مٹی کی دھیمی دھیمی خوشبو فضا میں اکشبار تھی بارش کے برستے پانی کے قطروں کا بیش بہا شور ہونے کا باوجود بھی وہ دونوں ایک دوسرے کی صورتوں میں گم تھے۔

راج کے چہرے کے تاثرات ملنگ بابا سے چھپے نہیں تھے فلحال وہ خود اس کے بولنے کے انتظار میں تھے

اور راج کو ایک سامع کی ضرورت تھی جو بنا کہے دل کی کیفیت جانچ سکے اور خاص صفت اللہ والوں میں ملتی ہے کہاں کھوئے ہو؟۔۔۔۔کس کی تلاش میں ہو؟

پتہ نہیں کہاں کھویا ہوں کس کی تلاش میں نکلا ہوں؟

بس اک طویل سفر کی مسافت ہے جس میں میرے پاؤں شل ہونے لگے ہیں وہ کھویا کھویا سا بولا جیسے درست سمت کا تعین کر رہا ہو

"سفر تو منزل طے کرنے کے لیے ہی ہوتے ہیں ہر سفر اپنی طے شدہ منزل پر آکر دم لیتا ہے "

وہ ہاتھوں کی بدرنگ انگلیاں عادتاً حساب کتاب میں مشغول تھیں.

"انسان دین کے احکامات سے بالاتر ہو کر کھڑے کھوٹے کی سمجھ بوجھ کھو بیٹھتا ہے مسافر کا یہ سفر طویل ترین مسافت پر لازم ہو جاتا ہے".

راج کے چہرے پر الجھن بھکری اور منگلی بابا کے چہرے پر معنی خیز مسکراہٹ

"ایک آوارہ پنچھی درخت کے سائے میں بیٹھا ہے یہ بھی ایک مسافر ہے بارش کی عوض کچھ دیر پناہ لینے کو ٹھہرا ہے بارش تھمی اور پرندہ اپنی منزل کی سمت اڑ جائے گا ہم سب بھی اس پنچھی کی طرح ایک مسافر ہیں اور اس نیلے آسمان کے تلے پنہا گزین ہیں ایک دن ہم بھی اپنے حصے کا کردار ادا کر کے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور ہماری آخری منزل صرف اللہ ہے"

"جب انسان خود کو بے بس اور تنہا محسوس کرتا ہے تو اسے ایک غمگسار مانوس کی ضرورت درکار ہوتی ہے اور اللہ سے زیادہ غمگسار مانوس کوئی ذات نہیں وہ واحد ذات ہے انسان اپنا ہر عیب، دکھ، درد، غموں کو سمیٹ کر اس میں سما جاتا ہے۔"

ملنگی بابا بولے تھے تیری طبیعت پر آشوب ہے تجھے ایک کامل کی ضرورت ہے جو تجھ بھٹکے ہوئے مسافر کو صحیح راہ پر موڑ سکے تجھے ہدایت ضرور ملے گی یہ ایک ملنگ بابا کی آگاہی ہے۔

راج نے ان کے چہرے کو بغور دیکھا اور چند ساعتیں سمجھنے میں گزر گئی حالات کیسے بھی ہوں کبھی مایوس مت ہونا بس یقین کامل کی دوری تھام کر رکھنا منزل دور ضرور ہے تو بس ہمت متمجع کر کے رکھ

سب مٹی ہے.... سب مایا ہے.... سارا کھیل اسی کا ہے..... ہم کٹھ پتلی اس کے ہاتھ کی

حق اللہ ھو..... حق اللہ ھو.....

انگشت شہادت کی انگلی اوپر آسمان کی طرف اٹھی اللہ کی واحدنیت کا اشارہ دینے لگی گردن نیچے جھکی اللہ کی حمد وثناء پر معمور تھی۔

۞۞۞****۞۞۞

راج گھر سے صبح نکلا تھا اب دوپہر ہو چلی تھی وہ نہ آیا مگر جوق در جوق بادل چلے آئے اور آناً فاناً برس گئے

نہ جانے کہاں رہ گیا؟۔۔۔ صبح کا نکلا ہے مائی کو فکر ستانے لگی وہ کوئی بچہ نہیں ہے کہ کہیں کھو جائے گا

مائی اس قدر پریشان ہو رہی تھیں کہ سندس نے سوچتے ہوئے مائی کی طرف دیکھا مگر کچھ نہ بولی اور پھر قریباً ایک آدھ گھنٹے کے انتظار کے بعد موٹر سائیکل کی آواز آئی دروازے کو دستک نصیب ہوئی۔

جا۔۔! جا کر دروازہ کھول!! راجے آیا ہے مائی نے شکر کا کملہ پڑھا دل تو نہیں چاہ رہا تھا جا کر دروازہ کھولے مگر یہ مجبوری۔۔۔؟

سامنے وہ برسات میں بھیگا تر بتر کھڑا تھا ہلکی ہلکی کن من ان دونوں پر برس رہی تھی دونوں کے مابین عجیب منظر تھا یکایک سندس خود کو ماحول کے نذر سے نکالنے میں کامیاب ہوئی بے ساختہ اس کی نظریں راج کی داہنی ٹانگ پر ٹھہر گئی اگلے ہی لمحے وہ یونہی سر جھکائے اندر چلی گئی راج نے تاسف سے سر جھٹکا

کہاں رہ گیا تھا؟ بل بھرنے گیا تھا یا بنانے بیٹھ گیا؟

جب سے گیا ہے برسات لگی ہے

مائی بہت لمبی لمبی قطاریں لگی تھیں ایسا لگ رہا تھا جیسے آج ہی سارے گھروں سے بل بھرنے نکلے ہیں

میں تیسری قطار میں کھڑا اپنی باری کا انتظار کرتا رہا جب میرا نمبر آیا تب جا کے بل بھرا۔

مائی کو خود کے لیے فکر مند ہوتے دیکھ کر وہ ہشاش بشاش سا بولا وہ اپنے جھمیلوں میں اتنا الجھ گیا تھا کہ بل بھرنا تو بھول گیا تھا اگر مائی کو بتاتا تو وہ ناراض الگ ہو جاتی اور طعنے الگ سننا کو ملتے دل میں الگ عجیب سی جنگ چھڑی تھی وہ خشک تو لیے سے گیلا سر رگڑنے لگا جا تو کپڑے بدل آ میں کھانا لگواتی ہوں۔

سندس !اری.....اوسندس !!

مائی نے بیٹھے بیٹھے ہانک لگائی رہنے دے مائی میری وجہ سے اپنی بہو کو زحمت نہ دے مجھے بھوک لگی ہو گی تو خود نکال کر کھالوں گا۔

دروازے کی دہلیز پر کھانا لائی سندس چونک سی گئی

ارے باولا ہو گیا ہے تو زحمت کیسی؟

تیری بیوی ہے کم از کم تجھے کھانا تو دے ہی سکتی ہے "کونسی بیوی؟""وہ خود کو میری بیوی مانتی ہی کب ہے؟"کس قدر تکلیف دہ لہجہ تھا مائی نے حیرت سے کھلا منہ اٹھا کر اسے دیکھ کر سوچا" یہ راتوں رات کایا کیسے پلٹ گئی؟ "

سندس کا رنگ فق ہو گیا راج نے چہرہ موڑ کر دیکھا اس نے خاموشی سے کھانا میز پر رکھا مائی مجھے بھوک نہیں لگی جب لگی ہو گی تو کھالوں گا دراصل اس نے مائی کو نہیں سندس کو سنایا تھا وہ پلٹ کر جانے لگی عین اسی لمحے لہراتی بل کھاتی سیمی کمرے میں داخل ہوئی

سلام کاکی ! والسلام ! جیتی رے... جیتی رے مائی نے بیٹھے بیٹھے ہاتھ کے اشارے سے ٹالا انہیں سیمی کی آمد پسند نہ آئی تھی

اس نے باری باری تینوں کے چہرے دیکھے ہر چہرہ پر الگ الگ کہانی رقم تھی وہ مسکرا کر بولی پکوڑے لائی ہوں ساون کی جھڑی لگی ہے ناں پکوڑے اور سوجی کا ہریرہ بنایا ہے۔

ارے واہ یہ تو زبردست ہو گیا میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا برسات میں پکوڑے کھانے کا اپنا ہی مزا ہے اس نے آگے بڑھ کر پلیٹ اچک لی۔

آج میں نے اپنے ہاتھوں سے پکوڑے بنائیں ہیں چٹنی کے ساتھ تمہیں بہت پسند ہے ناں راج نے پکوڑا چٹنی میں لپیٹ کر منہ میں رکھا اور مزے سے چٹخارا لیا

سندس پر نظر پڑی اس چہرے پر عجیب ہی نقشہ کھینچ گیا تھا وہ کس قدر طیش میں تھی وہ سمجھ سکتا تھا اور جب یہی نظرِ شریف مائی کی جانب اٹھی تو پکوڑا.... چٹنی.....چٹخارا سب جدا.... جدا ہو گئے

اچھا میں کپڑے بدل لوں وہ پلیٹ پکڑے باہر نکل گیا اس کے جانے سے قبل سندس جا چکی تھی اور سیمی راج کی معیت میں چلتی ہوئی آئی

اے کڑوے کریلے سیمی کی آواز پر راج نے چہرہ موڑ کر دیکھا

ہوں۔۔! تھوڑی گردن اوپر کی طرف اٹھا کر پوچھا کیا ہے؟

"یہ آج سورج مشرق سے ہی نکلا ہے ناں؟ "

"کڑوا کسیلا آج گنے کی فیکٹری کی طرح شیریں کیوں ہو رہا ہے؟"

دیکھ سورج کا تو پتہ نہیں لیکن یہ پکوڑے مست ہیں مست اس نے ہاتھ کے اشارے سے زبردست کا سگنل دیا

ھائے میں مر گئی وہ پیشانی کے کنارے پر ہاتھ رکھ بے ہوش ہونے کے قریب تھی

مرے تیرے دشمن تو تو جگ جگ جیئے وہ منہ دوسری طرف کیے بلند آواز اور شگفتہ انداز میں بولا اندرا گر وہ دیکھ سکتا تو وہ جان جاتا کیسے اندر بیٹھی سندس کے چہرے کی روشنیاں ماند پڑ گئی تھیں۔

۞۞۞*****۞۞۞۞

رات لمبی تھی دل کے اک کونے میں اداسی شکنجے گاڑھے بیٹھی تھی لاکھ جتن کیے موسم نے مگر لاحاصل دل سخت خلقشار اور اذیت کا شکار تھا۔

تھوڑی گھٹنے سے ہٹا کر خفا خفا سی نگاہ پورے کمرے میں ڈالی یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟

یہی ایک سوال وہ گزرے دنوں میں خود سے کئی بار کر چکی تھی لیکن دل مضطرب کو جواب نہ ملا وہ زچ ہو کر اٹھی اک بار پھر اس کی نگاہیں کمرہ کے اطراف کا نظارہ کرتے ہوئے فریم پر ٹھہر گئی جہاں "اسم اللہ" درج تھا

اسے لگا جیسے اس کے بے تاب دل نے تڑپ کر اللہ کو پکارا ہو چند ساعتیں خاموشی کی نظر ہوئیں۔

میں نے اللہ تعالی سے باتیں کرنا چھوڑ دی ہیں تو کیا اللہ تعالی نے بھی اپنی بندی پر سے نگاہ اٹھالی ہے اسی خیال نے اسے شرمندگی کے حصار میں جگڑ لیا رات کا تیسرا پہر تھا اور وہ اللہ تعالی سے باتیں کر رہی تھی لوگوں کے رویوں کی شکایتیں کر رہی تھی یا صحیح معنوں میں وہ دل میں بھرا غبار نکال رہی تھی۔

"اللہ تعالی یہ دنیا والے اچھے لوگوں اپنے پیر کی جوتی کیوں سمجھ لیتے ہیں میں تو اچھی تھی ناں میں نے کبھی کسی کے ساتھ برا نہیں کیا تو پھر میرے ساتھ اتنا برا کیوں ہوا؟ بہت کوشش کرتی ہوں خود کو بکھرے نہ دو بہت ہمت کرتی ہوں جوڑنے کی لیکن اب ایسا لگ رہا ہے جیسے میں ہار رہی ہوں اللہ میاں سب مجھے ستاتے ہیں سب میرا دل دکھاتے ہیں اس بھری دنیا میں میری کوئی سہیلی نہیں جس سے میں اپنے دل بات کہہ سکوں رانو, نورین سب نے مجھ سے ناطہ توڑ لیا ہے کبھی کسی نے پلٹ کر نہیں دیکھا میں کہاں ہوں؟۔۔۔ کس حال میں ہوں؟

اللہ میاں! آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑنا مجھ سے ناطہ نہ توڑنا اگر آپ نے بھی چھوڑ دیا تو میں کہیں کی نہیں رہوں گی بے شک یہ دنیا مجھے چھوڑ دے مگر آپ میرا ساتھ کبھی نہ چھوڑنا رات کے اس پہر اللہ تعالی سے باتیں کرتی شکوے شکایتیں کرتی وہ لڑکی راج کو دنیا سے الگ لگ رہی تھی۔"

ستم گر کی روح کو نہ جانے پیاس کی شدت محسوس ہوئی تھی یا سندس کی شکستہ پا روح کی کشش کھینچ لائی تھی سناٹے کی زرد میں سرکتی رات میں سندس کی بین کرتی دھیمی سرگوشیاں کمرے سے باہر گونج رہی تھی۔

اس نے چند پل کو رک کر سنا تھا وہ اللہ تعالی سے اس کے ظلم کی شکایت کر رہی تھی گردن ترچھی کیے دروازے کی اور دیکھا وہ دونوں ہاتھوں گھٹنوں کے گرد پھیلائے سانس روکے اسے سن رہا تھا۔

سندس نے اپنی عرضی اللہ کے آگے ڈال تھی وہ اس کے غم سے ناآشنا نہیں تھا پر افسوس یہی تھا کہ وہ اس سب کا ذمہ دار تھا نہ جانے اس روز میرے من میں کیا سمائی تھی جس کو اپنی عزت بنانا چاہا اسی کی عزت کو رسوا کر دیا۔ دل میں آگ لگی تھی جس کی چنگاڑیاں اڑ کر اس کی آنکھ میں لگی تھی اشک چپکے چپکے اس کی آنکھ سے ٹپک گئے آج رات بہت لمبی ہونے کے ساتھ سنگ دل بھی ٹھہری ایک جانب پیہم دعا گو لب تو دوسری جانب بے قرار قلب اور روح مضطرب

❁❁❁***❁❁❁

مائی کا پلسٹر کھلے آج دوسرا ہفتہ تھا سندس کی بے تحاشہ اگلے روز استانی جی اپنی مدعا لے کر حاضر ہوئیں سندس تو راضی تھی اور مائی کو انکار کی گنجائش نظر نہیں آرہی تھی سو انہوں نے ہاں کر دی۔

بہن! اگر راج نہ مانا تو؟ استانی جی نے اپنا خدشہ ظاہر کیا بہن جی! آپ اس کی فکر نہیں کرے اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا اور یہ تو نیکی کا کام ہے علم کی روشنی پھیلانا ہر کسی کے حصے میں نہیں آتا

آپ سے ایک اور ضروری بات کرنا ہے استانی جی نے رازداری سے ادھر ادھر دیکھا ہاں کہو بہن! مائی بھی آگے کھسک آئی "راج اور سندس کے رشتے کے متعلق آپ نے کیا سوچا ہے؟" سندس میری بیٹی ہے اور میرے بیٹے کی بیوی ہے سوچنا کیا ہے؟

میں پچھلی بار آئی تھی تو ان دونوں کے مابین ایسا کوئی تعلق نظر نہیں آیا جیسا میاں اور بیوی کے درمیان ہوتا ہے مائی نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری اور بولیں

بہن جی! گہرے زخم وقت کے ساتھ بڑھتے ہیں اور وقت ہر زخم کا مرہم بھر دیتا ہے شاید یہی وہ وقت ہے دونوں اس رشتے کی نوعیت سے ناواقف ہیں میرا بیٹا اپنی جگہ شرمندہ ہے اور سندس الگ کشمکش کا شکار رہتی ہے

ان دونوں کے درمیان شرمندگی اور کشمکش کی دیواریں گرنے کی دیر ہے یہ رشتہ اپنی جڑ پکڑ لے گا۔

راج سندس کی فکر کرتا ہے اس کی بے چین آنکھوں میں سندس کے لیے واضح محبت دکھتی ہے۔

سندس کے لیے عزت اس کے لہجے اور عمل سے عیاں ہے تو دوسری طرف سندس بھی اس کی چھوٹی موٹی ہی سہی ضرورتوں کا خیال رکھنے لگی ہے اس کے کھانے پانی کا دھیان رکھنا کپڑے دھو دینا طے بنا کر الماری میں رکھ دینا۔

"نکاح کے رشتے میں اللہ تعالی نے قدرتی کشش رکھی ہے جو دونوں فریقین کو اپنی جانب کھینچتی ہے اب لوہا گرم دیکھ کر ضرب لگانے کا وقت ہے۔

آپ سندس کی طرف سے بے فکر ہو جائیں وہ اب ہماری ذمہ داری ہے مائی نے اپنے طور پر انہیں تسلی کرادی تھی مگر مائی کا دماغ کھٹک گیا بات گھر کی چار دیوار سے باہر جانے لگی تھی۔

اسی رات راج مائی کے ناٹگوں پر سر رکھ لیتا تھا کالے گہرے جامنی چادر پر سفید ستارے سج کر آسمان پر جھلملا رہے تھے وہ بہت خاموشی سے نگاہ آسمان پر جمائے ہوئے تھا مائی انگلیوں کی پوروں سے اس کا سر سہلا رہی تھی تاروں کی ٹھنڈک کے زیر اثر آنکھیں پلکوں کے پردوں کے پیچھے چھپ گئی۔

"راج ایک بات سچ سچ بتا؟"

"ہوں!" وہ بند آنکھوں سے بولا

"کیا تو سندس کو چھوڑے دے گا؟"

یہ کیسا سوال تھا آنکھیں برق رفتاری سے کھلی تھیں کئی لمحے مائی کو دیکھ کر گزار دیے

سانپ سونگھ گیا ہے بولتا کیوں نہیں؟ مائی کو اس کی خاموشی چبھی

مائی!" مجھے لگتا ہے تمہاری بہو مجھے چھوڑ دے گی"

اس نے دور خلا میں گھورتے ہوئے کہا

"وہ کیوں؟ بھلا وہ کیوں کرے گی ایسا؟"

مائی کو تشویش لاحق ہوئی

اندھی نہیں ہے وہ اسے میرے عیب دکھتے ہیں

"کونسے عیب؟ "یہی کہ تیرے بیٹے کی ایک ٹانگ میں نقص ہے۔

چپ۔۔۔!!! چپ!!! کر جا اس سے آگے ایک لفظ بھی بولا تو دونگی الٹے ہاتھ کا اس بات کاٹ کر

مائی نے اسے جھڑک دیا مائی کو خدشہ ہوا تو پوچھا تجھ سے اس نے کچھ کہا ہے؟ بات ہی کہاں کرتی

ہے وہ مجھ سے بس نظریں بدل بدل کر دیکھتی ہے۔ وہ منہ بسورے بولا

"کیسا مرد ہے تو؟" ویسے تو بڑا ترم خاں بنا پھرتا ہے اور ایک عورت کی نظریں نہیں پہچان سکتا؟

"اس کی نظروں میں بیک وقت دکھ، درد، شکوہ، شکایات، خفگی سارے رمز موجود ہو سکتے ہیں مگر کسی مرد کو چھوڑنے کا عزم نہیں اچھی عورت بے وفا نہیں ہوتی یہ مرد ہے جو اپنے خرافاتی زہن سے کوئی بھی جالا بن لیتا ہے۔"

"بیٹا ہم عورتیں ایسی ہی ہوتی ہیں جس بھی کھوٹے سے باندھ دیا جائے بندھ جاتی ہیں اور پھر ساری عمر اس کھوٹے سے بندھ کر وفا نبھاتی ہیں زندگی کے اونچ نیچ پر مرد کے شانہ بشانہ کھڑی رہتی ہیں افف نہیں کرتیں اب یہ مرد پر لازم ہے کہ وہ عورت کو جانور سمجھ کر کھوٹے سے باندھ کر رکھنا پسند کرتا ہے یا اسے عزت دے کر محبت سے اپنے سر کا تاج بنانے میں خوشی محسوس کرتا ہے۔"

موقع محل دیکھ کر مائی نے راج کو اپنے لفظوں کی طنابوں میں باندھنے میں کامیاب ہو گئی تھی وہ بلکل خاموشی سے مائی کو سن رہا تھا۔

"عورت الگ ہی مٹی سے گوندھی گئی ہے نرم دلی اور احساسات و جذبات کی ملکہ ہے مرد اگر اسے محبت اور عزت کے ساتھ جس بھی سانچے میں ڈھالے گا وہ بس ڈھلتی ہی چلے جائے گی مگر عزت اور اعتماد شرط ہے محبت کا صحیح مفہوم ہی عزت ہے عورت تو ازل سے بھوکی ہے محبت کی عزت و مان کی" مرد کی توجہ عورت کو خزاں کے موسم میں بھی عجب بہار میں گلستان بنا دیتی ہے۔"

تم اسے محبت دو گے تو اس کی جانب سے دو گنی سے چو گنی محبت ملے گی مائی کا لہجہ بہت رسان اور محبت سے گلو گیر تھا وہ آپ ہی آپ شرمندہ ہو کر نظریں جھکا گیا "ہم جو بوتے ہیں وہی کاٹتے ہیں اب ایسا تو نہیں کہ کانٹے بوئیں تو گلاب اگ آئیں زرا سوچو....؟"

مائی کی باتیں اس کے دماغ میں گھر کر گئی تھیں۔

مائی کے باتوں پر عمل کر کے اب وہ سندس کا خیال رکھنے لگا تھا جیسے مائی کا خیال رکھتا آرہا تھا راج کی جانب سے ملنے والی توجہ چھوٹی چھوٹی پوری ہونے والی ضرورتیں سندس کے چہرے کی رونق اور آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔

گھر میں چھائی ویرانی بھی دور ہو گئی تھی۔

دوپہر میں بچے سپارہ پڑھنے آجاتے تو شام تک بچوں کی آوازوں شور گونجتا۔

سہہ پہر کا وقت تھا جب راج گھر کو لوٹا سندس رسوئی میں تھی وہ اسے ڈھوڈتا ہوا وہیں آگیا اس نے کچھ ضروری سامان کے ساتھ تھوڑی بہت رقم اس کے ہاتھ پر رکھ دی وہ چونک سی گئی ان پیسوں کی مجھے ضرورت نہیں ہے اس نے پیسے واپس کرنا چاہے اسے واقعی ضرورت نہیں تھی جیب خرچ

تو اسے کبھی ملا نہیں تھا جن چھوٹی چھوٹی چیزوں اور ضرورتوں کی وہ چاچی کی محتاج ہوتی تھی وہ یہاں بن کہے پوری ہو رہی تھیں۔

رکھ لو ضرورت کا کیا ہے؟ ضرورت تو کسی وقت بھی پڑ سکتی ہے اگر کبھی ایسا ہو کہ برا وقت آجائے اور میں تم لوگوں کے ساتھ نہ ہوں تو۔۔؟ پیسے تو چاہیے ہوں گے ناں!! سندس کا دل دکھ سا گیا اس نے تو فطری سی ایک بات کہی تھی اب وہ اس سے کیسے کہتی ان پیسوں سے زیادہ ضرورت اسے اور مائی کو اس کی ہے کچھ سمجھ نہیں آیا وہ کیا کرے غالباً اس نے یہ پیسے وہیں صلیب پر رکھ دیے سندس نے اس کی طرف سے رخ موڑ لیا بلاوجہ بے مقصد چیزیں ادھر ادھر پٹخنے لگی

راج اسے دیکھ کر مسکرایا پیسے اٹھا کر اس کے سامنے آیا اس کا ہاتھ پکڑ کے ہتھیلی پر پیسے رکھ دیے

اب شوہر اگر پیسے کما کر گھر لائے گا تو ظاہری بات ہے بیوی کے ہاتھ میں ہی دے گا تم انہیں اپنے پاس سنبھال کر رکھو اچھے برے وقت میں کام آئیں گے اور پیسے آج کے دور کی ضرورت ہے اس نے بہت پیار سے سمجھایا

مائی کو دیں وہ رکھ دیے گی سنبھال کے اس نے پھر سے ٹالا

مائی کو نہیں دے سکتا وہ سو سوال پوچھے گی اور خبردار جو تم مائی کچھ بھی بتایا تو

"کیوں پیسے چوری کے ہیں؟" اس کی تشویش بجا تھی

راج نے ماتھا پیٹ لیا میری محنت کے پیسے ہیں یہ جان پر کھیل کر لاتا ہوں اور تم چوری کے کہہ رہی ہو اس کا افسوس بجا تھا۔

مائی پوچھے گی کہ یہ پیسے کہاں سے آئیں تو ان سے کیا کہوں گی میں یہ نہیں رکھ سکتی

"اچھا اگر تمہارا شوہر مجازی خدا کہے تب بھی؟"

عجیب انداز تھا وہ دیکھ کر رہ گئی وہ خدا تو نہیں ہو گا ناں؟ اس قدر جرح پر آخر جواب دے دیا

راج نے تعجب سے اسے دیکھا وہ جانتا تھا ایک غلطی کا خمیازہ ساری زندگی پچھتا کر گزارنا پڑے گی۔

وہ پیسے اسی کے پاس چھوڑ کر خاموشی سے باہر نکل گیا وہ اسے شرمندہ نہیں کرنا چاہتی تھی اگر اسے اپنی غلطی کا احساس ہے اور وہ نادم ہے بار بار معافی مانگ چکا ہے تو اسے اس کی غلطی کا احساس دلانا بری بات ہے

سندس کے دل نے دہائی دی اور میرے کردار کا کیا جب بات انسان کے کردار پر آجائے تو کوئی دلیل کوئی وضاحت کوئی معافی کوئی جواز نہیں رہتا وہ اپنے موقف پر ڈٹی رہی

بس میں اپنی جگہ صحیح ہوں سندس نے سوچ لیا

سندس نے بچوں کو سبق دے کر چھٹی کر دی بچوں کے جاتے ہی یکایک ہر طرف سناٹا طاری ہو گیا اسے عجب سی بے چینی ہوئی گہری ہوتی شام کی سرخی افق پر زردی بکھیر رہی تھی راج پلنگ کے

کنارے پر بیٹھا اوپر آسمان پر دوپٹے سورج کا منظر دیکھ رہا تھا اداسی آسیب زدہ صورت میں اس کے چاروں اطراف میں منڈلانے لگی

اداسی نے سندس کے گرد احاطہ کیا اس سے چمٹ گئی۔

خزاں کا پر شور ہنگام عروج پر تھا کیاریوں کے پودے سوکھ گئے موتیا کی پیلے پتے تنکے کے سہارے برابر رقص بسمل تھے فرش پر سوکھے پتے جابجا بکھرے تھے۔

یہ موسم اداس دن اور ویران شاموں پر متحمل تھا ایسی ہی ایک سرخی شام تلے آسمان پر پھیلنے لگ جاتی لوبان کی چارپائی پر بیٹھی وہ ان کی باتیں سنتی کافی مطمعین نظر آرہی تھی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد مائی اپنے خوشحال ماضی کے قصے سناتی آبدیدہ ہو جاتی تو کبھی راج کے بچپن کی شریر کہانیاں سناتی بار بار مسکراتی اس کی آنکھوں کے رنگ مائی کی اداس اور خواشگوار قصوں پر بدلتے رہنے پر منحصر تھے پلکیں جھپکتی وہ بڑی انہماک سے ان کی باتیں سن رہی تھی

سلام کاکی! حسب عادت چہکتی آواز نے ان دونوں کو ماضی میں ڈوبا تسلسل ٹوٹ توڑا

سندس نے گردن موڑ کر دیکھا بھورا رنگ بھورے بال زیب تن کیا خوش رنگ لباس گلے میں لٹکتا لمبا شیفون کا ڈوپٹہ لمبی شیشے کے پراندے والی لہراتی بل کھاتی چٹیاں آنکھوں میں موٹی موٹی کاجل دوریں ہونٹوں پر سرخی وہ واقعی چلتی پھرتی فیشن کی دکان تھی۔

کیا لینے آئی ہے؟ مائی کو اس کا آنا ناگوار گزرا سندس نے پہلو بدلا لینے نہیں دینے آئی ہوں کاکی یہ لو اباں پچھلے اور اگلے مہینوں کا کرایہ بھیجا ہے سندس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا وہ بلاشبہ چوبیس دانتوں کی نمائش تھی کرایہ؟؟ مائی کی حیرت بجا تھی بڑی معصومانہ انداز تھا تھوڑی کو ہاتھ پر گرایا

"اگلا تو سمجھ آتا ہے لیکن یہ پچھلا کیا ہے؟ "

مائی نے اس کے ہاتھ سے پیسے لیتے ہوئے سوال کیا تو راج کرایہ تو دے گئی تھی ناں پھر۔۔۔۔؟

میں۔۔۔۔ کرایہ؟ نہیں تو مائی میں تو آج آئی ہوں

راج نے تجھ سے کوئی کرایہ نہیں لیا؟

نہیں۔۔۔ مائی! سیمی انداز متفکر سا تھا اب کی بار ان کا ماتھا ٹھنکا دال میں ضرور کچھ کالا ہے اب سندس کو بھی کہاں علم تھا پوری دال کالی ہونے کا

چل تو نے کرایہ دے دیا میری سات پشتیں تیری شکر گزار ہیں اب تو یہاں سے جا مائی دونوں ہاتھوں کو باندھتے ہوئے سر سے اوپر لے گئیں جیسا احسان مانا ہو

سیمی تو ان کے انداز پر حیران پریشان کھڑی مسکرانے کی کوشش کر رہی تھی کیا چائے پانی پی کر جائے گی یا میرے جوتی سے اپنی نظر اتروائے گی انہوں نے خود کو جھکا کر نیچے ہاتھ کیا

نہیں نہیں میں جا رہی ہوں مائی وہ تو ایسے بھاگی جیسے گدھے کے سر سے سینگ سندس بے چاری مائی کے آنکھوں سے نکلتے شراروں کے جال میں مچھلی کی مانند پھنس گئی

سندس نے تھوک نگلا ان کی پر تپش نظروں کے سامنے اس کی بتی گل ہو گئی جیسے روشن شمع بجھا دی گئی ہو زبان کو زنگ لگ گیا ہے

بولے گی یا پھر میں اپنے طریقے سے اگلواؤں؟ مائی خدا کی قسم انہوں نے مجھ سے یہی کہا تھا کہ کرایہ دار پیسے بھجوائے ہیں مجھے نہیں پتہ وہ پیسے کہاں سے لائے ہیں؟ مائی کی سخت وعید پر وہ پھر پھر بولے گئی

وہ پیسے اب بھی لا رہا ہے؟ ان کی غصے اور دبدبے آگے سندس کے الفاظ تو کہیں کھو گئے تھے اس نے بامشکل ہی اثبات میں گردن ہلائی تو نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟

منع کیا تھا وہ گھگھیائی

او۔۔تو۔۔۔۔یہ۔۔۔بات۔۔۔ہے تبھی میں کہوں کہ یہ الٹی گنگا کب سے بہنے لگی آئی بڑی میاں کی فرمابردار وہ مائی تھی جما کے طنز کرنے والی

سمجھ گئی سب سمجھ گئی تجھے بھی دو پیسے دیکھ کر ہری ہری چھا گئی ہو گی کچھ تو اس لمحے بہت زور سے ٹوٹا تھا

"کیا۔۔۔؟ سندس کا دل؟؟؟"

"ارے کیسی عورت ہے تو؟ شوہر سارا دن گھر کی دیوار سے لگ کر بیٹھا رہے اور تیرے ہاتھ پر پیسے رکھے گا تو پوچھے گی نہیں یہ پیسے کہاں سے آئے؟"

مائی ! پوچھا تھا وہ نم آواز میں منمنائی

بولا میری محنت کی کمائی ہے جان پر کھیل کر لاتا ہوں

میں نے یہ بھی کہا پیسے مائی کو دو تو کہا وہ دس سوال کرے گی

ہاں مائی تو بال کی کھال نکالے گی ناں

ارے بد بخت نہ جانے اب اپنی ماں پر کون سا ستم ڈھائے گا یا اللہ اب کوئی برا دن دیکھنے سے پہلے مجھے اس دنیا سے اٹھالے ۔۔۔۔ یا میرے اللہ !!

مائی بری طرح پریشان تھی بار بار ماتھا پیٹتی رہی اور سندس دکھیاری چاہا کر بھی مائی کو دلاسہ تو دور کی بات اس کی گونگی زنان سے دو الفاظ بھی نہ نکل سکے۔

۞۞۞****۞۞۞

"سانوں نہر والے پل پے بلا کے

اوما ہی کتھے رہ گیا؟؟"

موسمِ خزاں تھا مگر اس پر بہار اتری تھی آج کل وہ بہت شوخ و چنچل رہنے لگا تھا بائیک کی چابی انگلی پر گماتا ترنگ میں گاتا ہوا وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوا صحن میں عجیب سی خاموشی محسوس کی اسے سانپ سونگھ گیا پورا صحن گند اپڑا تھا دھول, مٹی, سوکھے پھول, پتوں کا بستر بچھا تھا

صحن میں لگی ہوئیں الگنیاں (رسیاں) بالکل خالی تھی

نہ کوئی سندس کا, ڈوپٹہ سوکھ رہا تھا نہ اس کا کرتا اور نہ ہی کوئی مائی کا کپڑا سب خیر تو ہے؟

سندس کہاں ہے؟ اپنی سوچ میں غلطاں وہ رسوئی تک آیا وہاں سندس تو کیا اس کا ہیولا تک نہیں تھا

سندس۔۔۔!! سندس کہاں ہوں؟

ہاں بیٹا اس گھر میں صرف ایک تیری بیوی ہی تو رہتی ہے مائی تو تیری جیسے اللہ کو پیاری ہو گئی ہے۔

اللہ نہ کرے مرے تیرے دشمن

"اور جب اولادیں ہی ماں کی دشمن بن جائیں تو؟"

مائی کے لہجے کچھ تو ایسا ضرور تھا چونکا دینے والا

کیا ہوا مائی۔۔۔؟ خیریت ہے؟ انگارے کیوں چبائے بیٹھی ہے؟ سب ٹھیک تو ہے؟ اس نے ایک بار پھر نگاہیں اندر کی جانب گھمائیں

بے فکر رہے تیری گھر والی ابھی گھر میں موجود ہے مگر اب تو اس گھر سے نکلنے کی تیاری پکڑ مائی کے ہاتھ میں ڈنڈا دیکھ کر وہ فورا بولا

کیوں مائی۔۔؟ اب ایسا کیا کر دیا میں نے؟

دیکھ میں تیری بہو کو خوش رکھنے کی جی جان سے کوشش کرتا ہوں اب اگر اس نے میری کوئی شکایت لگائی ہے تو میں اس میں میرا کوئی قصور نہیں اس نے سر پر ہاتھ پھیر کر گردن ترچھی کی سامنے

وہ کھڑی تھی اس کے چہرے کے تاثرات ٹھٹکا دینے والا تھے وہ سنسپٹا گیا چھٹی حس پھڑک پھڑک کر گواہی دے رہی تھی راج آج تیرا بینڈ بج گیا

میرے منع کرنے کے بعد بھی اس نے مائی کے کان بھرے ہیں اگر ایسا ہی ہے تو آج تیری خیر نہیں وہ من کی نظروں سے گھورتا اسے دھمکی دے رہا تھا جبکہ مائی اسے ہی گھور رہی تھی

ان کا چہرہ اب غضب ناکی میں آتش فشاں بنا ہوا تھا

کیا مائی! تو بھی اس کی باتوں میں آ گئی مجھے پتہ ہے اس نے ضرور کوئی الٹی سیدھی بکواس کی ہو گی تیرے ساتھ اور تو بھی مڈر انڈیا بن کر بندوق تھام کر کھڑی ہو گئی اپنے اکلوتے لخت جگر کے سینے پر

سارا دکھ اسی بات کا تو ہے تیری فرمابردار بیوی کے منہ سے ایک لفظ نہ پوٹھا یہ تو اللہ بھلا کرے سیمی کا وہ کرایہ میرے ہاتھ میں دے کر گئی ہے ورنہ تو نہ جانے کب تک یہ کھیل میری ناک کے نیچے چلتا رہتا

اوو تو یہ کارستانی اس چمکاڈرنی کی ہے

اب بول سچ سچ بتا پیسے کہاں سے لایا؟ ------چوری کی ہے؟------مائی کی بہویں سکڑی کس کے گھر ڈکیٹی ماری ہے؟

ہاااائے میرے اللہ! کس گھر لوٹا؟ مائی نے سینے پر ہاتھ رکھ کر دھائی دی

مائی !! میری بات سن وہ ہکلایا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی اور مائی کی بیش و قیمتی اوزار سے اس کا بازو سرخ کر چکا تھا اپنی زندگی میں یہ منحوس دن بھی دیکھنا رہ گیا تھا

ہاااائے میرا نصیب تو دیکھو۔؟

ہاااے میرے خدا!..... میرے مولا!!

مائی آپے سے باہر ہوتی دونوں ہاتھوں سے سر پیٹے گئی یااللہ تو گواہ ہے میں نے کبھی اس کی غلط پرورش نہیں کی پھر کس کی بد عالگ گئی کون سے گناہ کی سزا مل رہی ہے اس عمر میں خاک ڈالنے پر تلا ہے

نہیں۔۔۔ نہیں جینا مجھے اے میرے اللہ!!اٹھالے۔۔۔۔۔۔۔اٹھالے۔۔۔۔۔ تو مجھے اس دنیا سے اٹھالے اس پہلے کے میں دنیا والوں کے سامنے رسوا ہوں یااللہ!ایک ماں کی لاج رکھ لے ۔۔۔۔۔۔تو اٹھالے اس دنیا سے مجھے

بس کر دے مائی یہ پیسے چوری کے نہیں ہے مائی کا بلند آواز میں زور زور سے نوحہ پڑھنا راج کو غصہ آگیا

میری محنت کے پیسے ہیں چوری کر کے نہیں لایا

مجھے بھوک لگی ہے اب اگر تمہاری عدالت ختم ہو گئی ہو تو کھانا ملے گا راج نے سندس کی طرف دیکھا اس کو غصے میں دیکھ کر سندس الٹے پیر اندر کی طرف بھاگی

وہ جانتا تھا اگر سچ بتا دیا تو مائی کو بہت دکھ ہو گا اور وہ مائی کا دل ہی تو نہیں دکھانا چاہتا تھا بات کو رفع دفع کرنا چاہا مگر وہ مائی تھی بات کی تہہ تک پہنچنا بال کی کھال نکالنے والی

رک جاا گرایک قدم بھی آگے بڑھایاتو یہ ٹانگیں توڑ کر ہاتھ میں دے دوں گی مائی کی کرخت اور تحکمانہ آواز پر سندس کو حکم بجالاناپڑا مگر راج کے چہرے پر ملال جھلک گیا

اب بتاسچ کیاہے ؟اس گھر میں مجھے صبح دیکھنانصیب نہ ہو

مائی وہ تڑپ ہی تو گیا تھامائی اس کے سامنے تن کر کھڑی تھی اوراس کادایاں ہاتھ مائی کے سر پر تھا اب سچ بولنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہااور پھر جو حقیقت مائی پر آشکار ہوئی اس کے پیروں تلے زمین کھسک گئی

وہ راج کاہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹی

مائی۔۔۔۔میری۔۔۔۔۔میری بات سن اچھامیں۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہ سب بس۔۔۔۔۔۔ بس ناراض مت ہواس کالہجہ بے ربط تھالفاظی اس کاساتھ چھوڑ رہے تھے مائی سکتے کی حالت میں تھی مائی کی الجھی گھٹیاں جو سلجھ گئی تھیں

راج کو بے جاچوٹیں لگناجن کے پوچھنے پر ہمیشہ ٹال جاتارات رات بھر گھر سے باہر گزارنا جرح کرنے بھی جھوٹ گھڑ دینا

وہ دونوں ہاتھوکے شکنجے میں بال دبوچ کراوپر کی جانب سمیٹے گہری سانس لے کر خود کوپر سکون کیا

مائی !اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے بازو پکڑے

مائی ادھر دیکھ میری طرف دیکھ مائی میری بات سن وہ تیزی سے بولا ان کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا بس پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس کی شکل تکنے کے سوا

میں اب ایسا کوئی کام نہیں کروں گا وعدہ تیری قسم مائی کے سر پر ہاتھ رکھا پکا وعدہ مائی جیسا کہے گی ویسا کروں گا میں کوئی بھی کام کرلوں گا بس ایک آخری غلطی سمجھ کر معاف کردے مائی کے لب باہم پیوست تھے

جب دل پر چوٹ لگتی ہے تو زبان خاموش ہو جاتی ہے۔

خدا کے واسطے کچھ تو بول وہ رونے والا ہو گیا مائی بنا کچھ کہے کسی سے بھی نظر ملائے بغیر ہی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اپنے کمرے میں چلی گئی سندس فکر مندی سے بند دروازے کو دیکھ رہی تھی راج وہیں دہلیز پر ٹک گیا۔

❁❁❁❁***❁❁❁

نیم تاریکی میں فجر نمودار ہوئی پھر پوری کائنات پر سنہرا سورج پھیل گیا تو دروازہ کھلا راج کمرے کی دیوار سے پشت لگائے ایک ٹانگ سمیٹ کر دوسری ٹانگ پھیلا کر بیٹھا تھا مائی کے کمرے سے باہر نکلنے پر سر جھکا کر کھڑا ہوا وہیں باورچی خانے میں چھپی سندس کے قدم دروازے پر رک گئے۔

مائی نے گھر سے باہر پہن کر جانے والی چادر اوڑھ رکھی تھی چل میرے ساتھ انہوں نے راج کا ہاتھ پکڑا تو راج نے نظر اٹھا کر میکا نکی انداز میں ان کا چہرہ دیکھا بے تاثر چہرہ لیے وہ سامنے دیکھ رہی تھیں جب تک سندس چل کر قریب آئی وہ راج کا ہاتھ پکڑ کر گھر سے باہر جا چکی تھی وہ وہ ہکا بکا سا چل پڑا

مائی اس کا پکڑ کر چلتی ہوئی جا رہی تھی اور اس نے خود کو مائی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا

گلی سے گزرتے لوگوں نے یہ منظر باخوبی دیکھا تھا کئی لوگوں کی آنکھیں انہیں گھور رہی تھیں کئی چہرے سوالیہ نشان بنے تھے نظام چاچا اور ایک دو لوگ باقاعدہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے گلی کے نکر پر اس کے دوست بھی سارے منظر سے انجان نہ تھے۔

مائی کو اس قدر غصے میں دیکھ کر کامی بولا

اب کیا کر دیا راج نے؟ اور یہ مائی اس کا ہاتھ پکڑ کر کہاں لے جا رہی ہے؟

اس کی آواز میں پریشانی تھی وہ دونوں شانے اچکا کر رہ گئے کیونکہ سب کی طرح وہ بھی لاعلم تھے

اسی لمحے راج نے نظر اٹھا ان سب کی طرف دیکھا وہ مانوس آنکھیں فریاد کر رہی تھیں کامی برجستہ ایک قدم آگے بڑھا اور اگلے ہی لمحے رک گیا راج نے بے بسی سے گردن جھکا لی وہ آگے نکل گئے اور یہ لوگ پیچھے کھڑے رہ گئے

یار مائی شدید غصے میں لگتی ہے اور راج کا چہرہ دیکھا تھا شیخو پر سوچ انداز میں بولا مائی راج سے خفا لگ رہی تھی ایسا کیا ہو گیا؟

تو نے وہ نہیں دیکھا جو میں نے دیکھا اس کی آنکھیں دیکھی تھیں کسی فریادی کی آنکھیں ہوں جیسے وہ التجا کر رہی ہوں

میرا دل گواہی دے رہا ہے ضرور کوئی گڑ بڑ ہے راج کو ہماری ضرورت ہے یہ کامی تھا جو راج کی رگ رگ سے واقف تھا لیکن ہمیں کیسے پتہ چلے گا کیا معاملہ ہے؟ اور ویسے بھی ہم اس نے ناراض ہیں اسی کی وجہ پورے محلے میں ہماری جگ ہسائی ہوئی وہ نہیں بھولا تھا اباں کے جوتے۔

ناراضگی اپنی جگہ مگر وہ ہمارا دوست ہے اور دوستی کا رشتہ ہر چیز سے اوپر ہوتا ہے اور وہ دوست ہی کیا جو یار کے ساتھ سولی نہ چڑھ جائے پھر یہ تو چھوٹی سی رسوائی تھی ہاں اس نے غلطی کی تھی اور ہمیں بھی غصہ آ گیا تھا مگر ہم تو اس کے دوست ہیں سارے حالات سے واقف تھے اس کے پاس اور کوئی رستہ نہیں بچتا تھا۔

میں جانتا ہوں وہ کوئی سوچی سمجھی منصوبہ بندی نہیں تھی بے خیالی میں سب کرتا چلا گیا اسے جو ٹھیک لگا اس نے وہی کیا اور اب وہ اپنی غلطی پر نادم ہے شرمسار ہے دیکھا نہیں تم لوگوں نے اب وہ پہلے سے بہت بدل گیا ہے میرا خیال ہے ہم نے ناراضگی کو بہت طول دے دیا ہے

اس کے لیے اتنی سزا بہت ہے اب ختم کرتے ہیں یہ سب شرمندگی ناراضگی معافی دوستی میں یہ ان سب چیزوں کا کوئی موقف نہیں ہوتا ہم دوست ہیں اور ہمیں ایک پنجہ ہو کر رہنا ہے کامی نے رسانیت سے وضاحت کی جس سے وہ راضی تھا ہم سب ایک ساتھ ایک دوسرے کی طاقت ہیں۔

مائی نے راج کو اس جگہ لا کھڑا کیا تھا جہاں اندر جانے کے لیے انسان کا پاک صاف ہونا ضروری ہے۔

"مائی ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟ "

محلے کی مسجد کے کھلے دروازے کو دیکھ کر بولا میں یہاں۔۔۔۔۔ نہیں آتا۔۔۔۔۔ تو چل مائی اس نے رخ موڑا مگر مائی ایسے ہی کھڑی رہی مائی نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا وہ واقعی مسجد نہیں آتا تھا۔

"آج کا مسلمان مسجد میں چار جمعہ پڑھ کر سمجھتا ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہے۔"

مگر راج کو تو یاد ہی نہیں پڑتا تھا کہ اس نے اپنی زندگی میں آخری جمعہ کب پڑھا تھا؟ اور عیدیں تو چاند رات کی چمک بھڑک میں جاگ کر صبح نماز کے وقت بستر پر کھڑاتے مار رہا ہوتا تھا۔

"یہ مسجد اللہ کا گھر ہے مسجد کے بلند میناروں سے اللہ کی واحدنیت اور اس کے آخری نبی ﷺ کی ہونے کی شہادت گونجتی ہے یہاں مسلمان اس گونج کی شہادت پر پانچ وقت کی حاضری لگانے

جمع ہوتے ہیں مسجد میں داخل ہونے کے آداب میں سب سے پہلا آداب انسان کا پاک صاف ہونا لازم ہے پاکی دو طرح کی ہوتی ہے ظاہری پاکی اور باطنی پاکی ظاہری پاکی ہمارا بدن اور کپڑوں کا پاک ہونا ہے اور باطن کی پاکی دل کی پاکی ہوتی ہے جب آپ مسجد میں ظاہری پاکی کے ساتھ داخل ہوتے ہیں تو بہت اچھا ہے کہ آپ کے دل بھی نفرت, کینہ پرور, بغض سے پاک دل لے کر داخل ہوں۔"

یہ وہ الفاظ تھے جو مولوی صاحب بطور سبق بچوں کو پڑھا رہے تھے۔"مسجد میں داخل ہو کر سلام کریں کوئی چھوٹا ہو یا بڑا امیر ہو یا غریب کوئی فرق نہیں۔

اللہ کے گھر میں سب یکساں اہمیت کے حامل ہیں"

"سلام میں پہل کرنے سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے"السلام علیکم مولوی صاحب!

کچھ فاصلے پر رک کر مائی نے سلام کیا مولوی صاحب نے زرا سی گردن موڑ کر دیکھا ان کی غیر متوقع آمد پر حیران ہوئے پھر اگلے ہی لمحے نہایت ادب سے سلام کا جواب دیا ہاتھ کے اشارے سے ٹھہرنے کو کہا اور بچوں کی طرف متوجہ ہوئے۔

مسجد میں کھیلنا کودنا اور شور شرابا نہ کرنا بھی مسجد کے آداب میں شامل ہیں۔

چلواب سب بچے اپنااپنا سبق یاد کریں باری باری سب بچوں سے سبق سنوں گامولوی صاحب اٹھ گئےاور بچے سر جھکا کر سبق پڑھنے لگے

فرمایئے ! میں آپ کی کیاخدمت کر سکتاہوں ؟

معاف کیجے گامولوی صاحب میں نے آپ کوزحمت دی۔

وہ مسکرائے دراصل یہ میرابیٹاہے راج !

جی میں جانتاہوں انہوں سرتاپیر تک بغوراس کا جائزہ لیااسے آپ کے حوالے کرنے آئی ہوں اسے ایک اچھاانسان بنانا آپ کی ذمہ داری ہے مائی کا سکون زدہ ٹھنڈہ ٹھار لہجہ راج کے وجود میں آتش فشاں بن کر پھٹا

مائی تومزاق کررہی ہے ؟۔۔۔۔۔۔میرا یہاں کیاکام ؟

اس نے چھوٹے چھوٹے بچوں کی طرف دیکھ کر کہا

جس میں ایک بچہ منہ کھولے اس کو تکنے میں مصروف تھا

مولوی صاحب بڑی امیدیں لے کر آئی ہوں خالی ہاتھ واپس مت لوٹایئے گامائی چادر نے پلو پھیلا کرالتجا کی راج یک دم بے بس ہوا

بہن! مجھے گنہگار نہ کریں میں تو اللہ کے حکم سے کوشش کر سکتا ہوں باقی سب تو اسی کے ہاتھ میں ہے۔

راج! مائی اس کی طرف مڑی تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا میری ہر بات مانے گا اب میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے تو چاہے رکھ لے یا پھر رول دے میری ممتا کا آنچل

"مائی!!" وہ بے بسی سے پکار کر رہ گیا

اس نے اپنی آنکھوں میں آنسوں سمیٹ آئے اور مائی کا پھیلا ہوا آنچل دونوں ہاتھوں سے سمیٹ لیا مائی تو چلی گئی اور وہ مسجد کے ستون سے پیٹ لگا کر بیٹھ گیا۔

۞۞۞****۞۞۞

برتن دھوتی ہوئے سندس کے ہاتھ سے ہر ابراہٹ میں برتن بار بار چھٹ جاتے۔

یہ سارے برتن بھانڈے سمیٹ کر ایک ہی بار بیچ چوراہے پر پٹخ آ" نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری:

ایک اور برتن جھرنے سے زمین پر گرا مائی کا سر بجا گیا مائی کی بس ہو گئی تھی بیچ صحن میں کھڑی تیز طرار آواز میں بولی وہ سہم کر صلیب سے جا لگی

دراصل سندس کی ہر بڑاہتی کیفیت مائی کے غصے کے زیر اثر تھی مائی راج کو توٹھکانے تو لگا آئی تھی مگر ایک اضطرابی کیفیت تھی جو انہیں بڑبڑانے پر مجبور کر رہی تھی

ان کی گرج وچمک سے سندس کے اعصاب اس کا ساتھ چھوڑ رہے تھے تو وہیں دوسری طرف راج الگ شرمندگی اور جھجک کا سامنا کر رہا تھا

یہی وجہ تھی کے وہ نظریں جھکائے اِدھر سے اُدھر اُدھر سے اِدھر چیزیں رکھتا سمیٹا کبھی اس کونے میں تو کبھی اس کونے میں منہ چھپا رہا تھا

ظہر کی نماز کا وقت تھا آئستہ آئستہ مسجد میں نمازیوں کا آنا جانا شروع ہوا صفیں بندھ گئی وہ بھی ایک صفت میں کھڑا ہو گیا نماز ادا کر رہا تھا زبان سے نہیں البتہ اپنے ارد گرد لوگوں کو دیکھ ان کی نقل کرتا رہا نماز اختتام پذیر ہوئی تو نمازی باہر کی طرف چل پڑے کچھ نمازی مسجد کے ٹھنڈے ماربل کے فرش پر بیٹھ گئے

کسی کے ہاتھ میں سپارہ تھا کوئی تسبیح پڑھ رہا تھا ٹھنڈے فرش پر مسجد کے ستون سے پشت لگائے بیٹھا ہوا راج نیند کی وادی میں پہنچ چکا تھا ٹھنڈی ہوائیں اسے جنت کا مزا دے رہی تھی باہر کی دنیا کی زندگی سے دستبردار ہو کر مسجد کا سکون اسے راحت بخش رہا تھا۔

چھوٹی سی محفل جمی تھی اللہ والوں کی محفل ایک سفید پوش بزرگ اللہ کے ذکر میں محو تھے مجالیس کے ساتھی ذکر اللہ میں مست تھے وہ بھی اس مجلس کا حصہ بن گیا۔

"تم یہاں خود نہیں آئے تمہیں ایک کشش کھینچ لائی ہے اور اگر تم یہاں آ گئے ہو تو جان لو کسی کو تمہاری تلاش ہے۔"

"کونسی کشش؟۔۔۔۔۔۔کیسی تلاش؟ "

"حقیقی محبوب کی کشش باکمال ہوتی ہے جب وہ کسی خام کو اپنی جانب کھینچتی ہے خاص بنا دیتی ہے اور جسے حقیقی محبوب مل جائے تو پھر اسے کیا چاہیے۔؟؟"

"ہماری آخری منزل اللہ ہے۔"

چونک کر اس کی آنکھ کھلی وہ ایسے اٹھا جیسے کسی نے آسمان سے اٹھا کر نیچے زمین پر پھینک دیا ہو شام کا سماں تھا عصر کی اذان شروع ہو گئی ایک بار پھر مسجد میں نمازیوں کی آمد کا سلسلہ عروج پر چل نکلا راج نے نظر اٹھا کر اوپر آسمان کی وسعتوں کو ناپا نگاہیں شکایتی تھی وجہ درکار تھی۔

مولوی صاحب نے حکم نامہ جاری کیا تھا پانچوں وقت کی نماز کی ادائیگی میں راج پہلی صفت میں کھڑا ہو گا چل راج کھڑے ہو جا اللہ تعالی کے دربار میں پہلے نمبر پر جو حاضری جمع کرانی ہے وہ زیر لب بڑبڑایا ٹوپی سر پر رکھتا ہوا اٹھ گیا۔

۞۞۞۞*****۞۞۞۞

یہ زندگی اللہ تعالی کی بے شمار نعمتوں میں ایک نعمت عظمی ہے ایک سانس آتی ہے ایک سانس جاتی سانسوں کی ان روانی کی مالا پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنا واجب ہے سائنس کی تحقیق کے مطابق انسان ایک دن میں تقریباً 24000 مرتبہ سانس لیتا ہے مسجد کے ستون سے ٹیک لگائے بیٹھا راج لاشعوری طور پر متوجہ ہو گیا۔

سانسوں کی ان روانی میں ہم پنج وقت کی نمازیں ادا کرتے ہیں اپنی نمازوں کی حفاظت کرنا اور اپنی سانسوں کی نگہبانی کرنا ہم سب پر لازم و ملزوم ہیں۔

نمازوں کی حفاظت تو ٹھیک پر مولوی صاحب!

"سانسوں کی نگہبانی کیسے کریں؟"

"ہم تو ہر سانس کے لیے اللہ کے محتاج ہیں "

انسان کی زندگی سسکی سے شروع ہو کر ہچکی پر ختم ہو جاتی ہے سسکی اور ہچکی کے درمیان سانسوں کی مالا کی نگہبانی ذکر "اسم اللہ" سے کرو۔

بے شمار لاتعداد ازکار ہیں۔ جیسے :

"سبحان اللہ"

"الحمد للہ"

"اللہ اکبر"

اسم اذکار کا ورد اپنی زبان پر جاری رکھنا ہر سانس پر خدا کا ذکر بجالانا لازم ہے

"پانی پیاسے کے پاس نہیں جاتا بلکہ پیاسا خود چل کر پانی کے پاس آتا ہے پانی پیاس بجھاتی ہے صرف اس کی جو اسے پیتا ہے نماز ہماری روح کی پیاس ہے جو نماز پڑھتا ہے اس کی روح سکون میں رہتی ہے۔"

نماز اللہ تعالی کی نعمت ہے جو نماز پڑھتا ہے وہ اللہ کی نعمت سے مستفید ہوتا ہے۔ سندس اور مائی کو نماز پڑھتے ہوئے تصور اس کے ذہن میں بے ساختہ ہمک آیا۔

میرے مسلمان بھائیوں نماز وہ خوبصورت تحفہ ہے جو میرے نبی ﷺ معراج سے اپنے ساتھ لائے تھے اپنی امت کے لیے مت بھولو قبر میں پہلا سوال نماز کا ہو گا

"کتنی نمازیں پڑھیں؟" "کتنی نمازیں قضا کر دیں؟" "کتنی جانتے بوجھتے ضائع کر دیں؟" اور "جنہوں نے اپنی زندگی میں کبھی نماز ہی نہیں پڑھی وہ اللہ کے سامنے جواب دہ ہوں گے؟"

ڈرو اس وقت سے جہنم کی آگ میں ڈھکیل دیے جاؤ گے راج نے روم روم کانپ اٹھا اس نے مولوی صاحب کو دیکھا یہ زندگی کچھ بھی نہیں سوائے رنگین بلبلے کے ابدی زندگی آخرت کی

زندگی ہے خدارا اپنی ابدی زندگی کو روشن کر لو جنت میں اپنے نام کا درخت لگالو, گھر بنالو جو بندہ اسلام کے اہم رکن سے غافل ہو گیا ممکن ہے وہ تقوی نعمت اور ایمان کا معیار کھو بیٹھے گا۔

اللہ تعالی سورۃ الاعراف میں فرماتا ہے۔۔۔

"اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے یاد کرتا رہ صبح اور شام بلند آواز کے بجائے ہلکی آواز سے اور غافلوں میں سے نہ ہو۔"

کچھ لمحے راج بے مقصد انہیں دیکھتا رہا مولوی صاحب اپنی ترنگ میں درس دے رہے تھے۔

اگلے چند دن اسی طرح چلتا رہا وہ نماز کی اہمیت خوب سمجھ گیا تھا اور ہفتہ دس دن میں وہ بہت اچھی نماز خشوع و حضوع کے ساتھ پڑھنا سیکھ گیا تھا.

مولوی صاحب اس سے بہت خوش ہوئے فخر سے اس کا کاندھا تھپتھپایا وہ عاجزی سے گردن جھکائے مسکرا دیا

بیٹا! تمہیں یہاں آئے بہت وقت ہو گیا ہے تمہاری بیوی اور ماں راہ دیکھتے ہوں گے جاؤ اپنے گھر والوں سے جا کر مل لو

اس نے چونک کر انہیں ایسے دیکھا جیسے کوئی انوکھی بات کہہ دی اور ہاں جتنا سیکھا ہے اس پر عمل کرنا ماں کو شکایت کا موقع نہ ملے اب تمہیں باقاعدگی سے مسجد میں پانچ وقت حاضری لگانی ہے مولوی صاحب نصیحت اور ہدایت دے کر اسے رخصت ہو گئے۔

وہ کھڑا قدرے مایوسی سے سوچتا رہا

"کیا واقعی! میری بیوی میرا انتظار کر رہی ہو گی؟"

وہ بے اختیار ہی گہرا سانس لے کر رہ گیا۔

❁❁❁❁****❁❁❁

فضا میں عجیب سی بے چینیاں تھی سندس آنکھیں موندے سستی اور کاہلی سے پڑی تھی جب اس کے کانوں نے راج کی آواز سنی اس کے چہرے پر گلاب کھل اٹھے

وہ بہت تیزی سے باہر آئی تھی پھر یکایک اس کی جانب بڑھتے قدم زنجیر قید ہوئے کھلا گلاب سا چہرہ ایک لمحے کی زرد میں مرجھا گیا۔

راج نے نگاہیں اٹھا کر سندس کو دیکھا ملگجے کپڑے, بکھرے بے ترتیب سے بال پتہ نہیں کب سے کنگھی نہیں کی تھی

اس سے پہلے سندس کو بے ترتیب اور بکھرا ہوا کبھی نہیں دیکھا تھا عجلت میں دوپٹہ سر پر لینا بھول گئی تھی

پل بھر میں راج کے چہرے پر اجاگر ہونے والی خوش فہمی کی جگہ ایک اداسی سی چھا گئی۔

"نہ جانے میری زندگی کا یہ امتحان کب ختم ہو گا؟"افسوس سے سوچا وہ ننگے سر پے دوپٹہ جماتی جیسے ہی مڑی وہ بے اختیار سا ہو کر اسے پکار بیٹھا

"سندس!"میری بات سنو! وہ بھی بے اختیار سا رک گئی

"کیا میں اتنا برا ہوں کہ تم مجھ سے بات کرنا تو دور مجھے ایک نظر دیکھنے کی بھی روادار نہیں ہو؟"

اس کی آواز اور لہجے کی بے بسی محسوس کی جانے کے قابل تھی وہ ضبط سے چیخ گئی

"ہاں! تم بہت برے ہو بہت برے اتنے برے کہ لاکھ جتن کے بعد بھی میرا دل تمہاری طرف مائل ہونے لگا ہے۔"

یہ اس کے دکھی دل کی آواز تھی اس کے سامنے اعتراف کرنا کافی مشکل تھا

گیا وقت اس کی آنکھوں میں گھوم گیا اسی وقت مائی کمرے سے باہر نکلیں کب سے پوچھ رہی ہوں کون آیا ہے کس سے باتیں کر رہی ہے؟ جواب ہی نہیں دیتی

"کیا گونگے کے بیر کھائے بیٹھی ہے؟"

ان کا لہجہ حسب عادت کرخت تھا۔

مائی! وہ مسکراتا ہوا ان کے گلے لگ گیا

ارے میرا... راجا بیٹا! تو کب آیا؟ وہ بھی سب کچھ بھول بھال کر خوب بلائیں لیں پیار کیا

اس کا بدلا بدلا سا نکھرا نکھرا سا روپ مائی کی آنکھوں کو سج گیا

بس بلکل ابھی زرا دیر پہلے جب سے تمہاری بہو نے گونگے کا بیر کھایا ہے اس نے سندس کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے شرارت سے کہا تو وہ جز بز ہو گئی

ایسے کیا کھڑی ہے جا چائے پانی لا شوہر گھر آیا ہے کچھ تو اس کی خاطر مدارت کر

نہیں مائی رہنے دے چائے میں آرام سے بیٹھ کر پیوں گا اور پیاس لگی نہیں میں تو سمجھ رہا تھا کہ تو مجھ سے ناراض ہو گی بات بھی نہیں کرے گی مگر یہاں تو الٹی گنگا بہہ رہی ہے خوب پیار لٹایا جا رہا ہے۔

ماں اپنے بچے سے کب تک ناراض رہ سکتی ہے اور اب جب تو سیدھے راستے پر چل نکلا ہے تو میں کیوں تجھ سے خفا ہونے لگی بھلا

"میری دعا ہے اللہ تجھے دنیا اور آخرت کی ساری خوشیاں اور کامیابیاں نصیب کرے..." آمین!

انہوں نے صدق دل سے دعا دی تو بس وہ مسکرا کر رہ گیا تو چل اندر میں آتی ہوں راج نے آگے قدم بڑھائے مائی سندس کے پاس آکر اسے کہنی ماری وہ چونکی

سندس! تو نے اپنا یہ کیا حلیہ بنا کر رکھا ہے؟

مائی نے خفگی سے کہا تجھے دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا کہ تم سہاگن ہو خیر سے شوہر گھر کو لوٹا ہے وہ بھی کیا سوچتا ہو گا سندس احتراماً کھڑی ان کی بات سنتی رہی

جبکہ دل میں عجب ہلچل سی مچ گئی تھی۔

جا جا کر لباس تبدیل کر لے میاں کے لیے تھوڑا سا سج سنور لے گی اسے خوش کر دے گی تو اس کا بھی تجھے ثواب ملے گا آخر کو مجازی خدا ہے تیرا

راج کے کان مائی کی بات سننے کی گستاخی کر رہے تھے

اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی اور ہاں آج ہی میرے کمرے سے اپنا بوریا بستر سمیٹ کر اپنے کمرے میں بسیرہ کرو

اللہ کے کرم سے میں بھلی چنگی ہوں اپنا خیال خود رکھ سکتی ہوں بس اب تم اپنی شادی شدہ زندگی کی شروع کرو باقی خیر سے اللہ سب کا مالک ہے۔

مائی کی بات سن کر وہ سیدھی کمرے میں گئی تھی مانوں اس کی سانس بیچ میں کہیں اٹک گئی ہو بند دروازے کے پیچھے وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی۔

مائی نے طویل سانس لے کر کھلے دروازے کو دیکھا اور پھر وہ اس جانب مڑی اور چل دی جہاں راج گیا تھا۔

۞۞۞****۞۞۞

"اللہ تعالی نے مرد کو بڑی فضیلت دی ہے تاکہ وہ عورت کا سائبان بن سکے ایسے ہی تھوڑی اسے مجازی خدا کا شرف حاصل ہے۔ "

اور عورت مرد کے برعکس احساسات اور جذبات کی مٹی سے گوندھ کر بنائی گئی ہے ناز, نخرے عورت کی صفت میں شامل ہیں۔

لیکن تم ایک مرد ہو اس گھر کے واحد مرد اس گھر کے سائبان ہو سمجھ رہا ہے میں کیا کہہ رہی ہوں وہ فرش پر نگاہیں جمائے خاموش بیٹھا تھا مائی کو پوچھنا پڑا اس نے گردن اٹھا کر سر اثبات میں ہلایا

مولوی صاحب بھی تو اسے ایسی بہت سی باتیں سمجھاتے رہے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ تم اپنی بیوی اور اس گھر کی ذمہ داری اٹھاؤ مائی نے اس کی ہتھیلی پر رقم رکھی تو اس نے نظریں اٹھا کر مائی سے سوال کیا

یہ کیا ہے؟ پلی گلی میں رشیدہ کے یہاں چھ ماہ پہلے کمیٹی ڈالی تھی ہفتہ پہلے کھلی ہے ان پیسوں سے تو کریانے کی دکان کرلے یا اس سے بہتر کام جو تجھے لگے کہ تو کر سکتا ہے وہاں پیسے لگادے انہوں رسان سے کہتے ہوئے

دوپٹے کا پلو درست کیا

مائی وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تیرے پیسے ہیں میں کیسے لے سکتا ہوں؟ وہ ہچکچایا شرمندگی اور خود داری آرے آگئی تھی۔

تیرے نام سے ہی ڈالی تھی یہ کمیٹی تجھے کام دھندے پر لگانے واسطے ان پیسوں سے جو تو کمائیں گا اس کی کمائی سے باقی کی کمیٹی کے پیسے بھر دینا جا اب انہیں سنبھال کر رکھ دے مائی نے بات ختم کی تو وہ اٹھ گیا

عشاء کے بعد جب سندس نے دستر خوان لگایا تو مائی کی خاص تاکید پر اس کی پسند کا آلو گوشت میتھی کے پراٹھے ٹماٹر کی چٹنی سلاد، اچار دیکھ کر وہ خوش ہو گیا اتنا مزے کا عمدہ کھانا واہ جی۔۔۔۔ واہ آج تو مزا ہی گیا

راج نے نظروں نظروں میں سندس کے بنائے کھانے کی دل کھول کر تعریف کرتا رہا وہ نگاہیں چراتی کھانا کھاتی رہی مائی ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتی رہی بولی کچھ نہیں

کھانے کے بعد مائی اپنے کمرے میں سونے چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا جو کہ عموماً عام دنوں میں کھلا رہتا تھا دروازے پر صرف ہری جھنڈی ٹکی تھی۔

راج کمرے میں آ کر لیٹا تو اس کی آنکھ لگ گئی سندس کھانے کے برتن وغیرہ سمیٹ کر رسوئی میں بیٹھ گئی عجیب و غریب حالات کا سامنا تھا کشمکش کا عالم تھا کہ دل رونے پر آمادہ ہونے لگا ایک جانب مائی دروازہ بند کیے سو رہی تھیں تو دوسری جانب وہ الگ اس سے بے خبر سو رہا تھا مچھر تھے اس کے کان پر بھن بھن کرتے راگ الاپ رہے تھے اور وقفے وقفے سے سوئیاں چبھو دیتے۔

وہ مچھر کے کاٹے سے زیادہ ان دونوں کی بے اعتنائی سے عاجز آئی بیٹھی تھی ان دونوں کو میری زرا پرواہ نہیں ہے جب سے میں اس گھر میں آئی ہوں تب سے ساری گھر گرہستی سنبھالی ہوئی ہے جیسے ہر عورت سنبھالتی ہے بس کیا یہی ہے میرا فرض ہے؟ سوچوں میں غلطاں خود سے شکوہ کرتی اس کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

وہاں جب چونک کر راج کی آنکھ کھلی تو سندس کو کمرے میں نہ پا کر بے چین ہو کر اٹھ بیٹھا اس کا سامان تو سر شام ہی کمرے میں آ گیا تھا مگر وہ نہیں آئی تھی.

"اس وقت کہاں ہو گی؟ کیا مائی کے کمرے میں...؟"

اس نے خود کلامی کی کمرے سے باہر نکل آیا مائی کا دروازہ بند تھا مطلب مائی سوئی ہوئی ہے

وہ رسوئی میں آیا جب وہ گھٹنوں میں منہ دیے بے آواز رونے کا شغل جاری رکھے ہوئے تھی

سندس !اس نے پکارا سندس نے برق کی رفتار سے جھکی گردن اٹھائی وہ عین اس کے سامنے دوزانوں بیٹھا تھا وہ رونا چھوڑ کر اسے دیکھے گئی راج پہلے کی نسبت کافی بدل گیا تھا

پر شفاف چہرے پر ہلکی ہلکی سی داڑھی اس کی شخصیت کو اور زیادہ پر کشش بنا رہی تھی۔

یہاں کیا کر رہی ہو؟ وہ دیکھ رہا تھا وہ رو رہی ہے اس کا چہرہ آنسو سے بھیگا ہوا تھا پھر بھی ہو چھ رہا تھا۔

سندس نے گڑبڑا کر نظریں چرائیں گردن ترچھی کی بازو پر رکھ دی بائیں جانب دیکھنے لگی۔

چلو اٹھو کمرے میں چلو اب وہ اس کے سامنے کھڑا بولا

وہ نہیں اٹھی ایسے ہی بیٹھی رہی پھر کچھ لمحے ایسے ہی گزر گئے۔

راج نے گہری سانس لی جھک کر سندس کا ہاتھ پکڑا اس بار سندس نے بلا ارادہ اس کی طرف دیکھا تھا اس کا ہاتھ کو اپنی جانب ہلکا سا کھینچ کر اٹھایا وہ نہیں بھی اٹھنا چاہتی تھی تو مجبوراً اسے اٹھنا پڑا تھا۔

کمرے میں آکر اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ چھڑایا وہ وہیں دروازے پر رک گیا اور سندس اس سے چار قدم آگے جا کر ٹھہر گئی

راج نے مڑ کر اسے دیکھا مجھے یہاں نہیں رہنا مجھے یہاں سے جانا ہو گا

"کہاں جاؤ گی؟ "

کہیں بھی رسوئی میں آنگن, بیٹھک یا پھر غسل خانے میں مگر اس کمرے میں نہیں قطعیت بھرا انداز تھا وہ چند لمحے تاسف میں گھرا اسے دیکھتا رہا

وہ اپنی انگلیاں مڑور رہی تھی پھر پلٹ کر راج نے دروازے کی کنڈی چڑھا دی

تم نے سنا نہیں تھا؟ مائی نے کیا کہا تھا؟

اب سے تم اسی کمرے میں رہو گی اپنے مجازی خدا کے ساتھ دونوں ہاتھ سینے پر لپیٹ کر سندس کا سراپہ اپنی نظروں کے حصار میں باندھ کر بولا

میں یہاں نہیں رکوں گی بس! وہ غصے سے آگے بڑھی

تم اس کمرے سے ایک قدم بھی باہر نہیں نکال سکتیں ورنہ؟

"ورنہ کیا؟" وہ ایک پل کو واقعی خوف زدہ ہو گئی

"ورنہ؟" میں اب کی بار لہجہ اور آواز دونوں دھیمی تھی میں تمہاری ٹانگیں توڑ دوں گا وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے حیرت کے مارے اسے دیکھے گئی پھر صبر کا پیمانہ جھلک پڑا روشن آنکھوں سے آنسو ایک تواتر سے ٹپ ٹپ گرنے لگے او میرے خدایا....اب گڑبڑانے کی باری راج کی تھی۔

تم یہ کیا کر رہی ہو؟ میرا مطلب ہے کیوں رو رہی ہو؟

بے ربط جملے اس کے منہ سے ادا ہوئے

"من چاہی عورت کے آنسو ایٹمی طاقت رکھتے ہیں پل بھر میں آگ کا شعلہ بجھا دینے والے بشر طیکہ عورت من چاہی محبوبہ ہو۔"

اللہ کی قسم میں تو مزاق میں بول گیا تھا یہ رونا بند کرو کرتے کی جیب سے رومال نکال کر اس کے آگے بڑھایا

"ایک کمزور عورت رونے کے سوا کر بھی کیا سکتی ہے۔؟""اب رونا بھی تم سے پوچھ کر پڑے گا؟" وہ سرخ چہرہ اور بھیگا لہجہ عجب بے چارگی سی چھائی تھی اس کے لہجے میں

کاااش!! میں بتا سکتا عورت کمزور نہیں ہوتی اس کے پاس بیش قیمت آبگینے ہوتے ہیں جو اس کی آنکھوں سے بہہ جائے تو مرد ان آبگینوں میں ڈوب جاتا ہے۔

"اگر تم جانتی ناں کہ تمہاری آنکھ سے بہنے والا اک اک آنسو میرے دل کی کیا سنگین حالات کرتا ہے تو شاید تم کبھی ان آنسوؤں کو بہاتی نہیں بلکہ انہیں سنبھال کر رکھتی جیسے بیش قیمت موتی۔"

مگر اس میں قصور تمہارا نہیں ہے میرا تمہارے ساتھ وہ تعلق نہیں ہے جو بیوی اور شوہر کے مابین ہوتا ہے ایک خوشگوار ازواجی زندگی کا مگر! میرا تم سے ایک بہت گہرا اور اہم رشتہ ہے "محبت کا رشتہ" وہ بہت سادہ سے لہجے میں اعتراف کر رہا تھا

تمہارا رونا مجھے تکلیف دے رہا ہے راج نے جیسے ہتھیار ڈالے تمہیں اس حالت میں دیکھ کر مجھے شدت سے اپنی غلطی کی سنگینی کا احساس ہوتا ہے۔

راج کی بات سن کر سندس کے چہرے کا زاویہ یکایک بدل گیا اور تمہاری شکل دیکھ کر مجھے تم سے ہوئی نفرت میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے وہ چلا کر بولی تھی پھر جیسے اسے کچھ خیال آیا تو آواز نیچی کی

راج کو تو مانوں سانپ ہی سونگھ گیا اور جسے تم غلطی کا نام دے رہو وہ غلطی نہیں گناہ ہے کسی کی پاک دامنی پر تہمت کا داغ لگانا گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔

وہ کچھ بولنے کے قابل ہی کہاں رہا تھا اور یہ کیا بار بار مجازی خدا کا نعرہ لگا رکھا ہے؟

"مجازی خدا کا مطلب بھی جانتے ہو؟ "

"حقیقی خدا کے بعد اگر کسی کو اللہ تعالی سجدے کرنے کا حکم دیتا تو وہ شوہر کو ہوتا۔"

سوچو! کیا خدا اتنا برا کرتا ہے اپنے بندوں کے ساتھ جیسے یہ زمینی خدا چیونٹی کی مانند جیتے جاگتے انسانوں کو حقیر سمجھ کر اپنے پاؤں کی جوتی سے مسل دیتے ہیں۔

مجبور, بے بس اور لاچار لوگوں کو اپنے ہاتھ کی کٹھ پتلی بنانے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرتے

اپنی تلخ ترین زندگی کے وہ سارے ناخوشگوار واقعے قصے جن کا تعلق چاچی اور ان کی بیٹیوں کے ساتھ اس گھر میں رونما ہوئے تھے اس کی آنکھوں کے سامنے گھوم گئے۔

آج وہ سارے حساب برابر کرنے کے درپے تھی

آج سندس بول رہی تھی اور راج سن رہا تھا

چاچی کی مار کھائی, طعنے سنے, گالیاں سنیں, ان کی بیٹیوں کی بدسلوکی سب سہا ہا اور تو اور چاچی کے بھائی نے میرے عزت و آبرو کو نقصان پہچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی

اس دن اللہ کو مجھ پر رحم آگیا اس نے میری عزت کی لاج رکھ لی نامراد شخص نے بہت مارا تھا مجھے موقع پر پکڑے جانے پر مجھ پر جھوٹا الزام لگادیا کہ میں اسے پھساتی ہوں اس پر دورے ڈالتی ہوں بدلے میں چاچی نے بھی اپنا ساری طاقت مجھ پر نکالی میں سب برداشت کر گئی صبر کا گھونٹ پی لیا مگر اس دن میں نے اپنے اللہ سے کہا تھا کہ " یااللہ! میں صبر کرلوں پر تو صبر نہ کرنا "

راج نے اپنا گھومتا ہوا سر تھام لیا۔

میں سب سہہ گئی خاموشی سے سہہ گئی میرے ساتھ جو ہوا گھر کی چاردیواری میں ہوتا رہا لیکن! مجھ بدنصیب کی ٹھوکریں پھر سے ایک بار میری زندگی میں مصیبت تمہارے شکل میں سامنے آئی

تم نے جو میرے ساتھ کیا وہ گھر کی چاردیواری میں نہیں تھا بلکہ سرعام لوگوں کے سامنے میرا تماشہ بنادیا۔

چاچی کے طعنے کھب گئے مگر دنیا کے طعنے مجھے مار گئے تب مجھ پر الہام اترا چاچی کی مار تو کچھ نہیں تھی

دنیاوالوں کی گندی نظریں اوران کے دیئے گئے طعنوں کے سامنے

تمہارے نام کی بدکرداری کا لیبل میرے نام کے ساتھ جڑ گیا میرا نقاب زن وجود, میرا حجاب زدہ چہرہ, میری عزت۔۔۔۔۔۔ جس کی حفاظت ایک لڑکی کم عمری میں ہی سات پردوں کے پیچھے چھپا کر حفاظت سے رکھتی ہے

تم نے اپنے آوارہ دوستوں اور دنیاوالوں کی نظر میں وہ پردے تارتار کر دیے۔

راج کے لیے یہ وہ لمحہ تھا کہ جب دو گز زمین پھٹتی اور وہ اس میں سما جاتا

"ململ کا کپڑا جب کانٹے دار جھاڑی میں الجھ جائے تو اسے کھینچ کر نکال میں وہ تارتار ہو جاتا ہے ایسی تکلیف ہوئی تھی میری روح کو بھی میں تو اسی لمحے جیتے جی مر گئی تھی۔"

سندس کی حالت آج حواس باختہ ہوئی تھی وہ کیا بول رہی ہے کیوں بول رہی ہے اور کس سے بول رہی ہے وہ اس سے بے خبر اپنے حواس کھوئے ہوئے تھی۔

مگر راج کے حواس بہتر طریقے سے ٹھکانے لگا چکی تھی۔

بچپن سے لے کر اب تک کا دل میں دھیمی آنچ پر پکتا ہوا گرد و غبار تھا جو آج جوار بھاٹا کی صورت میں ضبط کے پہاڑوں کے بیچ سے پھوٹ کر بہتا ہوا نکلا تھا۔

سندس کے دل سے نکلتا یہ جواڑ بھاٹا شاید اس کو تو پر سکون کر جاتا مگر راج اس جواڑ بھاٹے کے اندر غوطہ زن ہو کر رہ گیا تھا۔

❁❁❁

❁❁❁❁****❁

رات نظریں چرائے چپکے چپکے سرک رہی تھی کمرے میں اب مکمل طور پر سناٹا تھا آواز اپنا دم خم کھو بیٹھی تو ہلکی ہلکی سسکیاں گونجنے لگی آنکھیں اشک بار تھی۔

راج کے پاس وہ لفظ نہیں تھے جس کے ذریعے وہ سندس کی تکلیف کا مداوہ کر سکتا اتنی ہمت نہیں تھی کہ اپنے گناہ کا کفارہ دے سکتا۔

مسہری کے کنارے پر وہ ٹک کر بیٹھی تھی چہرہ دونوں ہاتھوں کے پیچھے چھپایا ہوا تھا

راج نے گہری سانس کھینچتے ہوئے سندس کو دیکھا

کاش !! میرے اختیار میں ہوتا تو تمہاری ساری تکالیف اور دکھ کا مداوا کر سکتا اپنے عمل اور فعل سے تمہیں خوشی دے سکتا مگر افسوس ! آخر کار راج نے خود ہی خاموشی کی دیوار کو گرا دیا

"بعض اوقات کمزور لمحے میں ہم سے ایسی غلطیاں سرزرد ہو جاتی ہیں جن سے ہم اپنی راہوں میں خود کانٹے بچھا لیتے ہیں اور احساس تب ہوتا ہے جب ہماری پھول سی زندگی بنجر زمین کی مانند

بن جاتی ہے اور ہم بنجر زمین پر پھول کھلنے کی آس لگائے محبت کے ہرے بھرے باغبان دیکھنے کو ترستے ہیں۔"

راج کا آواز گمبھیر اور لہجہ کافی ٹھہرا ہوا تھا

میری خود سری اور مفاد پرستی کی وجہ سے میری محبت نے دنیا کے سامنے تمہارا تماشہ بنا دیا جبکہ تم کو تو مجھ سے محبت تھی ہی نہیں۔۔۔۔۔ محبت تو میں نے کی ہے تم سے۔۔۔۔۔

جب سے ہوش سنبھالا ہے تب سے۔۔۔۔۔۔ بس صرف تم سے محبت کی ہے۔۔۔۔۔۔

رازافشاں ہو چکا تھا ہاتھوں کے پیچھے چھپی سندس کی نم آنکھیں حیرتوں کی تہہ تلے دبی گم صم بیٹھی وہ پتھر کی ہو چکی تھی۔

تمہیں اگر یاد ہو تو ایک بار میں نے تم سے سوال پوچھا تھا "کیا مجرم کو سزا ہی مل سکتی ہے جزا نہیں؟"

سندس نے اپنی پشت پر راج کی آواز سنی اس کا دل عجیب لے پر ڈھرکا تھا

"میں بڑی مشکل میں ہوں جزا ملی تو اللہ کی خوشنودی سمجھ کر شکرانے کے نفل ادا کروں گا اور اگر سزا مستجیب ٹھہری تو بھی تو تم مجھے شکر بجالانے والوں میں پاؤں گی۔ "

راج کا لہجہ سنجیدہ تھا سندس کشمکش کے عالم میں الجھی ہوئی مڑی اس کا چہرہ دیکھا

آج سے ہماری زندگی کے ہر فیصلے کا اختیار تمہیں سونپ رہا ہو تم پر کسی بھی قسم کی کوئی زور زبردتی نہیں ہے تم جب چاہو ہمارے بکھرے کچے دھاگے کے رشتے کو سمیٹ کر خوبصورت موتیوں کی مالا میں مضبوط دھاگے سے سنجوک سکتی ہو

زندگی کے کسی بھی موڑ پر تم مجھے سراپا انتظار پاؤ گی راج کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ گمبھیر تھا سندس کا دل جس لے پر ڈھر کا تھا وہ رستہ راج کے دل تک جاتا تھا

جس سے سندس بے خبر تھی۔

تمہارے دل کو مجروح کرنے کی معذرت۔۔۔۔۔۔تمہاری عزت نفس کو کچلنے کے لیے معذرت۔۔۔۔۔۔۔تمہاری پاک دامنی پر کیچڑ اچھالی اس کے لیے معذرت۔۔۔۔۔۔۔۔۔

معذرت ہر اس تکلیف دہ بات کے لیے ہر اس ناخوشگوار لمحے کے لیے جس کی وجہ میں بنا وہ ایک بار پھر سے معذرت کر رہا تھا نگاہیں جھکی تھیں نظریں ملانے کے قابل ہی کہاں رہا تھا؟

تمہیں اس کمرے سے جانا چاہتی ہوں ٹھیک ہے پلٹ کر آگے بڑھا اور دروازے کی کن۔ڈی کھول دی خود ایک طرف ہو گیا سندس کی حالت عجیب کشمکش میں گھری تھی

"آگے کھائی پیچھے کنواں" پھر اس نے آگے قدم بڑھائے مانوں یوں محسوس ہوا اس کے بڑھتے قدم راج کے دل پر رکھ کر آگے بڑھی ہو پھر وہ دہلیز پر رک گئی

راج کا دل اب بھی اس کے پیروں کے نیچے تھا سانس رکی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا وہ اس کی طرف سے پشت کیے کھڑا تھا پھر اس کن-ڈی چڑھا دی راج کو گماں ہوا

وہ دروازے سے پشت لگائے کھڑی رہی کچھ لمحے وقت کی نزاکت الوداع ہوئے تو راج حیرت اور دبے دبے اشتیاق سے مڑا تھا وہ کھڑی تھی

اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بتا رہے تھے کہ وہ کس ضبط کے مراحل سے گزر رہی ہے

راج تابانہ اس کی طرف بڑھنا چاہا سندس نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا اس کی آنکھوں میں کیسا طلسم تھا جو مکمل طور پر راج کی خوش گمانی کو خوش فہمی میں بدل دیا ایک حصار سا اس کے گرد کھینچ گیا تھا

اگر وہ ایک قدم بھی سندس کی جانب بڑھاتا تو شاید بھسم ہو جاتا

کسی خوش فہمی میں مت رہنا یہاں رکنا میری خوشی نہیں مجبوری ہے دنیا کے سامنے پہلے ہی میرا بہت تماشہ بن چکا ہے اب میں اس گھر میں مزید اور تماشہ نہیں چاہتی سندس کے الفاظ سن کر راج کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا میں کمرے کی چار دیواری کے اندر میں تمہاری بیوی کی حیثیت سے نہیں بلکہ تم میرے لیے اس کمرے ایک اجنبی غیر اہم شخص کی حیثیت سے رہو گے۔

ایک بات اپنے دماغ میں اچھے طرح بٹھالو اگر مجھ پر حق جمانے کی غلطی بھول کر بھی مت کرنا میں خود کی زندگی ختم کرنے میں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کروں گی سندس نے تابوت میں آخری کیل بھی ٹھوک دی وہ اپنی جگہ پر ششدر سا کھڑا رہ گیا

کاش! میں تمہاری محبت کا دم بھر سکتا بے آواز جملہ اس کی ذات کے اندر گونج کے رہ گیا...

۞۞۞۞*****۞۞۞۞

سیاہ دھاگہ کا سفید دھاگے میں واضح فرق نظر آگیا تھا صبح ہو چکی تھی روشنی اتنی تھی کہ وہ راج کو مسلہ پر بیٹھا دیکھ رہی تھی وہ فجر کی نماز پڑھ کے وہیں بیٹھ گیا تھا اور آج بڑا اتفاق ہوا کہ سندس کی آنکھ نہ کھلی

نہ جانے کس پہر اس کی آنکھ لگی تھی

مگر راج پوری رات نہ سو سکا تھا اسی لیے وقت پر فجر کی نماز ادا کر کے وہیں مسلے پر بیٹھ گیا مسلے پر بیٹھنا اسے سکون دے رہا تھا ہلکی سی سرسراہٹ سے راج کی محویت ٹوٹی اس نے سندس کو کمرے سے باہر جاتے دیکھا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ وضو کر کے کمرے میں آئی تھی راج اس کے لیے جگہ چھوڑ چکا تھا۔

وہ نماز کی لیے کھڑی ہوئی راج الماری کی طرف بڑھ گیا جب وہ نماز پڑھ کے اٹھی جائے نماز کی تہہ لگا رہی تھی تب ہی اس نے راج کی مدھم آواز سنی میری تم سے ایک التجا ہے سندس کا وجود کان کان بن گیا

ہمارے درمیان جو بھی معملات ہیں انہیں اس کمرے تک ہی محدود رکھنا میں نہیں چاہتا مائی کو زرا بھی بھنک پڑے انہیں بہت دکھ ہو گا اپنی بات کہہ کر اس نے سندس پر نظر ڈالی اور خاموشی سے دہلیز پار کر گیا

سندس کے گرد اداسی پھیل گئی

۞۞۞۞۞*****۞۞۞

میں نے سبزی بنا کر رکھ دی ہے چقندر پالک گوشت بنا دینا اور ہاں سلاد ضرور بنانا راجے اس کے بغیر روٹی نہیں کھاتا میں پڑوس میں عیادت کے لیے جا رہی ہوں

نظام الدین کی بیوی بیمار ہے مائی نے حکایت دی اور چادر سنبھال کر وہ گھر سے باہر نکل گئی۔

سندس سر ہلاتی باورچی خانے میں آ گئی گوشت چڑھا کر واپس کمرے میں آ گئی کل کے دھلے ہوئے کپڑے تہہ کرنے بیٹھ گئی جلدی جلدی صفائی ستھرائی کی اور ساتھ ساتھ رسوئی کا کام بھی سمیٹتی رہی جب تک مائی واپس آئی وہ سارا کام سمیٹ چکی تھی

میں تو اٹھ رہی تھی مگر نظام کی بیوی بضد تھی کہ چائے پی کر جانا اب چائے پی کر منہ اٹھا کر تھوڑی چلی آتی اخلاقاً بیٹھنا پڑا پھر جب نظام کے گھر سے نکلی تو اس کے سامنے والی سلیمہ نے روک لیا زبردستی ہاتھ پکڑ کر گھر کے اندر لے گئی اب کوئی اتنی محبت سے گلے پڑے تو اچھا نہیں لگتا اس کی دل آزاری کرتی پھر سلیمہ کی محبت میں ایک کپ چائے اور پینی پڑ گئی مائی کی واپسی کافی دیر بعد ہوئی تھی جو انہوں نے تفصیل سے آگاہ کیا

راجے آگیا؟ مائی نے پوچھا وہ چونک پڑی

نہیں! دھیرے سے گردن ہلائی اچھا کچھ بتا کر گیا ہے

کہ کہاں گیا ہے؟ مائی کے پوچھنے پر اس نے ایک بار پھر گردن نفی میں ہلائی

شوہر کہاں گیا ہے؟۔۔۔۔۔ کب آئے گا؟ بیوی کو ساری جانکاری رکھنی چاہیے مائی نے سمجھایا تو اس نے سر ہلا دیا

چل کھانا نکال لا ہم دونوں ساس بہو تو روٹی کھا لیں

وہ جب آئے گا اسے کھلا دینا پھر دوپہر سے شام ہو گئی اور شام سے رات جب وہ گھر لوٹا تو سب سے پہلے مائی کی عدالت میں پیش ہوا

مائی اب کام دھندا کرنے کے واسطے تو گھر سے باہر وقت گزرے گا اگر تو اسی طرح پریشان ہو گی تو کیسے کام چلے گا وہ اپنے تئیں مائی کو سمجھا رہا تھا

ہاں راتوں رات تو بہت بڑا آدمی بن گیا ہے ناں دن رات تیری وہ منٹنگیں چل رہی ہیں صبح اس شہر میں تو شام کو دوسرے ملک میں مائی نے بھی جما کے طنز کیا تو وہ مسکرانے لگا

اچھا بابا آج کے لیے معافی کل سے بتا کر جاؤں گا ٹھیک ہے بہت بھوک لگی ہے کھانا کھلائے گی یا بس دانٹ سے ہی پیٹ بھرے گی وہ بات بدلنے کی غرض سے کچھ شریر ہوا تو مائی فوراً سے پگھل گئی

ہاں ہاں تو منہ ہاتھ دھو لے میں کھانا لگاتی ہوں کھانا کا کر جب وہ کمرے میں آیا تو اسے سوتا دیکھ کر خاموشی سے کنڈی لگا دی ہلکے سے کھٹکے سے سندس کی آنکھ کھل گئی تھی وہ تیزی سے اٹھی دوپٹہ درست کیا وہ اسے نظر انداز کرتا ہوا صوفے پر لیٹ گیا بازو آنکھوں پر رکھ لیا اسے بہت نیند آ رہی تھی وہ کل رات کا جاگا ہوا تھا

کھانا لاؤں؟ وہ اس کے سر پے کھڑی تھی مائی نے کھلا دیا ہے اس نے ایسے ہی جواب دیا

چائے بنا لاؤں؟ نہیں مجھے بہت نیند آ رہی بس سونے لگا ہوں تم بھی سو جاؤ سندس کے دل میں چبھن سے کچھ ٹوٹا تھا راج نے اتنی بے اعتنائی تو کبھی نہیں برتی تھی اور پھر اگلے کئی دن اسی طرح گزر گئے

وہ صبح نکلتا تو شام کو ہی واپسی ہوتی ان دونوں کے درمیان ہاں ہوں کے علاوہ شاید ہی کوئی بات ہوتی ہو سندس اس کی طرف سے ملنے والی بے رخی پر تڑپ کر رہ گئی تھی نتیجہ یہ نکلا کہ سندس کے مزاج میں چڑچڑاپن آ گیا تھا۔

موسم بدل رہا تھا دوپہر کب سہ پہر میں بدل جاتی پتہ ہی نہیں چلتا آج جمعہ کا دن تھا راج نہانے کا گرم پانی کی بالٹی رکھ کر الماری سے کپڑے نکالنے آیا تھا

کپڑے غیر استری شدہ تھے کپڑوں کی حالت دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ انہیں استری کر لی جائے مگر وقت کم تھا ابھی اسے غسل بھی کرنا تھا کچھ سوچ کر وہ کمرے سے باہر نکلا سندس رسوئی میں چولہے کے پاس کھڑی بریانی کا مسالا بھون رہی تھی

وہ اس کو مخاطب کیے بغیر رسوئی کے دروازے سے ہی واپس لوٹ گیا سندس مائی کی پکار پر وہ چولہے کی آنچ دھیمی کر کے باہر آئی تھی

سندس راجے کے کپڑے استری کر دے جمعہ کی نماز پڑھنے جائے گا اب اگر میں کرنے بیٹھی تو وقت لگ جائے گا تو جلدی جلدی کر دے گی مائی کے کہنے پر وہ چوں چرا کے بغیر کپڑے اٹھا کر لے گئی اس قدر سعادت مندی پر راج کے چہرے پر مسکراہٹ خود بخود بکھر گئی

وہ جلدی جلدی کپڑے استری کر رہی تھی مجھ سے کہتا تو زبان گھس جاتی راجا مہاراجا کی اب بھی تو میں ہی کر رہی ہوں مسلسل بڑبڑانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھی

تب رہی راج شور مچاتا ہوا اندر آیا مجھے دیر ہو رہی ہے جلدی کرو اسی ہر بڑاہٹ میں اس کا ہاتھ استری سے لگ گیا سسی۔۔۔ کی ہلکی سی آواز اس کے ہونٹوں سے نکلی اپنا ہاتھ وہ راج کی نظر سے بڑی مہارت سے چھپا گئی

وہ کپڑے لے کر نہانے گھس گیا اور سندس باورچی خانے میں ہاتھ دکھاؤ اپنا وہ بریانی کے مسالے میں ٹماٹر ہری مرچیں ڈال رہی تھی جب وہ غسل خانے سے نکل کر اس کے سر پہ حکم صادر کیے کھڑا ہوا سندس نے الجھن آمیز نظروں سے اسے دیکھا اور ہاتھ پیچھے کر لیا راج کی خشمگیں نگاہیں اس پر مزید جم گئیں سنا نہیں تم نے ہاتھ دکھاؤ اپنا

اب کی بار راج کا لہجہ کافی برہمی لیے ہوئے تھا پھر خاموشی سے اپنا ہاتھ آگے کر دیا دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر کافی سرخی نمایاں تھی

راج نے ایک ہاتھ سے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے برنال لگا دی دو انگلیوں کی پوروں سے ہلکا سا مساج کیا سندس ششدر سی رہ گئی جیسی خاموشی سے وہ آیا تھا ویسی ہی خاموشی سے باہر نکل گیا

سندس حیران رہ گئی اس کا ہر روپ نیا تھا وہ اندازہ نہیں لگا سکی کہ یہ کیسا شخص ہے؟ میں جتنی بھی کنج ادائی، بے رخی برت لوں اس کے ساتھ مگر ہر بار سب کچھ بھلا کر نئے سرے سے شروعات کرتا ہے

بریانی کا مسالا تیار تھا وہ سر جھٹک کر مسکراتے ہوئے پتیلی میں چمچہ ہلانے لگی۔

نماز ظہر پڑھ کے وہ مسجد سے باہر نکلا تھا مسجد کے باہر دروازے پر کھڑے پھل فرشوں کا بے تحاشہ شور تھا دل بے چین سا ہوا وہ گھر جانے ارادہ ملتوی کر کے کچھ دور نکل آیا تب اسے احساس ہوا جیسے کوئی اس کی پشت پر اس کے پیچھے ہے وہ چونکا اور پیچھے مڑا دور دور تک نظروں کے حصار باندھا وہاں کوئی نہیں تھا اس نے چاروں اور نظریں گھمائیں سڑک پر سناٹا تھا۔

ابھی وہ زرا دور ہی چلا تھا کہ اسے پھر سے آہٹ سی محسوس ہوئی اب کی بار وہ مڑا نہیں بلکہ چوکنا ہو گیا تیز رفتار سے چلتا رہا زرا دور آگے سڑک کنارے چلتے چلتے درخت کی سوکھی ہوئی ٹہنی پر نظریں ٹھہر گئی

وہ برق روی سے اپنی حفاظت کے پیش نظر سوکھی لکڑی کو اٹھا کر جیسے ہی پیچھے مڑا ایک ایک ان دونوں کی بلند چیخیں برآمد ہوئی

راج نے ان دونوں کو حیرت سے دیکھا لکڑی راج کے ہاتھ سے چھٹ گئی اسے امید نہیں تھی ان دونوں کے یہاں ہونے کی اسے سمجھا تھا جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے

اچانک ہوئے افتاد پر وہ دونوں بھی بے اختیار گھبرا گئے تھے وہ بے یقین سا بت بنا کھڑا تھا

کہیں ہم اسے جن بھوت تو نہیں لگ رہے ہیں ایسے ٹکر ٹکر ہمیں دیکھے جا رہا ہے راج کو ساکت کھڑے دیکھ کر شیخو نے سرگوشی کی اسے واقعی یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ دونوں اس کے سامنے کھڑے ہیں

اتفاقاً کبھی ان کا سامنا ہو جاتا تھا تو وہ لوگ نظریں چرا کر آگے نکل جاتے راج نے ان کی جانب پیش قدمی کرنا چاہی مگر جانتا تھا پھر سے وہی بے رخی اور لاتعلقی کا سوچ کر وہ خاموشی سے رخ پھیر گیا

ابھی دو چار قدم ہی بڑھائے تھے کہ شیخو کی زبان میں پھر سے کھجلی ہوئی میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اب ہمارا راجے بدل گیا ہے مگر تجھ کو ہی پڑی تھی اس کے پیچھے آنے کی راج اس کی بات سن کر چونک گیا صحیح کہہ رہا ہے تو ....

جب یاری نہیں رہی..... تو یار کیسا؟ کامی نے بھی لقمہ جوڑا تیرے سر پہ دوستی کا بھوت سوار تھا ناں تو نے ہی کہا تھا ہماری ایک کوشش تو بنتی ہے

مجھے امید ہے راج سب بھلا کر ہمیں گلے لگا لے گا مجھے پورا یقین ہے ہمارا راجے ہمارا منتظر ہو گا شیخو کامی کی نکل اتارتا ہوا اسی کے لہجے میں بولا

یار غلطی ہو گئی مجھ سے مجھے کہاں پتہ تھا کہ یہ ہم سے آنکھیں پھیر لے گا یوں ہماری بچپن کی دوستی کو بھری دوپہر میں خاک آلود کر دے گا کامی بلند آواز میں اسے سنانے کو بولا وہ دونوں ہونٹوں میں مسکراہٹ دبائے کھڑے قیاس آرائیاں کر رہے تھے

ان دونوں کی بکواس سے راج محفوظ ہو رہا تھا ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ سے چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا مگر پھر پھیلے ہونٹ سکڑ گئے خوشی سے دکتا چہرہ یک دم سنجیدہ ہوا وہ برق رفتاری سے مڑا جہاں سے وہ چلا تھا اسی جگہ پر ٹھہرا پیروں میں جھک کر زمین سے ڈنڈی نما لکڑی اٹھائی

شیخو اور کامی کا سانس لمحے میں رکا تھا

میں کہہ رہا ہوں کامی یہ سچ مچ میں ہماری چھترول کرے گا یار ابا سے بھی جوتے کھاؤ اور اس سے بھی یار میرا کوئی موڈ ووڈ نہیں جوتے کھانے کا یہ شوق تم ہی پورا کرو میں چلا وہ بھاگنے لگا تو کامی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

"مرد بن مرد" جو ہو گا دیکھا جائے گا کامی دھیمی آواز میں بڑبڑایا اب دونوں آپس میں ہاتھ تھام چکے تھے

کچھ گڑ بڑ ہوئی تو مکمل ارادہ تھا بھاگ جانے کا وہ ان کے سامنے آ کھڑا ہوا بمشکل انہوں نے حلق سے تھوک نگلا اور پھر راج نے ڈنڈی والا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا

میری غلطی کی جتنی سزا دینا چاہتے ہو دے لو جی بھر کے مار وا گر تم نے میرے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی توڑ دی ناں تو قسم دوستی کی جو اف کر جاؤں؟

سچ تو یہ ہے کہ بس میں تم لوگوں کے بغیر اب اور نہیں رہ سکتا بیک وقت بہت سارے تاثرات اس کے چہرے پر رقم نظر آئے وہ دونوں تو سب کچھ بھلا کر یہاں آئے تھے

خوشی خوشی راج کے گلے لگ گئے ان دونوں کی محبت میں اس قدر شدت تھی کہ راج اپنے قدموں پر کھڑا ڈگمگا گیا تو کیا ہم اپنے راجے کے بنا رہ سکتے ہیں دونوں بیک وقت بولے راج کی آنکھیں نم تھی۔

میل ملاپ کے بعد وہ تینوں نہر کی طرف آ گئے بہت اچھی یاری نبھائی ہے تم لوگوں نے مجھے مشکل وقت میں تنہا چھوڑ دیا مجھے تم لوگوں سے ایسے سلوک کی توقع نہیں تھی راج شکوہ کر گیا

سوری یار! گھر والوں کی طرف سے جوتوں کا پریشر بہت بڑھ گیا تھا شیخو بولا تو جانتا تو ہے ناں ہمارے اماں اور ابا کو جان بے شک چلی جائے مگر عزت پر آنچ نہیں آنے دیں گے ہمیں احساس ہے کہ ہم تیرے ساتھ کافی زیادتی کر گئے مگر ہمارا یقین کر اب ایسا نہیں ہو گا کامی نے رسانیت سے کہا

راجے بھائی! ہمیں احساس بہت پہلے ہی ہو گیا تھا اور ہم تمارے پاس آنا چاہتے تھے مگر.....

شیخو کی بات کاٹ کر راج بیچ میں بولا اگر مگر کچھ نہیں ہم دوست تھے ہماری دوستی سب سے اوپر تھی ہمیں بات کرنی چاہیے تھی مگر تم دونوں کا میری شکل سے ہی نفرت ہو گئی تھی بات کرنا تو دور میری طرف دیکھنا بھی گوارا نہیں تھا

یاروں! جو ہوا سو ہوا اب اس پر مٹی ڈالو اور آگے بڑھو ویسے بھی دوستی کے بغیر ہماری زندگی بلکل پھیکی بدمزہ سی ہو کر رہ گئی ہے نہ کوئی مرچی ہے نہ کوئی مصالحے کا تڑکا نہ ہی کوئی رنگین مزاجی رہی بس یار اب اکتا چکا ہوں اس پھیکی سڑی بدمزہ زندگی سے شیخو کی بات پر دونوں نے حیرت سے اس کی شکل دیکھی مسکراتا چہرہ دبے دبے جوش سے مک رہا تھا

بہت دن ہوئے شیطان چوک پر جشن کیے آج رات نکلتے ہیں چپکے سے خاموشی سے جب ساری دنیا سو جائے گی موج مستی کریں گے عمدہ کھانے, دیسی شراب اور خوب سارے مزے کریں گے کہتے کہتے اس نے ان دونوں کی شکلیں دیکھی جیسے وہ اسے کچا چبا جانے کا ارادہ رکھتے ہوں پھر آنکھو کی پتلیاں سکیڑیں ان دونوں کو اپنی جانب آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا پا کر وہ مسلسل اسے ہی تکے جا رہے تھے اور آنکھوں آنکھوں میں اسے لتاڑ رہے تھے اس کی شکل لٹک گئی

میں نے وہ سارے کام جو گناہ کے زمرے میں شمار ہوتے تھے چھوڑ دیے ہیں راج سادگی سے بولا

اووووئے... دھت تیرے کی! آنکھوں کو حیرت سے پھیلا کر ماتھا پیٹ لیا اس کا مطلب نو سو چوہے کھا کر بلی حج پر چلی اس سے پہلے کہ وہ کچھ اور بولتا کامی اس پر جھپٹ پڑا یار میں نے ایسا بھی کیا غلط بول دیا جو تم سر شام میری درگت بنانے پر قابض ہو گی چھوڑو مجھے اس نے مزاحمت کی

جب تیرا اوپر والا مالا خالی ہے تو اپنا باس والا منہ بند رکھ کامی بھڑکا کامی چھوڑا سے راج چڑ کر بولا تو وہ دونوں خاموشی سے الگ ہو گئے

اس کی تو عادت ہے جو منہ میں آتا ہے بنا سوچے سمجھے بک دیتا ہے جانتا ہوں یہ صدا کا نالائق ہے راج مسکراتا ہوا اٹھ گیا

وہ دونوں آپس میں گٹر گوں کرتے رہ گئے جبکہ راج خاموش تماشائی تصویر بنا کھڑا تھا

کیا بات ہے؟ اتنا خاموش کیوں ہے کامی نے اس کے چہرہ دیکھا جو ہمیشہ سے چہرہ پڑھنے کا فن جانتا تھا بس یونہی...

ویسے ماننا پڑے گا چہرے پر نور آ گیا ہے میرا دوست ولی بن گیا کامی کی بات پر وہ مسکرایا

نہیں یار! اتنا بلند مقام نہیں ہے میرا ناچیز کو ابھی انسان ہونے کے فرق سمجھ آیا ہے۔

تجھے برا نہ لگے تو ایک بات پوچھوں؟

بات کرتے کرتے وہ دونوں آگے آگئے تھے ایسی کیا بات ہے جس کے لیے تجھے میری اجازت کی ضرورت پیش آئی خیر پوچھ کیا پوچھنا ہے باہم آپس میں قدم ملائے چلتے ہوئے راج بولا

تیرے اور بھابھی کے درمیان سب ٹھیک ہے؟ کامی کے لہجے میں ہچکاہٹ واضح تھی راج کے بڑھتے قدم تھم سے گئے کامی کا چہرہ تکنے لگا جیسے اس نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو

راجے! یار! تو ٹھیک تو ہے؟ اس کی خاموشی طویل ہونے لگی تو کامی کو مجبوراً اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر پوچھنا پڑا وہ چونکا پھر مسکرایا اور بولا تم تو دوست تھے ناں مجھے بچپن سے جانتے تھے جب تم لوگوں کو اتنا وقت لگ گیا مجھے معاف کرنے میں پھر تو اس کا اور میرا ساتھ تو کچھ ہی مہینوں کا ہے آواز اور لہجہ آسودگی سے لبریز تھا

سوری یار! مجھے لگا.....

کامی نے بات ادھوری چھوڑ دی راج نے دیکھا کامی کے وجود پر شرمندگی سی طاری ہونے لگی تھی

کامی! راج نے مخاطب کیا اس نے نظریں اٹھا کر سنجیدگی سے دیکھا جو ہوا سب وقت کی نزاکت تھی یا یہ کہہ لو تقدیر کی شرارت یہ سب ایسے ہی ہونا تھا اس میں اس کا یا تمہارا کوئی قصور نہیں تھا

اس نے کامی کو اس شرمندگی سے نکالنے کے لیے کہا

نہیں یار تو نے صحیح کہا ہم دوست تھے "جگری دوست" ہمیں آپس میں بات کرنی چاہیے تھی

اچھااور سچادوست وہی ہوتاہے جو مشکل وقت میں ہر حال میں ایک دوست دوسرے دوست کا ساتھ دے ناکہ زراسی رنجش پر دوستی ہی ختم کرڈالے ہماری دوستی ایک مثالی دوستی تھی

راج کادل مغموم ہواوہ تواس بات پر بہت خوش تھاکہ ان کی دوستی پھر سے ہوگئی تھی

کامی میرے بھائی! دل چھوٹا نہیں کرتے جو ہواسو ہوا چلواب سارے گلے شکوے بھلا کر کھلے دل سے گلے ملتے ہیں اپنی دوستی کو خوش آمدید کہتے ہیں راج نے محبت اور خلوص کے ساتھ پیش قدمی کی وہ واقعی سب کچھ بھلادیناچاہتاتھانئے سرے سے نئی شروعات جو کرنی تھی

وہ دونوں ایک بار پھر گرم جوشی سے گلے لگ گئے

میرے بغیر اکیلے اکیلے جھپیاں تمہیں ہضم نہیں ہو گی وہ تیزی سے ان کی طرف آیاتھاراج کی پشت پر چڑھ گیاراج نے آٹے کی بوری کو پیچھے ڈھکیلا تو نیچے اترتاہوا کامی کی پشت پر چڑھ گیا

شیخو تھوڑاوزن میں بھاری تھاابھی مجھے کنوارہ نہیں مرناہٹ پیچھے کامی نے اپنے شانے پر پھیلے بازو کوزور کاجھٹکادیاشیخو کابازواس کی گردن کو چھوڑتاہواشانے سے پھسل کر کمر میں رینگتاہواوہ دھرام سے نیچے گر گیاوہ بھاری تھاتوزمین پرزور سے گراتھاوہ کمر پکڑ کر کراہ کررہ گیاباقی دونوں کی ہنسی کی جھنکاریں اتنی بلند تھی کہ نہر کے خاموش پانی میں ساز بکھیر گئیں۔

دھوپ کو جلدی تھی جانے کی اور چھاؤں کو بے تابی تھی آنے کی ہلکی ہلکی سردی شروع ہونے لگی تھی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں صحن میں دری بچھی تھی

وہ بچوں کو سپارہ پڑھا رہی تھی بچوں کی موجودگی میں اس کا دل لگا رہتا ے تھا

پڑھائی کے بعد وہ ان کے ساتھ کھیل میں شریک ہو جاتی گھر کی حالت پہلے مدرسہ والی پھر کھیل کا میدان بن جاتا وہ بچوں کے ساتھ بچی بن جاتی یہاں اسے ہر قسم کی آزادی حاصل تھی مائی بھی اسے نہیں ٹوکتی تھی البتہ وہ بھی خوش تھیں ان کے صحن میں شور شوگل رہنے لگا تھا۔

آج کا دن بھی ایسا ہی عام دنوں جیسا تھا جب گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی راج مٹھائی لے کر گھر میں داخل ہوا راج کو اچھی اور معیاری جگہ پر مناسب کرائے پر کریانہ کی دکان مل گئی تھی مائی کے دیے ہوئے پیسوں سے دکان کو سامان سے بھر ڈالا دکان کی بھاگم دور میں ساری محنت راج کے اکیلے کی نہیں تھی اس کے دونوں دوست اس کے شانہ بشانہ کھڑے تھے۔

مائی منہ میٹھا کر کے فوراً شکرانے کے نفل ادا کرنے چل دی مٹھائی ہاتھ میں لیے وہ سندس کی طرف آیا خوشی اور مسکراہٹ سندس کے چہرے پر رقم تھی اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر سندس تیزی سے نظریں پھیرتی اٹھ کر چلی گئی راج کا خوشی سے ٹمٹماتے چہرہ کی جوت سندس کی بے رخی سے بجھ گئی

تبھی سیمی کی گھر میں آمد ہوئی میں یہی سوچ رہا تھا کہ بلی کو خوشبو کیوں نہیں پہنچی اب تک؟

راج کے لہجے میں شرارت عیاں تھی وہ کھلکھلا کر شدت سے ہنسی تھی

یہ مٹھائی کس خوشی میں ہے کوئی لاٹری تو نہیں نکل آئی تمہاری؟اس کے ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ دیکھ کر پوچھا ابھی راج کچھ کہتا کہ مائی اندر سے آگئی

کتنی بار کہا ہے کہ ایسے زور سے منہ کھول کر نہ ہنسا کر لڑکیاں منہ پھاڑ ہنستی اچھی نہیں لگتی مائی نے زرا خفگی سے کہا تو وہ کھسیانی سی ہو کر اپنی لمبی چوٹی سے کھیلنے لگی

ماشاءاللہ خیر سے میرے راجا بیٹا کام دھندے سے لگ گیا ہے یہ اسی کی مٹھائی ہے تو بھی منہ میٹھا کر لے اور اپنی اماں اور ابا کے واسطے بھی لے جایو

سندس پانی لے آکب سے پیاس لگی ہے مائی سندس کو پکارتی وہیں چارپائی پر بیٹھ گئی

ہاں۔۔۔ہاں کیوں نہیں؟اماں کے لیے بھی لے جا اور ابا کے لیے بھی اور وہ تمہاری پڑوسن خالہ ہیں ناں ان کے لیے بھی لے جانا بلکہ تم یہ پورا مٹھائی کا ڈبہ ہی لے جاؤ ویسے بھی ہمارے گھر تو کسی کو پسند نہیں ہے مٹھائی راج نے طنزیائی لہجے میں کہتے ہوئے اصل میں اپنے جلتے دل کے پھپھولے پھوڑے تھے۔

ہاائے!!سچی!!!!وہ تو ایسے چہکی جیسے مٹھائی نہیں خزانہ مل رہا ہے

لو تم بھی منہ میٹھا کرو راج نے اس کی طرف مٹھائی بڑھائی اسی پل پانی لے کر آتی سندس کی نظر ان پر پڑی تو وہ سامنے کا منظر دیکھ کر اس نے ایک دم نظریں پھیر لیں سچ پوچھو تو اسے یہ منظر ایک آنکھ نہ بھایا تھا جبکہ سندس کے ماتھے پر ہچکولے کھاتی شکن دیکھ کر راج کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ کی واضح چمک نمایاں تھیں۔

ضرورت سے زیادہ میٹھا کڑوا ہو جاتا ہے اور تو کتنی بار کہا ہے کہ منہ اٹھا کر گھر میں مت آیا کر چل جا تیری ماں راہ دیکھتی ہو گی مائی نے سیمی کو نود و گیارہ تو کر دیا تھا مگر راج کی دم ابھی بھی مائی کے ہاتھ میں تھی

تو مجھے یہ سمجھا کہ۔۔۔۔۔۔۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھیں کہ استانی جی چلی آئیں اس نے تو دل سے شکر ادا کیا جان بچ گئی تھی مگر مائی نے آنکھوں ہی آنکھوں میں کہا تھا بعد میں خبر لیتی ہوں وہ آنکھ بچاتا ہوا وہاں سے اٹھ گیا اور پھر استانی جی نے جو خبر سنائی سندس کے پیروں تلے زمین نکل گئی۔

سندس کی شادی والے دن ہی چاچی سیڑھیوں سے گر گئی تھیں اس حادثے میں ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے وہ زندگی بھر کے لیے معذور ہو گئیں تھی۔

ملو گھر سے بھاگ گئی تھیں اور دنیا کی خاک چھان کر رسوائی کا داغ دامن پر سجائے گھر بیٹھی تھی خربوزے کو دیکھ کر خربوزہ رنگ بدلتا ہے ملو بھی بھی بہن کے نقش قدم پر چل نکلی یوں چاچی کی

زندگی اور گھر کا شیرازہ بکھر کر تنکا تنکا ہو گیا تھا اور وہ یہ صدمہ برداشت نہیں کر سکیں اس دنیا سے منہ موڑ لیا

سندس کی آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے مائی اور استانی جی اسے سمجھا سمجھا کر تھک چکی تھیں وہ ہے کے روئے جا رہی تھی روئے جا رہی تھی۔

مائی وہ مجھے تکلیفیں دیتی تھیں اور مجھے بہت درد ہوتا تھا پر میں انہیں معاف کر دیتی تھی

میں اللہ میاں سے رو رو کر ان کی شکایت ضرور لگاتی تھی مگر مائی میرا یقین کریں میں کبھی اللہ میاں سے ان کے لیے اتنا برا نہیں مانگا کبھی منہ سے بد عا نہیں دی عہ سسک سسک کر روتی ہوئی بولی

بیٹی اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے وہ رسی دراز اصل میں تنگ کرنے کے لیے ہی کرتا ہے وہ اوپر بیٹھا سب کا مالک ہے ہم اسے نہیں دیکھ سکتے مگر وہ ہمارے حالوں سے واقف ہے ظالم اس کی پکڑ سے بچ نہیں سکتا اور جو انسان کسی یتیم پر ظلم کرے اللہ اس سے سخت ناراض ہوتا ہے۔

استانی جی نے رفاقت سے سمجھاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا مائی سر پر ہاتھ پھیر کر الگ دلاسے دینے لگی تم میری بہت پیاری بیٹی ہو آج سے کبھی مت سوچنا کہ تمہارا کوئی میکہ نہیں ہے میرا گھر تمہارا میکہ ہے اور میں تمہاری ماں ہوں جب دل چاہے ہنسی خوشی آؤ

یہی دستور دنیا ہے اس دنیا سے ایک دن سب کو جانا ہے اس میں بھی اللہ کی کوئی مصلیحت ہو گی وہ دکھ بیماری دے کر لوگوں کو اپنی موجودگی کا احساس جگاتا ہے جب کوئی ساتھ نہیں دیتا تو بس اللہ کا سہارا رہ جاتا ہے تب زمین پر اکڑ کر چلنے والے انسان کو احساس ہوتا ہے انسان تو مجبور ہے اس کا محتاج ہے دنیا پر اکڑ کر چلنے والے, غرور تکبر کرنے والے کا یہ دنیا ساتھ نہیں دیتی اس کی پکڑ تو اس خدا کے ہاتھ میں ہے

وہ لاچار ہو کر ٹوٹ جاتا ہے روتا ہے گڑ گڑاتا ہے توبہ کرتا ہے اپنے رب سے معافیاں مانگتا ہے اور اللہ تو ہے بے بس, بے کسوں کا سہارا وہ مان جاتا ہے معاف کر دیتا ہے بس بندے معاف کر دیں تو زیادہ آسانی رہتی ہے انکی آخری منزل کے سفر پر رخصت ہونے سے پہلے تم بھی انہیں معاف کر دو تاکہ ان کی آگے کی منزل میں آسانیاں ہوں

میں نے معاف کیا استانی جی۔۔۔۔۔میں نے سب معاف کیا۔۔۔۔مائی میں نے سب کو معاف کیا جیتی رہو میری بچی ہمیشہ خوش رہو اللہ تمہیں زندگی کے ہر مشکل امتحان میں کامیاب کرے آخرت میں سرخرو کرے استانی نے جی نے دل سے دعائیں دیں تھی مگر غم تھا کہ کم ہونے کو نہیں آرہا تھا صبر آتے آتے بھی وقت لگتا ہے۔

وہ تینوں اب اٹھنے لگی تھیں انہیں تعزیت کے لیے جانا تھا اور سندس کا تو رشتہ تھا جیسا بھی تھا سندس ان کے زیر سایہ پلی بڑھی تھی وہ اس کا گھر تھا۔

❁❁❁❁***❁❁❁❁

دسمبر کی سردی عروج پر تھی زندگی رفتہ رفتہ معمول پر آنے لگی تھی راج کی ٹھیک ٹھاک آمدنی ہو گئی تھی گھر کے اخراجات بھی بڑھ گئے تھے سندس کا غم چھٹ گیا مگر سندس کے دل میں ملال کی آمزیش تھی

چاچی کی سہلیوں سے سنا تھا آخری وقت میں چاچی بار بار سندس کا نام لے کر بہت روتی تھیں معافی مانگتی تھی وہ بجھی بجھی اور چپ چپ سی رہنے لگی تھی یہی وجہ تھی کہ مائی اس کا دل بہلانے کی کوشش میں جتی رہتی استانی جی بھی ہر دوسرے دن آجایا کرتی اسے سمجھاتی بجھاتی پھر چلی جاتیں

راج سندس کا بجھا بجھا سا چہرہ دیکھتا تو اس کی طبیعت اداس ہو جاتی وہ باتوں باتوں میں اس کا دل بہلانے کی لاکھ جتن کرتا مگر وہ تو آج بھی اس سے منہ پھیرے بیٹھی تھی۔

مائی تین چار سوٹ نکال کر اس کے سامنے بیٹھی تھی اس میں جو پسند ہے اٹھالے مگر میں ان کا کیا کروں گی؟ وہ بیزار سا بولی

اچار ڈالے گی جار سوئی سے مرتبان اٹھالا اور مصالحے بھی ساتھ لے آیو اس بار گرمیوں میں ہم رنگ برنگے کپڑوں کا اچار ڈالنے والے ہیں مائی نے ناراضگی سے کہا

ارے کپڑوں کا کیا کرنا ہوتا ہے انہیں سی کر پہننا ہوتا ہے اور تجھے تو بہت اچھی سلائی آتی ہے ان پر بیلیں ویلیں لگا کر اچھا سا کر کے سی لے اب کی بار مائی نے رسان سے کہا تو وہ خاموش رہی کہ کہیں پھر سے مائی ناراض نہ ہو جائے

سیمی کو دیکھا ہے کیسی چھین چھبیلی بن کر تتلی کی طرح سارے میں اڑتی پھرتی ہے اور ایک تو ہے ماشاءاللہ سے شوہر والی ہے بن سنور کر رہا کر دیکھ آنکھیں کتنی سونی اور ویران ہوئیں پڑی ہیں ان میں کاجل ہی ڈال لے

"جب دل ہی سونا ہو تو آنکھ کا سونا پن کسے نظر آتا ہے؟" وہ بے خیالی میں بے ساختہ بول گئی ارے نامعقول لڑکی "آنکھوں کا دل سے بہت گہرا تعلق ہوتا ہے اگر دل اداس ہو تو آنکھیں سونی ہو جاتی ہیں اور اس کے برعکس دل خوش ہو تو آنکھیں دل کی خوشی سے ہمکنار ہو کر عجیب ہی کشش میں چمکنے لگتی ہیں۔"

تجھے خوش ہونے کو اور کیا چاہیے تیرے پاس مائی ہے

وفادار شوہر ہے گھر بار ہے پھر اداسی کیسی؟

پتہ نہیں مائی شاید موسم کا اثر ہے سردیوں کی شامیں ویسے بھی اداس ہوتی ہیں وہ بات بدل گئی

سندس! "جب دل کا موسم خوشگوار ہو تو خزاں کے موسم میں بھی بہار پھوٹنے لگتی ہے"

مسکرانے پر اور جینے پر سب کا حق ہے تو خود کو اس حق سے محروم رکھ کر اپنے ساتھ زیادتی کر رہی ہے اپنے دل سے سارے گلے شکوے نکال کر نئی زندگی کی شروعات کر پھر تو دیکھنا میرے بیٹے کی خالص صدق محبت تیری زندگی کو گلستان نہ بنا دیا تو جوتی اٹھا کے مار لینا کہ مائی تم غلط کہتی تھیں ان کا لہجہ ملتجی تھا

کیسی باتیں کرتی ہو مائی؟ کیوں مجھے گنہگار کرتی ہو "جب انسان بہت دنوں تک جہنم میں رہا ہو تو اسے جنت کی ہوا سے بھی خوف آنے لگتا ہے۔"

ایسا محسوس ہوتا ہے میں جیسے ہی آنکھیں بند کرے جنت کی ہوا کو محسوس کرنے لگتی ہوں جہنم کی آگ کی تپش میرے پاؤں جھلسا دے گی مائی! بس میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہے۔

اپنے دل سے یہ وسوے نکال کر دور پھینک دے خالی دماغ شیطان کا گھر ہوتا ہے اور شیطان کا تو پسندیدہ فعل ہے میاں بیوی کے درمیان رنجش نااتفاقی کو جنم دینا مگر انسان کا رتبہ بہت بڑا ہے وہ شیطان کو مات دینا جانتا ہے ویسے تو بڑی سمجھدار بچی ہے مگر پھر بھی بار بار تجھے بچوں کے جیسے سمجھانا پڑتا ہے

جن حالات میں تم دونوں کی شادی ہوئی ہے بے شک وہ حالات خراب تھے مگر شادی تو ہوئی ہے ناں اور اب تو خود اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے راجا پہلے کی نسبت کتنا بدل گیا ہے اسے ایک موقع دے میری بات اپنے پلو سے گانٹھ کی طرح باندھ لے "راجا جیسے بیٹے بڑے وفادار شوہر ثابت

ہوتے ہیں نہ چھوڑتے ہیں نہ ہی چھوڑنے دیتے ہیں زندگی بھر ساتھ نبھاتے ہیں کبھی گردن اکڑا کر تو کبھی سر کو جھکا کر"

مائی کی بات میں وزن تھا یہ بات اسے ماناپڑی اتنے عرصے میں راج کی اس خوبی سے وہ واقف ہو گئی تھی دانستہ نادانستہ طور پر اس کے اندر راج کی جانب جھکاؤ پیدا ہو چکا تھا مگر وہ مانتی ہی کب تھی اس نے نظر اٹھا کر مائی کو دیکھا ان کے چہرہ پر محبت کا سمندر ٹھاٹھے مارتا سمندر تھا

جوڑے تو آسمانوں پر بنتے ہیں تیرا اور راجے کا رشتہ بھی وہیں بن گیا تھا کیوں اپنے رشتے کی ناقدری کرتی ہے؟

تو اس کی بیوی ہے اور وہ تیرا مجازی خدا ہے۔

مائی بس رہنے دو یہ مجازی خدا کیا ہے؟ بار بار ایک ہی بات وہ برہ طرح چڑی تھی مائی چپ ہو گئی مجھے چپ کرانے سے سچائی تو نہیں بدل جائے گی تو کہتی ہے تو ہو جاتی ہوں میں چپ مائی واقعی خاموش ہو گئی تھی

سندس کو دل سے برا لگا اسے افسوس ہوا مائی کی اتری ہوا چہرہ دیکھا

"اچھا ٹھیک ہے" " !! بہت مشکل ہے۔"

میں پوری کوشش کروں گی زندگی میں پیچھے مڑ کر نہیں دیکھوں گی آگے زندگی میں قدم بڑھانے ی کوشش کروں ہوں سندس نے رسان سے کہا تو مائی خوش ہو گئی مسکرانے لگی تم میری سب سے اچھی بیٹی ہوں مائی نے اسے قریب کر کے ماتھے پر پیار دیا اتنا پیار محبت مان اسے کے نصیب میں کبھی تھا ہی نہیں مگر وہ سچے دل سے ان کے پیار کی گرویدہ ہو گئی تھی۔

اچھا مائی تم کیا کہہ رہی تھی اس کے ایسے پوچھنے پر مائی نہیں سمجھی میں تو بہت کچھ کہہ رہی تھی

وہ مائی ! سیمی۔۔۔ سیمی کے بارے میں وہ جھجھک آمیز لہجہ تھا مائی مسکرائی اچھی بچی ہے وہ اس کے لیے الٹا سیدھا نہ سوچا کر وہ ایسے ہی ہے خوش مزاج منہ پھٹ ہے مائی نے اس کی تعریف کی تو اس نے ناک سکیڑی

مائی وہ اتنی تیز رنگ کی سرخی لگاتی ہے ناں مجھے بلکل اچھی نہیں لگتی تصور میں اس کے سرخ موٹے لبوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے بولی

مائی مسکرائی وہ سیمی کو لے کر اس کی جیلسی سمجھ رہی تھی تو بھی لگا لیا کر تجھے کسے نے روکا تھوڑی ہے رہنے دو مائی یہ سب چیزیں میرے پاس کہاں ہیں اور ویسے بھی میں نے آج تک اپنی زندگی میں کبھی ان چیزوں سے سنگھار نہیں کیا میک اپ کے نام پر کبھی کا جل لگا لیا کرتی تھی بس وہ بھی رانو نے دیا تھا تو چھپا کر رکھتی تھی ورنہ چاچی کو پتہ چل جاتا تو وہ بھی چھین لیتی مجھ سے مائی نے محسوس کیا اس کے لب و لہجے میں اداسی کس قدر نمایاں تھی

ان کی بیٹیاں ٹھوپ ٹھوپ کر میک اپ کرتی تھی سرخی, پاؤڈر, لالی, کاجل, ناخن پالش تو کتنی بار میں نے لگائی ہے اپنے ہاتھوں سے مجھے بہت اچھی ناخن پالش لگانا آتی ہے مائی وہ باتوں ہی باتوں میں اداسی سے باہر نکلی

مائی اس کی معصومیت کو دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی

کیا ہوا مائی! ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟ وہ مائی کو اپنی جانب یوں تکتے دیکھ کر ہو چھ بیٹھی

"ایسی کونسی نیکی کی تھی میرے بیٹے نے جس کے عوض اللہ نے اسے اتنی پیاری معصوم سی سادہ لوحی عورت اس کے نصیب میں لکھ دی۔"

تجھے یہ سب پسند ہے میں لادوں گی پھر تو جی کے سنگھار کر لینا ارے نہیں مائی میں نے یہ سب ایسے ہی کہہ دیا مجھے پسند نہیں اس نے بات بنائی

کونسی عورت ہے جس کو بننا سنورنا اچھا نہیں لگتا پگلی سولہ سنگھار تو عورت کا زیور ہے

نہیں مائی میں نے سنا ہے میک اپ کرنے والی عورتوں پر اللہ کا عذاب نازل ہوتا ہے قبر میں سانپ بچھو پڑ جاتے ہیں گرم چمٹے سے مار پڑتی ہے ڈر اور خوف کے مارے اس کے وجود کے رونگٹے کھڑے ہو گئے

ارے میری معصوم بچی ہمارے مذہب میں سرمہ لگانا سنت ہے خوشبو لگانا سنت ہے مگر غیر محرم کے سامنے نہیں اپنے شوہر کے لیے سجنا سنورنا عورت کا حق ہے صرف اپنے شوہر کے لیے گھر کی چار دیواری میں گھر سے باہر یہی کام گناہ میں شمار ہوتے ہیں کچھ سمجھ آئی مائی نے پوچھا تو اس نے کھوئے کھوئے اثبات میں سر ہلایا

چل اب بہت ہو گئی باتیں تو فرج سے قیمہ نکال دے آج میں کھڑے مصالحے کا قیمہ بھنوں گی

مائی تو پھر میں کیا کروں گی؟ تو آرام کرنا

آج ساس بہو کی باتوں میں جب راج گھر پہنچا تو سندس سامنے بیٹھی ہوئی تھی اسے دیکھ کر اس نے ایک دم نظریں پھیر لیں سندس کے دل میں مائی نے جو راج کے نام کی شمع جلائی تھی اس کی نکلتی لو سے سندس کے وجود پر پڑی برف پگھل رہی تھی شاید یہی وجہ اسے نظریں چڑانے پر مجبور کر رہی تھی۔

ایسا کب ہو گا؟ جب میں گھر میں داخل ہوں تو تم ہنستی مسکراتی پلکیں بچھا کر تمہیں اپنے انتظار میں محو پاؤں گا

نہ جانے کب ہمارے درمیان حائل یہ خلیج ختم ہو گی؟9

وہ سوچ رہا تھا تب ہی مائی نے پکارا راج! تو اس وقت سب خیر ت ہے؟ وہ اس وقت عموماً گھر پر نہیں ہوتا تھا

دکان پر کون ہے؟ کیا بند کر آیا ہے؟

کامی کو بٹھا کر آیا ہوں انار کا موسم تھا وہ انار اٹھا لایا بڑے بڑے لال سرخ انار دیکھ کر سندس کا دل للچا گیا اس نے دو دن پہلے ہی سندس کو مائی سے کہتے سنا تھا کہ اسے انار بہت پسند ہیں وہ منہ دھونے چل دیا تھا سندس کپڑے سمیٹ کر اندر چل پڑی

کمبخت ایک نمبر کے لچے لفنگے تیرے وہ دوست مجھے ایک آنکھ بھروسہ نہیں ان دونوں پر اور تو دکان ان کے حوالے کر آیا مائی نے بلند آواز میں کہا ایسا کچھ نہیں ہے اتنی دیر میں وہ منہ دھو کر آ گیا تھا اور رسوئی سے پیالہ بھی ساتھ لے آیا

مائی نے دیکھا وہ جلدی جلدی انار کے دانے چن چن کر نکال رہا تھا سندس چائے لے کر آ گئی لا مجھے دے میں کر لوں تو چائے پی بس مائی ہو گیا آخری پھانک میں بچے کچے دانے نکال کر پیالہ پڑے کھسکا دیا

چائے پی کر نماز پڑھتا ہوا مسجد سے دکان چلا جاؤں گا مائی آج گھر آنے زرا دیر ہو جائے گی تم لوگ کھانا کھا لینا وہ ایک ساتھ تین چار چسکیاں بھر گیا

آرام سے پی لے تیری ٹرین چھٹ رہی ہے کیا؟بس مائی ایسا ہی سمجھ لو بقایا چائے وہ گھونٹ گھونٹ پی گیا خالی کپ رکھ کر اٹھ گیا موٹر سائیکل کی چابی تو لے جا مائی نے اسے جاتے دیکھ کر ٹوکا تو وہ پلٹ کر چابی اٹھاتا ہوا باہر نکل گیا

سندس دروازہ بند کر کے آئی تو خالی کپ اٹھا کر جانے لگی تھی کہ مائی نے روک لیا بیٹھ جا تیرا شوہر تیرے واسطے چھل کر گیا ہے ادھر بیٹھ کے سکون سے کھالے جب تک میں بھی نماز پڑھ آؤں مائی گھٹنوں پر ہاتھ رکھتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

سندس نے جب انار کے دانوں سے بھرا پیالہ اٹھایا تو آنکھیں اور مسکراہٹ ایک ساتھ چمکی تھیں۔

شام کے سائے بہت تیزی سے رخصت ہوئے تھے

گہرا ہوتا اندھیرا رات کی نشاندہی کرنے لگا تھا

اس نے دونوں آنکھوں کو انگلیوں کی پوروں سے مسل کر دونوں ہاتھوں سے گردن کے پچھلے حصے سے سہلاتا ہوا ہاتھ آگے لایا تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے ہوئے پیچھے ہو کر کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی تھی۔

کامی نے سامنے پڑی ہوئی چھوٹی سی کیتلی سے چائے پیالیوں میں انڈیل کر ایک ایک پیالی سب کے آگے رکھی چائے کی پیالی لبوں سے لگا کر گرم گرم چائے کا ایک گھونٹ بھرا گہری نظریں راج پر جمی تھی۔

یہ ایک عام سے درجے کا چائے کا ہوٹل تھا وہ تینوں اکثر اسی جگہ بیٹھ کر چائے پیتے تھے ہوٹل پوری رات اپنی آب وتاب کے ساتھ رونق جمائے رکھتا تھا۔

"آخر تو بتا کیوں نہیں دیتا تیرے ساتھ مسلہ کیا ہے؟"

وہ تینوں اس کی بے چین ہوتی طبیعت سے واقف ہو چکے تھے اس نے باری باری دونوں کی شکل دیکھی

پھر گرم مائع لبوں سے لگا کر حلق کے اندر اتارا پر سکون سی سانس بھری ان دونوں کو خود پر نظریں گاڑھے محو انتظار پایا

جیکی مجھے بلیک میل کر رہا ہے وہ بولا تو انہیں لگا ان کے کانوں نے کچھ غلط سنا ہے تو ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی پھر سے بول کیا بولا؟

دونوں نے اپنے اپنے کانوں میں انگلی ڈال کر کان صاف کیے

کامی کے استفسار پر اس نے چڑ کر انہیں دیکھا

مطلب جیکی تجھے بلیک میل کر رہا ہے راجے کو۔۔۔۔۔؟

ہمارے راجے کو۔۔۔۔۔۔؟

شیخو تو نے بھی وہی سنا جو میں نے سنا کامی نے پوچھا تو وہ گردن ہلا کر رہ گیا

یار میں سچ کہہ رہا ہوں جیکی مجھے واقعی بلیک میل کر رہا ہے راج کا لہجہ اور آواز میں جذباتی پن تھا کامی نے کرسی سے پشت لگائی ٹانگ پر ٹانگ چڑھائی اور ہنسنے لگا راج کو تپ چڑھ گئی شیخو یہ منظر حیرت سے ملاحظہ فرمانے لگا تب ہی کامی ہنسی روک کر غصے سے ٹیبل پر مکہ مار کر کرسی چھوڑ کر اٹھا تھا اس کی اتنی اوقات کہ وہ راجے کو بلیک میل کرے چل ابھی چلتے ہیں اور اس کا دماغ ٹھکانے لگا کر آتے ہیں

کامی کا جوش دیکھ کر شیخو بھی جوش میں کھڑا ہوا

تمہیں کیا لگتا ہے یہ کام میں نہیں کر سکتا بڑی آسانی سے چٹکی بجا کر منٹوں کر سکتا ہوں مگر ....

اس نے چٹکی بجائی تھی

"مگر کیا؟ "کامی بدقت بولا

میں مائی کو دکھ نہیں دینا چاہتا میں نے مائی سے وعدہ کیا ہے اب کوئی مار پٹائی یا غلط کام نہیں کروں گا اور ایک وعدہ اس سے بھی کیا ہے اس نے انگشت شہادت اوپر اٹھا کر اشارہ کیا تو سب نے اس کی انگلی کے رخ میں گردن اٹھا کر اوپر آسمان کی طرف دیکھا ان دونوں کا جوش بیٹھنے لگا

ساتھ کامی اور شیخو بھی بیٹھ گئے

چندپل کی خاموشی کے بعد ایک بار پھر کامی کی آواز نے سرگوشی کی ایسا کیا ہوا ہے جو وہ تجھے بلیک میل کرنے پر اتر آیا؟ کامی کی کھوجتی نظریں راج کے چہرہ پر ٹھہر گئی

اس کے پیسے نکلتے ہیں میری طرف

کیسے پیسے؟

ریس کے پیسے

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے آخری دفعہ اس سے ہمارا سارا حساب کتاب برابر تھا پھر کیسا حساب؟ وہ دونوں میز کے قریب ہوئے

وہ۔۔۔راج خاموش ہوا اور وہ دونوں ہمہ تن گوش ہوئے

وہ۔۔۔میں۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔ اس کے ساتھ ریس لگائی تھی

وہ جلدی سے بول گیا ان دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

کتنی بار؟دونوں بیک وقت بولے

یہی کوئی چار۔۔۔۔پانچ مرتبہ اب کی بار منہ بھی کھل گیا تھا

جیکی نے پیسے دیتے ہوئے ویڈیو بنالی تھی رائڈ نگ کرتے وقت اپنے موبائل فون میں سیف کر کے رکھی ہے ثبوت کے طور پر اب وہ دھمکی دے رہا ہے کہ یہ ویڈیو ماموں (پولیس) کے حوالے کر دے گا اور کئی لمحوں بعد وہ تینوں حرکت میں آئے تھے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ رہے تھے تو پھر مسلہ کیا ہے؟ پیسے دے کر اسے قصہ ختم کر شیخو سنجیدگی سے بولا

یار یہ اتنا آسان نہیں ہے بات ریس لگانے کی ہوئی تھی پیسے دینے کو تیار ہوں مگر وہ مان نہیں رہا بضد ہے ریس تو مطلب ریس اور میں نے مائی سے وعدہ کیا تھا اب کبھی ان راستوں پر نہیں چلوں گا

یارو! میں نہ مائی کو دکھ دے سکتا ہوں اور نہ ہی یہ ریس چاہتا ہوں کوئی درمیان کا راستہ مجھے سمجھ نہیں آرہا وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں میں بال پھنساتا ہوا پریشان سا بولا ان دونوں کو اس کی حالت پر ترس آیا

اب پریشان ہونے کا کیا فائدہ تو نے ہمارے بنا ہی رائیڈ کی کامی ناراض ہوا

اس وقت حالات ہی کچھ ایسے تھے پیسوں کی سخت ضرورت تھی مجھے مائی بستر پر تھی گھر میں راشن پانی کا سامان نہیں تھا سندس بے چاری کیا کرتی کہاں جاتی؟

تم بھی تو مجھ سے الگ تھے ناں اس وقت مجھے جو صحیح لگا میں نے وہی کیا اب تم لوگ ماموں بن کر میری تفتیش ہی کرتے رہو گے یا مسلے کا حل بھی نکالو گے

راجے ! تو پریشان مت ہو اللہ بہتر کرے گا ایک بار ہم جیکی سے مل کر بات کر لیتے ہیں پیسے واپس کر کے معاملہ رفع دفع کرتے ہیں اور اگر وہ پھر بھی نہیں مانا تو.....

سب کامی کی بات سن رہے تھے اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے تو پھر تو نہیں میں تیری جگہ اس سے ریس لگاؤں گا

کامی کا محبت بھرا لہجہ اس کی دوستی کا پکا ثبوت تھا نہیں کامی ! میری غلطی کا خمیازہ تو کیوں بگھتے گا میں تجھے مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تو جانتا نہیں ہے جیکی کو وہ تجھے نقصان پہچانے سے باز نہیں آئے گا کسی بھی حد تک جائے گا

یار جب تم جیسے دوستوں کا ساتھ ہو تو کوئی بھی مصیبت میرا بال بھی باکا نہیں کر سکتی وہ دوست ہی کیا جو کٹھن سمے میں دوستی کی کسوٹی پر پورے نہ اتر سکے کامی شاہانہ انداز میں کہتا کسی راجا سے کم نہیں لگا تھا تو بس تسلی رکھ سب اچھا ہو گا

اگر تجھے ہلکی سی آنچ بھی آئی ناں تو یاد رکھ نظام چاچا نے میرا کچومر بنا دینا ہے راج کے چہرے پر فکر مندی عیاں تھی تو اس کی فکر مت کر میں سب سنبھال لوں گا بھروسہ کر اس کے ہاتھ پر رکھے اپنے باہیں ہاتھ کو تھپتھپایا

اچھا ویسے ایک بات سچ سچ بتانا تو واقعی سدھر گیا ہے؟ یا پھر... یہ سب ایک ڈرامہ ہے کامی سنجیدہ تھا اس کے لہجے سے شک کی بو آرہی تھی

یار تم لوگوں کو کیا لگتا ہے میں کوئی بچہ ہوں جو مائی مجھے کان سے پکڑ کر مولوی صاحب کے پاس لے جائے گی اور کہے گی کہ مجھے اچھا انسان بنادیں اور میں مولوی صاحب کی مار پٹائی سے شرارتی بچے سے اچھا بچہ بن جاؤں گا ان دونوں کا چہرہ دیکھنے لائق ہوا

اگر ایسا ہے تو بلکل ایسا ہی ہے جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ میں سدھرنا چاہتا تھا اچھا انسان بننا چاہتا تھا اچھا بیٹا اور ایک اچھا شوہر بننا چاہتا تھا اس کے چہرے سے خوشی اور اطمنان جھلک رہا تھا وہ تینوں بھی مطمعین ہو گئے۔

چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے میرا خیال ہے ایک کپ اور ہو جائے میرے خیال میں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے شیخو نے چائے کی طلب میں کہا

میرے دوست یہ چائے ہے شراب نہیں کامی نے شیخو کے گلے میں بانہیں ڈالی صحیح معنوں میں مزاق اڑایا تھا اس نے چڑ کو اپنی گردن میں پھیلے اس کے بازو کو پرے ڈھکیلا دونوں کا بلند و بانگ قہقہ چائے کے ہوٹل میں گونج گیا

میرا پیارا دوست ناراض ہو گیا اس نے پھر سے گلے میں بانہیں ڈالیں

اوئے... چھوٹے! میرے بیوڑے دوست کے لیے دو کپ اور چائے لا ایک بار پھر اس نے اپنی گردن سے اس بانہیں جھٹکی تھیں شیخو اور کامی کی نوک جھونک دھیمی ہوتی جا رہی تھی رات دھیمے دھیمے بیتنے جو لگی تھی قہقہوں کا دم بھی گھٹ گیا تھا۔

شدید سردی نے شہر کو اپنی لپیٹ میں کیا لیا لوگ ٹھٹھر اکر رضائیوں میں دبک کر بیٹھ گئے

راج ابھی ابھی گھر میں داخل ہوا تھا چوروں کی طرح دبے پاؤں آدھی رات گزر چکی تھی آدھی رات باقی تھی

راج نے کمرے میں آکر لیزر کی جیکٹ سے خود کو آزاد کیا پاؤں جوتے سے آزاد کیے جوتے دروازے کے پیچھے رکھے

وہ بہت تھکا ہوا تھا سونا چاہتا تھا جمائی لیتے ہوئے اس نے سوئی ہوئی سندس پر نظر ڈالی وہ سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہی تھی

خوبصورت سیاہ بالوں کی ایک لٹ اس کے گالوں پر بکھری تھی گہری سیاہ پلکیں آنکھوں پر سایہ فگن تھیں

دل میں شدت سے خواہش پیدا ہوئی کہ ہاتھ بڑھا کر بالوں کی لٹ کو اس کے گال پر سے ہٹا دے مگر اس نے ایسا نہیں کیا

یا اللہ! حسن کی یہ دیوی میرے لیے ایک امتحان بنتی جا رہی ہے وہ ضبط سے کہتا ہوا پلٹا اپنے بستر پر لیٹ گیا اس امتحان میں وہ پوری جان لگا کر پاس ہونے کی تیاری کر رہا تھا باقی آدھی رات بھی گزر گئی جب سندس کی آنکھ کھلی تو اندھیرا چھایا ہوا تھا

دور دور مسجد سے آذان کی آوازیں آ رہی تھیں وہ اٹھنے لگی تو اس کی نظر سوئے ہوئے راج پر ٹھہر گئی نہ جانے کب تک اس کے انتظار میں جاگتی رہی تھی اور کب نیند اس پر مہربان ہوئی؟ اور کب وہ گھر میں آیا؟ وہ بے خبر تھی

راج بے سدھ پڑا تھا رضائی اس کے پاؤں سے اتری ہوئی تھی سندس کو وہ سوتے ہوئے بہت اچھا لگا رضائی اٹھا کر اس کے پاؤں پر ڈالنے ہی والی تھی کہ آہٹ سے چونک کر آنکھ کھلی سندس رضائی ہاتھ میں اٹھائے کھڑی اپنی جگہ پر جم گئی جیسے اس پر برف گری ہو اگلے ہی لمحے رضائی چھوڑ کر وہ سیدھی باہر بھاگی تھی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو وہ مسکراتا ہوا رضائی میں گم ہو گیا۔

***

راجے کدھر؟ ادھر آمائی نے کمرے سے نکل کر باہر جاتے راج کو آواز دے کر کہا صبح کی تیز دھوپ آنگن میں پھیلی تھی مائی صحن میں چارپائی پر بیٹھی تھی سورج کی نرم گرم دھوپ سے سینکتے

ہوئے گھر کے باقی ماندہ کام وہیں بیٹھے بیٹھے کرتی تھیں ابھی بھی انہوں نے سندس کے بالوں میں خوب بھر کے تیل لگایا تھا

ہاں بول مائی! کیا کام ہے؟ راج نے ان کے پاس آکر پوچھا جب مائی کو کوئی کام ہو گا تبھی تو مائی کے پاس آئے گا؟ یہ نہیں ہوتا کہ دو گھڑی مائی کے پاس بیٹھ جاوہ مسکراتا ہوا سعادت مندی سے ان کے پاس بیٹھ گیا حکم کر میرے لیے کیا خدمت ہے؟ اس نے مودب ہو کر کہا

مائی کے ہاتھ میں تیل کی شیشی تھی ڈھکن کھول کر اپنی ہتھیلی پر تیل ڈالنے لگی راج ان کا مقصد سمجھ گیا اور نیچے فرش پر بیٹھ گیا

راجے! میں کئی دنوں سے محسوس کر رہی ہوں تو راتوں کو دیر سے گھر آتا ہے کہیں تو پھر سے ہماری آنکھوں میں ڈھول تو نہیں جھونک رہا اگر ایسا ہے تو ابھی بتا دے بعد میں مجھے کچھ پتہ پڑا تو اس بار میں تجھے نہیں بخشنے والی مائی انگلیوں کی پوروں سے سر میں مساج کرتے ہوئے سنجیدگی سے بولی راج خاموشی سے سر میں تیل لگواتا رہا مائی کا سر میں تیل کا مساج کرنا اس کے دماغ کو تقویت دے رہا تھا

اب وہ انہیں کیا بتاتا کہ جب ہمیں سکون اور اطمنان نصیب ہوتا ہے تو کوئی نئی پریشانی نازل ہو جاتی ہے

مائی تجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ تیرا راجا پھر سے اسی ڈگر پر چل کر اپنی زندگی برباد کرے گا نہیں اب ایسا بلکل نہیں ہو گا تو بے فکر ہو کر بیٹھ اس نے اس قدر اطمنان سے کہا کہ مائی کے سر سے فکر کے بادل چھٹ گئے

راجے میں چاہتی ہوں تم دونوں میں مصالحت ہو جائے

"کن دونوں میں ؟"اب وہ سر اٹھا کر مائی سے براہ راست سوال کر رہا تھا

اس گھر میں کل ملا تین افراد ہیں ایک میں دوسرا تو اور تیسری تیری بیوی اب اتنی بھی بچی نہیں ہوں میں یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے میں نے سب سمجھتی ہوں اور خوب اچھے سے سمجھتی ہوں مائی کی بات تہلکہ خیز تھی کہ وہ بے چارہ خاموش کر گیا

یہ بات اپنی بہورانی کو سمجھاؤناں وہ سرگوشی نما آواز تھی مگر مائی کے تیز کان باخوبی اس کی سرگوشی سے فیض یاب ہوئے تھے۔پہلے میں نے اسے ہی سمجھایا تھا اور اب تجھے سمجھا رہی ہوں

سندس ماشاءاللہ سے سمجھدار بچی ہے سب سمجھ گئی ہے اس نے مجھ سے وعدہ بھی کیا ہے کہ وہ سب کچھ بھول بھلا کر اپنی نئی زندگی شروع کرے گی وہ تعجب سے منہ کھولے مائی کو سن رہا تھا

جب مائی کو احساس ہوا وہ بالکل خاموش ہے وہ اس کے بولنے کی منتظر تھیں لیکن پھر انہیں ہی برداشت نہیں ہوا کچھ بکے گا بھی؟ نہیں راج کا سر انکار میں ہلا وہ بوکھلا گیا یہ سب باتیں اس نے آپ سے کہی ہیں

وہ اب بھی اتنا ہی بے یقین تھا نہیں اس کے بھوت نے کہا ہے مجھ سے مائی چڑی اس عمر میں لڑکیاں تو بہت بولتی ہیں ادھر سے ادھر مینڈک کی طرح پھدکتی ہیں مگر وہ بچی اس قدر بجھی بجھی رہتی ہے کہ اسے دیکھ کر تو دل میں کھنجر سا چبھ جاتا ہے

سچ کہا مائی! دل میں کھنجر سا چبتا ہے آخری جملہ زیر لب دہراتے ہوئے وہ کھویا کھویا سا بولا مائی نے اسے مخاطب کیا تجھے کیوں سانپ سونگھ گیا؟

نہیں۔۔۔۔۔۔تو۔۔۔۔چونک کر مائی کو دیکھا بس تعجب ہو رہا ہے کہ اس نے تم سے یہ سب کہا ایک تو یہ بھی بڑی مصیبت ہے سچ کہو تو اسے تعجب کہا جاتا ہے

نہیں مائی! میں تو بس .....

وہ اٹھ کر مائی کے بلکل پاس بیٹھ گیا اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں دیکھ راجے! پہلے یہ میرا گھر تھا تیرے بابے کے جانے کے بعد یہ پھر سے مکان بن گیا ہے

"دل مکانوں میں نہیں گھر میں لگتے ہیں"

خدا کی مہربانی سے ننھنے فرشتے کی آمد ہو تو اس سے میرا گھر جنت بن جائے گا راج اب امید بندھ جانی چاہیے مائی نے بہت سی امیدیں اور آس کے جگنوؤں کا تھام کر کہا راج ان کا کوئی بھی جگنو بجھا کر ان دل دکھانا نہیں چاہتا تھا

ان شاءاللہ مائی! ننھنے فرشتے بھی ہو جائیں گے ابھی عرصہ ہی کتنا ہوا ہے؟ بہت وقت پڑا ہے وہ لاپرواہ سا انداز تھا

ارے سال کے قریب ہو گیا ہے تم دونوں کی شادی کو اور کہتے ہو عرصہ ہی کتنا ہوا ہے اوروں کے تو چار چھ ماہ میں خوشی کی خبر پھیل جاتی ہے مجھے تو ڈر لگتا ہے تم دونوں کے جو تیور ہیں ناں مجھے اس خوشی کی خبر سے ترستے ہوئے کانوں کہیں دنیا سے ہی پردہ نہ پڑ جائے ان آنکھوں میں پوتے پوتیوں کا ارمان دل میں لیے کہیں اس دنیا سے ہی کوچ نہ کر جاؤں مائی بے حد آبدیدہ ہو رہی تھی۔

راج نے بہت محبت کے ساتھ ان کے گلے میں بازو حائل کر گیا اللہ نہ کرے مائی! تو ایسی باتیں کیوں کرتی ہے کیا تجھے اللہ پر بھروسہ نہیں؟ اللہ پر تو ہے پر موت کا کوئی بھروسہ نہیں کب؟؟؟ کہاں؟؟؟ آجائے بات تو سو فیصد درست تھی مگر دل پھر بھی دلبرداشتہ ہوا

"تم جیو ہزاروں سال اور سال بھی ہو ہزار برس کا"

تو فکر مت کر تیرے ڈھیر سارے پوتے اور پوتیاں ہوں گیں تم دادی پردادی سب بنو گی سامنے سے سندس کو آتا دیکھ کر اس نے شرارتاً اپنی آواز بلند کر لی

جن سے یہ گھر کھل کر گلستان بن جائے گا اور تو ہمارے گلستان کی مالی ہوں گی پیار، محبت اچھی تربیت کرنے والی سب کو پیار محبت سے باندھ کر رکھنے والی جیسے ایک مالی مہربان بن کر اپنے پودوں کی حفاظت کرتا ہے ان کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

سندس اپنی جگہ جھینپ گئی تھی گالوں پر سرخ لالی بکھری تھی دل میں شرمندہ شرمندہ سا محسوس ہو رہا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ نظریں اٹھانے سے قاصر تھی میں یہاں آئی ہی کیوں اس نے خود کو کوسا تھا۔

سندس عجب کشمکش کا شکار تھی۔

راج اس کے لیے سرخی, کاجل اور لالی لے کر آیا تھا اسے دے رہا تھا مگر وہ لے نہیں رہی تھی

تم نے مائی سے کہا تھا اس لیے میں لے آیا راج نے اس کی مشکل آسان کی مگر بدلے میں جواب سن کر وہ دنگ رہ گیا

مجھے یہ میک اپ وغیرہ نہیں پسند

عجیب ہو تم بھی؟ لڑکیاں تو بہانے ڈھونڈتی ہیں بناؤ سنگھار کرنے کے اور تم کہہ رہی ہو کہ تمہیں نہیں پسند سیمی کو دیکھا ہے چوبیس گھنٹے بن ٹھن کے رہتی ہے

ہاں دیکھا ہے سیمی کا نام سنتے ہی وہ جھٹ سے بولی اور مجھے کوئی شوق نہیں شبنم شولہ بننے کا سندس کا انداز بھی کٹیلا تھا اور جواب بھی کرارا اس لیے آپ اسے لے جائیں اسی کو دے دیں

کسے ؟ حیرت بجا تھی کسی کو بھی پھر چاہیں تو سیمی کو ہی وہ صاف جواب دے کر اس کے گھورنے کو بھی نظر انداز کر گئی

ایسے اتفاقات تو فلموں اور ڈراموں میں ہی ہوتے ہیں

شوہر اگر محبت سے اپنی بیوی کے لیے تحفہ لے آئے تو وہ اس کے صدقے واری جاتی ہیں مگر یہاں تو سب الٹا ہے تحفے کو دو عدد طعنوں کے ساتھ لپیٹ کر شوہر کے منہ پر مار دیا جاتا ہے اس قدر عزت افزائی پر دل چاہتا ہے باورچی خانے میں جا کر چائے کے خالی پیالے میں ڈوب کر مر جاؤں ابھی کچھ دیر پہلے ہی وہ چائے کا خالی پیالہ رسوئی میں رکھ کر آئی تھی۔

ویسے تم نے ٹھیک ہی کہا سامان سنگھار میز کی دراز کھول کر اندر رکھ دیا اور چہرہ موڑ کر اسے دیکھا یہ میک اپ ویک اپ کرنا تمہارے بس کی بات نہیں ہے یہ تو سیمی کو ہی زیب دیتا ہے تم کیا جانو حسن والوں پر زرا سا بھی سنگھار ان کے حسن میں چار چاند لگا دیتا ہے اس نے اپنی بھی اپنی جانب سے کرارا بدلہ لیا تھا

سندس نے اپنی خوبصورت بڑی بڑی آنکھیں پوری پوری کھول کر اس کے چہرہ پر جمادیں بلاشبہ وہ آنکھیں غضب ڈھا رہی تھیں ان آنکھوں میں معصومیت اور سادگی بے پناہ کوٹ کوٹ کر بھری تھیں

"کیا ہی خوب تھا اگر وہ کہہ دیتا کہ ان ہی آنکھوں سے جھلکتے طلسم کا ہی تو وہ دیوانہ ہے اور اس کی یہ سادگی اسے حسن کی دیوی بناتی ہے۔"

مگر سب کچھ اس کے برعکس ہوا سندس ایک جھٹکے سے آگے بڑھی تھی اور راج اتنی تیزی سے اس کے سامنے سے ہٹا تھا پھر اس نے دراز کھول کر اس کی لائی ہوئی چیزیں نکال کر ایک جھٹکے نیچے زمین پر پھینک دی تھی۔

اب یہ کسی کے کام کی نہیں رہیں وہ کمرے سے باہر نکل گئی تو راج مسکراتا ہوا بکھری چیزیں سمیٹ رہا تھا۔

۞۞۞۞****۞۞۞

باہر اتنے گہرے بادل چھائے ہیں کہ کسی بھی وقت بارش ہو سکتی ہے ٹھنڈ بہت زیادہ تھی آج شام سے ہی اندھیرا لگ رہا تھا ٹھنڈی ہوائیں ایسا موسم سوچوں میں اچھا لگتا ہے مگر حقیقت میں خوف میں مبتلا کر دیتا ہے آج کی رات بھی ایسی ہی بارش والی تھی۔

جب صبح سندس نیند سے بیدار ہوئی تو روز کی طرح تروتازہ نہیں تھی سر میں بھاری پن اور جسم میں بے حد تھکاوٹ محسوس ہوئی من کیا واپس بستر پر لیٹ کر کچھ دیر اور آرام کرے آج پہلی بار روزمرہ کے کام اسے اپنے سر پر بوجھ لگ رہے تھے ناچار وہ اٹھ کھڑی ہوئی

"تم ٹھیک ہو؟" راج سنگھار میز کے سامنے کھڑا کنگھے سے بال بنا رہا تھا گاہیں بگاہیں اس پر نظر ڈال لیتا رات کا منظر آنکھوں میں گھوم جاتا

دھڑ۔۔۔۔دھڑ۔۔۔۔دھڑ اچانک سے دروازہ بجا
سندس نے شال اٹھا کر اوڑھی تھی

"تم ٹھیک ہو؟" اس نے اچانک پوچھا وہ اس کی طبیعت میں ڈھیلا پن محسوس کر چکا تھا اسی دوران دروازہ بے تحاشا بج رہا تھا اب باہر سے مائی کی آوازیں بھی آنے لگی تھیں میں دیکھتا ہوں وہ صحن عبور کر کے دروازے تک پہنچا دروازہ کھولا تو سامنے سیمی کھڑی تھی چہکتی, آنکھیں مٹکاتی, لب مسکائے سیمی گھر میں نازل ہوئی حسب عادت ہاتھ میں پلیٹ تھی اور پلیٹ میں موسم کی مناسبت سے گرم سوندی سوندی خوشبو والا گاجر کا حلوہ

اتنی دیر میں سندس کمرے کی دہلیز پار کر کے صحن میں آگئی تھی

تم اس وقت۔۔۔؟ راج نے کچھ حیرانی سے پوچھا

ہاں۔۔۔میں۔۔۔!وہ اٹھلائی تم تو عید کا چاند ہو گئے ہو تمہیں دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس گئیں میری وہ بے تکلفی سے اس کے قریب ہوئی تمہارے لیے گاجر کی حلوہ لائی تھی تمہیں پسند ہے ناں؟راج کے سامنے پلیٹ بڑھاتے ہوئے محبت پاش نظروں سے بولی راج نے دیکھا اس وقت سندس کی آنکھوں میں چبھن تھی وہ خاموشی سے وہاں سے چلی گئی

ارے۔۔۔واہ بھئی واہ !!ضرورت سے زیادہ بلند آواز تھی سیمی کو کانوں پر ہاتھ رکھنا پڑے رسوئی میں جائے پنہاں تلاش کرتی سندس کے کان کھڑے ہوئے

سچ میں تمہارے ہاتھوں میں تو جادو ہے جادو حلوے کے چٹخارے لیتے ہوئے مزے سے بولا سندس نے بلاارادہ ہی سلیپ پر رکھی چھڑی اٹھالی دروازے کی آڑ سے جھانکنے لگی

سیمی کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی اور لپ اسٹک لگے ہونٹوں پر گہری مسکراہٹ سندس جل کر رہ گئی

واہ یہ کا جو۔۔۔

یہ کھویا۔۔۔۔۔

یہ بادام۔۔۔۔

یہ پشتے۔۔۔۔

اللہ اللہ مزے ہی مزے راج کی خوش دلی دیکھنے لائک تھی سندس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس طوطا مینے کی جوڑی کی گردنیں مڑور کے رکھ دے

راجے ! سیمی نے اس کو اس نام سے پکارا جس سے اس کے دوست پکارتے تھے وہ میں کہہ رہی تھی کہ کیوں نا ہم دوستی کر لے

اچھی والی۔۔۔۔

پکی والی۔۔۔۔

سچی والی۔۔۔۔

کبھی نہ ٹوٹنے والی۔۔۔۔۔

یہ سننے کی دیر تھی سندس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں

ارے دوست تو ہمارے بہت ہیں وہ شاہانہ انداز مگر تجھ سے میری خاص سے بھی خاص والی دوستی ہے وہ والی نہ جانے کیا اشارہ کیا تھا سندس دیکھ نہ سکی

ہاائے اللہ ! سچی ! دوپٹے کے پلو کو انگلی پر مڑورتی ہوئی وہ شرم سے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی

سیمی ! مجھے ایک اچھے دوست کی نہیں بلکہ ایک اچھے ہمسفر کی ضرورت ہے

جو میرا دکھ محسوس کر سکے !.....

بارش کے برستے پانی میں میرے ساتھ قدم سے قدم ملا کر چھپا چھپ کر سکے !.....

شمع میں جلاؤں تو بجھانے والی پھونک اس کی ہو !.....

میری بولتی ہوئی خاموشی کو زبان دے سکے !.....

میری محبت میں گوڈے گوڈے ڈوب کر محبت کا دم بھر سکے !.....

مجھے ایک ایسے ہمسفر کی تلاش ہے وہ رسوئی کی جانب نظریں کیے ہوئے تھا

دیکھو میری طرف اور بتاؤ کیا میں تمہیں خوبصورت نہیں لگتی؟اسے موقع چاہیے تھا اور راج اسے وہ موقع دے رہا تھا

ارے تمہارے حسن کے تو چرچے ہیں لوگ جلتے ہیں تمہارے حسن کے آگے سب پانی بھرتے ہیں۔۔۔۔۔پانی

راج اپنی مستی اور شرارت میں محض سندس کو جلانے کے لیے اس دبی چنگاری کو ہوا دے بیٹھا تھا جو آج بھی سندس کے وجود میں ہلکی ہلکی سلگتی رہی ہے۔

وہ چنگاری کہاں کہاں گرے گی؟اور کس کس پر گرے گی؟کیا کیا راکھ کر دے گی؟

بس اب سندس کے برداشت کا مادہ ختم ہو چکا تھا اور سیمی تھی کہ اس کی ادائیں ختم ہو کر نہیں دے رہی تھیں

بس تم ایسے ہی مزے مزے کے حلوے بنا کر لاتی رہو اور میرے دل کو !...

اچانک سے سندس کو سامنے دیکھ کر اس کے سارے الفاظ ایک ایک کر کے ہوا میں آبی بخارات بن کر اڑتے چلے گئے

اس نے جیسے تیسے حلوہ حلق سے نیچے سٹکا وہی جانتا تھا

سندس کے چہرے کے تاثرات سخت جارحانہ تھے اس کے ہاتھ میں چھڑی تھی اور آنکھوں سے شرارے نکل رہے تھے چہرہ غضب ناکی میں آتش فشاں بنا ہوا تھا وہ گھبرا گیا جبکہ اس کے برعکس سیمی لاتعلق سی بنی بیٹھی رہی

شرم تو نہیں آرہی تمہیں کیسی عورت ہو؟ میرے گھر میں گھس کر میرے ہی شوہر کے ساتھ گھٹیاں قسم کی بکواس کرتے ہوئے

راج کو اپنی کمزور سی سماعت پر زرا برابر یقین نہ آیا منہ تھا کہ کھل گیا آنکھیں تھی کہ پھٹ گئیں حیران ہوا راج سندس کا منہ تکنے لگا وہ اس کے گھر کو اپنا گھر کہہ رہی تھی اور اسے اپنا شوہر

نہیں آتی شرم !اور کیوں آئے شرم؟

"جس نے شرم اس کے پھوٹے کرم" وہ ناک کے نتھنے پھلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی تم اسے اپنا شوہر مانتی ہی کب ہو؟ سندس نے تیز نظروں سے راج کی طرف دیکھا

(مطلب تھا اسے تو وہ بعد میں دیکھے گی) وہ سٹپٹا گیا

جو کھا لیا کھا لیا اس نے زیادہ میٹھا اسے اب ہضم بھی نہیں ہونا تھا اور سندس کے جارحانہ تیور سے واضع تھا کہ وہ یہ حلوہ حلق سے انگلی ڈال کر اگلوا بھی سکتی ہے خاموشی سے پلیٹ نیچے رکھ دی اور تم ہوتی کون ہو مجھ سے پوچھنے والی؟

اٹھاؤ اپنا یہ حلوہ اور دفعان ہو جاؤ یہاں سے خوانخوار لہجے میں بولتی وہ ایک قدم آگے بڑھی سیمی تلملا کر اٹھ کھڑی ہوئی

راجے لگتا ہے تمہاری بیوی کا دماغ خراب ہو گیا ہے مائی نے اسے کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھا لیا ہے اور تم کیوں بت بنے بیٹھے ہو؟ کچھ بولتے کیوں نہیں...؟

وہ یقین بے یقینی کی کیفیت میں گم سم بیٹھا رہا سچ تو یہ تھا کہ حیرت کے سمندر میں گوٹے کھا رہا تھا اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اپنی حیرت پر قابو کیسے پائے؟

وہ بولے بھی تو کیا بولے؟

تمہیں تو میں بتاتی ہوں اس نے جھک کر حلوے کی پلیٹ اٹھائی اس کے ہاتھ میں تھما دی مانو منہ پر دے ماری ہو چلو ابھی نکلو میرے گھر سے وہ ایک بار پھر دھاڑی تھی اس طرف کیا دیکھ رہی ہو سندس نے اس کی نظروں کا حصار باندھا اس کی نظریں راج کے چہرے پر جمی تھی۔

لگتا ہے ابھی ہوئی تذلیل سے تمہارا پیٹ نہیں بھرا لگتا ہے دھکے کھا کر ہی یہاں سے جاؤ گی

تم میری توہین کر رہی ہو اس سے پہلے کہ وہ اسے واقعی دھکے مار کر نکالتی شاید نہیں یقیناً وہ ایسا ہی کرتی سیمی بولی ابھی تو میں جا رہی ہوں یہاں سے لیکن یاد رکھنا اپنی یہ بے عزتی بھولوں گی نہیں میں وہ ترخ پاہ لہجے میں راج سے مخاطب تھی.

ہاں ٹھیک ہے یاد رکھنا اچھی بات ہے اب جاؤ بھی یہاں سے سندس بے حد کوفت زدہ لہجے میں بولی

ہاں!!ہاں!!جا رہی ہوں وہ جتاتی ہوئی نظروں سے پیر پٹخ کر چلی گئی

سندس بے حد غصہ لیے اس کی جانب مڑی اس کا پر سکون بیٹھا وجود سندس کو ناگوار گزرا آپ کو شرم آنی چاہیے آپ شادی شدہ ہوتے ہوئے بھی کسی اور کے ساتھ تھی۔۔۔۔۔

غصے کے مارے اس سے آگے بولا نہ گیا

تو تم کیا چاہتی ہو کہ میں تمہاری محبت کے انتظار میں جل کر خاک سے راکھ ہو جاؤں اس کے لہجے کا اطمنان قابل دید تھا سندس کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر گئیں

معاف کیجیے گا آپ مرد ہیں آپ میں برداشت کا مادہ زرا بھی نہیں اگر ایک عورت آپ کی دسترس میں نہ آسکی تو آپ نے دوسری عورت کو کو زیر کرنا چاہا

وہ رک رک کر انتہائی طنزیہ لہجے میں بول رہی تھی

اسے رونا آرہا تھا

راج کے دل کو کسی نے مٹھی میں جکڑ کر دبا دیا وہ لمبے لمبے قدم اٹھا کر وہاں سے چلی گئی وہ وہیں سناٹے میں بیٹھا رہا اپنی ذات سے نفرت حقارت ذلت محسوس ہو رہی تھی اگر وہ میرے بارے میں ایسا سوچتی ہے تو وہ غلط بھی نہیں تھی

ہاں کی ہے میں نے گھٹیا حرکت اسے خود پر بے تحاشہ غصہ آیا جب بھی کچھ صحیح کرنے جاتا تو سب الٹا ہو جاتا ہے پھر وہ دکان کی طرف نکل گیا مگر دل تھا کے بے چین وہاں بھی نہیں لگا آخر وہ گھر کو لوٹ آیا شام رخت سفر باندھ رہی تھی مگر آج جو اس پر ادراک ہوا تھا اس کا دھیان بار بار اس طرف چلا جاتا اس کا یہ انداز پہلے تو کبھی نہیں دیکھا تھا کیا تھا؟

جیلسی یا محبت ؟نا فہم انداز میں آئستہ سے کہا

اگر یہ جیلسی ہے تو جیلسی وہاں ہوتی ہے جہاں محبت ہوتی ہے

یہ محبت نہیں ہے تو کیا ہے ؟اس کا دماغ سندس کے الفاظوں کی گرہیں سلجھانے بیٹھ گیا شام تاریکی میں ڈھلنے لگی اسے تب ہوش آیا جب صحن کا بلب روشن ہوا۔

۞۞۞۞*****۞۞۞۞۞

ان دنوں سندس عجب بے کلی کیفیت کا شکار تھی

وہ اپنی دلی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی

"نکاح کے دو بول بڑے طاقت ور ہوتے ہیں نکاح اللہ کا بنایا ہوا وہ خوبصورت رشتہ ہے جو دو اجنبی لوگ ایک دوسرے کی جانب مائل ہو کر دو جسم اور ایک جان ہو جاتے ہیں۔"

بھلے وقت میں استانی جی کی سمجھائی ہوئی بات اس کے ذہن میں گردش کرنے لگی وہ جتنا سوچتی اتنا الجھ جاتی اس رشتے کی کشش تھی کہ سندس راج کی جانب پتنگ کی مانند کھنچے چلی جا رہی تھی

اوپر اوپر سے نخرے دکھاتی مگر اندر سے دل مغموم ہو رہا تھا اور کوئی بھی عورت دوسری عورت کو کیسے برداشت کر سکتی ہے؟ سندس دوہری کیفیت کا شکار تھی

سیمی کی اور راج کی باتیں اس کے کانوں میں گونجتی تو اسے شدت سے اپنی بے عزتی کا احساس ہوتا سندس نے خاموشی کا روزہ رکھ لیا تھا تو دوسری طرف دکان پر بیٹھا راج خالی صحفے کو مسلسل پین سے بجا رہا تھا

وہ الگ دوہری کیفیت کا شکار تھا

ایک شکستہ سی اداسی تھی جو اس پر چھائی ہوئی تھی اس نے تھک کر سر کرسی کی پشت پر گرا دیا آنکھیں موند رکھی تھیں

اگر بندے دل کام میں نہیں لگ رہا تو بہتر ہے پہلے وہ کام کر لیا جائے جہاں دل اٹکا ہے راج نے آنکھیں کھول کر کامی کا چہرہ دیکھا

کیا؟ مجھے کیا دیکھ رہے ہو؟ کچھ کہنا چاہتے ہو؟

کامی نے پوچھنے پر بھی وہ اس کے چہرے سے نگاہیں نہیں ہٹا سکا تھا

بہت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔بہت ساری باتیں ہیں جو کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔۔بہت سے اعتراف ہیں۔۔۔۔۔۔بہت سی غلط فہمیاں ہیں۔۔۔۔۔۔زیادہ قصور میرا ہے۔۔۔۔۔۔غلطیاں بھی بہت زیادہ ہیں۔۔۔۔۔۔کچھ بہت عام سی باتیں ہیں۔۔۔۔۔۔کچھ بہت خاص بھی ہیں۔۔۔۔۔۔

لیکن ہر بات میں تجھ سے نہیں کہہ سکتا کچھ باتیں بہت ہی خاص لوگوں سے ہی کہی جاتی ہیں اس نے ٹھنڈے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں سختی سے پیوست کیے

"جو دل میں ہے بول دو بعض دفعہ بات اس لیے بھی زیادہ بگڑ جاتی ہے کہ ہم دل کی باتیں دل ہی میں رکھ لیتے ہیں " کہنا اتنا آسان بھی نہیں ہے۔

ضرور کوئی بات تھی اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی

"کیا تو نے پھر سے کوئی غلطی تو نہیں کر دی؟"

کامی نے اسے کھوج نکالا

ہاں غلطی تو ہوئی ہے مجھ سے وہ اس کا چہرہ دیکھ کر اعتراف کر گیا

زندگی کے کسی بھی موڑ پر اگر احساس ہو جائے کہ تم سے غلطی ہوئی ہے تو پلٹنے میں دیر مت کرنا غلطی مان لینا زندگی آسان ہو جائے کامی کہہ کر چپ ہو گیا لیکن راج کے لیے نئی راہ ہموار کر گیا

وہ اتنی تیزی سے اٹھا تھا جیسے اس میں برقی رو دوڑ گئی ہو

راجا بھیا!۔۔۔۔۔راجا بھیا !

تمہیں مولوی صاحب نے بلایا ہے کہتے ہیں پہلی فرصت میں آکر ان سے ملو شیخو ہوا کے گھوڑے پر سوار آیا تھا

کیا کام ہے ؟ کچھ بتایا؟ یہ تو تم ان سے ہی جا کے پوچھ لو اگر میں وہاں دو منٹ اور رکتا ناں تو وہ دن بھر کی ساری نمازیں پڑھا کر مجھے بھیجتے اس لیے میں پیٹ کی خرابی کا بہانہ بنا کر وہاں سے نکل آیا بے کامی نے بامشکل اپنی ہنسی روکی تھی جبکہ راج نے اسے لٹار نا ضروری سمجھا تجھے اللہ سے شرم نہیں آئی اسی کے گھر میں کھڑا ہو کر جھوٹ بول کر آیا ہے مولوی صاحب کو تو نہیں معلوم ناں مگر وہ تو اوپر سے بیٹھا سب دیکھ رہا ہے۔

شیخو لمحے بھر کو خاموش ہو گیا اس کی خاموشی بتا رہی تھی کہ اس کے پاس بولنے کو کچھ نہیں ہے

تبھی راج بولا جھوٹ کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے تجھے خوف نہیں آتا جہنم کی آگ سے شیخو واقعی ڈر گیا

اب کیا کرو..... راجے بھیا؟ سچے دل سے اللہ سے توبہ کرو اور دوبارہ جھوٹ نہیں بولنا

اللہ میاں میری توبہ مجھے معاف کر دینا اب کبھی جھوٹ نہیں بولوں گا اس نے توبہ کر لی تھی مگر

راج کو شدت سے احساس ہوا کہ اس نے بھی تو جھوٹ ہی بولا تھا اس دن اگر وہ سیمی کو اپنے ساتھ

ملا کر جھوٹ موٹ کے مزاق کو سچ کا لبادہ اوڑھا کر سندس کے سامنے پیش کیا

محض اس لیے کہ وہ سیمی سے چڑ کھاتی ہے؟

یا پھر شاید سیمی کا راج کی طرف جھکاؤ اسے راج کے قریب لے آئے مگر اس کے طے کردہ منصوبے

کے مطابق سب کچھ غلط ہو گیا تھا

"ایسا کیوں ہوتا ہے؟ جب ہم سوچتے ہیں کہ سب کچھ ہماری من منشاء کے مطابق ہو رہا ہے تو ایک

دم سے بازی پلٹ جاتی ہے۔"

سب کچھ ہمارے ہاتھوں سے نکلتا ہوا محسوس ہوتا ہے راجے! کس سوچ میں گم ہو؟ وہ ان دونوں

کی موجودگی کو نظر انداز کیے اپنی ہی دنیا میں کھویا تھا جب کامی نے اسے خیالوں کی دنیا سے باہر نکالا

نہیں۔۔۔۔ کچھ نہیں

تم دونوں دکان کا خیال رکھنا اور یہ چابی بھی رکھو جاتے وقت تالا ڈال کے جانا راج نے دکان کی ذمہ ان دونوں کو سونپ کر چابی دیتے ہوئے کہا اور بائیک کی چابی اٹھائی گلک پر میں بیٹھوں گا شیخو خوشی سے بولا ہاں تاکہ تو سارا ٹیاں پانچہ کر دے ہٹ یہاں سے گلک پر میں ہی بیٹھوں گا کامی نے شیخو کو دھکا دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا جہاں کچھ دیر پہلے راج بیٹھا تھا یہ چیٹنگ ہے شیخو نے جیسے منہ بسورا ہو اتنی دیر میں راج بائیک اسٹارٹ کر کے جا چکا تھا۔

❁❁❁❁****❁❁❁❁

"کیا بات ہے سندس؟" میں دیکھ رہی ہوں تو کچھ روز سے الجھی الجھی سی خاموش خاموش ہے کچھ ہوا ہے کیا؟ مائی نے بڑے پیار سے پوچھا

نہیں مائی! ایسی تو کوئی بات نہیں ہے آپ کو وہم ہوا ہے شاید زکام کا اثر ہے طبیعت گری گری سی ہے۔

(اب وہ کیا بتاتی کہ رفتہ رفتہ ان کے راجا بیٹے کی فطرت کھل کر سامنے آ رہی ہے)

بیٹی سندس وہم تو نہیں ہے میرا کوئی بات تو ہے اگر تم بتانا نہیں چاہتی تو وہ الگ بات ہے مائی کی بات پر وہ جز بز ہو گئی ان سے جھوٹ بولنا واقعی مشکل کام تھا۔

میں دیکھ رہی ہوں کچھ دنوں سے راجے کا چہرہ بھی اترا اترا سا ہے

"کیا تم دونوں کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے؟ "

مائی کے اس طرح پوچھنے پر وہ نظریں چرا گئی اب وہ کیا بتاتی اور کیسے بتاتی کہ ان کا مہارا جا بیٹا ان کی ناک کے نیچے کیا گل کھلا رہا ہے جھجک اور شرم کے مارے وہ کچھ نہ بول سکی۔

مائی بھی کہتی ہے اور باتیں بھی چھپاتی ہے اگر تیری اپنی ماں ہوتی تو اسے بھی ایسے ہی بہلاتی

مائی! وہ جھنجھلائی

مائی! مجھے سیمی کا روز روز ہمارے گھر یوں منہ اٹھا کے چلے آنا مجھے بالکل پسند نہیں ہے اور خاص طور پر راج کے لیے کچھ نہ کچھ بنا کر لانا اور پھر ان کے لیے اپنی موٹی موٹی آنکھوں میں تبسم بھر کے دیکھنا اور اس کا ان پر فدا ہونا جیسے وہ بہت بہت خاص اور عزیز ہو

مائی آپ اسے منع کریں وہ یہاں نہ آیا کریں اپنے بے ساختہ پن پر کھسیا کر چپ ہو گئی جبکہ مائی اس کا چہرہ تکے گئی ان کی آنکھوں میں حیرانی پھیل گئی

"میں کیوں منع کروں؟" تیرا اپنا گھر ہے جسے چاہے منع کر دے جسے دل چاہے بلا سو بسم اللہ! مائی نے فیصلے کی گیند اس کی گود میں اچھال دی تو وہ تھوڑی شیر ہوئی

"مائی! یہ مرد اتنے دل پھینک کیوں ہوتے ہیں؟ "

جہاں خوبصورت لڑکی دیکھی وہیں پھسل جاتے ہیں لڑکی نہ ہوئی کیلے کا چھلکا ہو گئی مائی مسکرائی

"سب مرد ایک جیسے نہیں ہوتے مرد اگر محبت کا دیوتا بن جائے تو پھر عورت ساری عمر اس کی پجارن بن کر اس کے قدموں میں بیٹھ کر گزار دیتی ہے۔

"اسے مائی کے منہ سے مرد کی تعریف ہضم نہیں ہوئی انصاف کی بات کریں۔

"شادی شدہ مرد کسی لڑکی پر ڈورے ڈالتے اچھا لگتا ہے کیا؟" اسے یہ سب زیب دیتا ہے؟

"تجھے ڈر ہے کہ وہ ایسے اوچھے ہتکنڈے اپنا کر تیرے شوہر کو پھانس لے گی؟" مائی مدعے کی بات پر آئی جواب میں وہ نظریں چڑا گئی

دیکھ سندس اب اگر بات انصاف پر آ ہی گئی ہے تو سن لے سارا قصور تو را جے کا نہیں ہے غلطی تیری بھی ہے

اگر تو ہی اپنے شوہر کو گھانس نہیں ڈالے گی تو ظاہر ہے وہ باہر جائے گا

"مائی! میرے گھانس ڈالنے سے کیا ہو گا اگر مرد کی زبان پر دوسرے کی ہنڈیاں کا سواد چڑھ جائے تو کتنی بھی گھانس ڈال لو اسے باہر کا کھانا ہی اچھا لگتا ہے۔"

مائی میں تو بہت دل سے کھانا بناتی ہوں مائی نے اپنا ماتھا پیٹ لیتا اور کچھ توقف کے بعد گویا ہوئیں

ویسے تو بڑی آسانی سے ہر بات سمجھ لیتی ہے

یہ کیوں نہیں سمجھ آ رہی؟ "اپنے گھر میں بھی کوئی نقب لگاتا ہے".

قدرت بھی تم دونوں کو ایک کرنا چاہتی تھی تبھی اسباب خود بخود بن گئے اور اگر تو اب بھی نہیں سمجھی تو اپنے دل سے پوچھ سارے مفہوم سارے راز کھل جائیں گے

جب رب دامن میں خوشیاں بھرنے لگے تو اپنا دل کشادہ کر لینا چاہیے اس کے چہرے پر حیرانی اور پیشمانی عیاں تھی. "ہر مشکل کے بعد آسانی ہے جیسے ہر سیاہ رات کے بعد اجالا بکھرتا ہے ایسے ہی خزاں کے بعد بہار کی آمد لیے نئے شگوفے پھوٹتے ہیں "

جا تو جا کر کے ہنڈیا چڑھا میرا سر نہ کھا پہلے ہی میرا دماغ پلپلا ہو گیا ہے تجھے سمجھا سمجھا کر مائی جھڑک کر بولی وہ جھینپ گئی اسی اثناء میں باہر کا دروازہ بجا اور وہ پہلی فرصت میں اٹھی تھی

دروازے کی طرف لپکی اس وقت راج تو نہیں آتا تھا شاید کوئی محلے دار یہ سوچ کر دروازہ کھولا پر چوکھٹ پر راج کو سامنے پا کر وہ خود بخود خود میں سمٹ گئی اس نے خفا خفا سی نظروں کے ساتھ رخ پھیرا اور اندر کی طرف بڑھتی ہی چلی گئی۔

کیا بات ہے ؟دکان پر دل نہیں لگتا؟آج کل بڑے چکر لگ رہے ہیں گھر کے سب خیر تو ہے ؟مائی نے بھنویں اچکاتے ہوئے تشویش سے پوچھا تھا

ہاں۔۔۔ہاں ! !سب خیریت ہے پیسے لینے آیا تھا دکان میں مال ڈلوانا ہے تو اتنے سارے پیسے دکان میں رکھنا صحیح نہیں ہے باہر کے حالات کا تو جانتی ہے بس وہ ہی لینے آیا تھا سندس تم سے الماری میں جو پیسے رکھوائے تھے وہ نکال دو مجھے وہ مائی کو ٹوپی پہناتا ہوا سندس سے مخاطب ہوا

وہ الگ گڑ بڑا گئی پیسے ؟ کون سے پیسے ؟

ارے وہی پیسے جو کل رات کور کھوائے تھے وہ کھسیاتا ہوا دانت بھینچ کر بولا

ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔ جاؤ۔۔۔ جاؤ پیسے نکالو نیا مال ڈلواؤ خوب ترقی کرو راج سمجھ نہیں سکا مائی جان بوجھ کر انجان بن رہی تھی یا واقعی وہ اتنی معصوم ہے

مائی کو بے وقوف سمجھتے ہیں انہوں نے سرگوشی نما آواز میں خود کلامی کی

کچھ کہا مائی ! مائی کے ہونٹ ہلتے دیکھ کر راج نے پوچھا نہیں میں نے کچھ نہیں کہا تو جا اپنے پیسے لے جا سندس اسے پیسے نکال کر دے

جب راج کمرے میں آیا تو اس نے سندس کو الماری میں سر گھسائے کھڑے پایا وہ اک اک کپڑے نکال کر جھاڑتی پیسے کھنگال رہی تھی الماری میں پیسے رکھے ہوتے تو ملتے ناں پوری الماری تتر بتر کر ڈالی مگر وہاں ایک چونی نہ نکل کے دی

سندس رونے والی ہوئی کہ کہیں اس نے پیسے گم تو نہیں کر دیے وہ مسلسل اپنی زبان سے آیت الکرسی درود شریف کا ورد کرتی رہی ہر بار نئے سرے کو شش کرنے لگتی اتنی دیر کافی تھی اسے قافیہ سے قافیہ جوڑنے کے لیے

"الماری میں کوئی پیسے نہیں ہیں۔" اسی لمحے راج کی آواز اس کی پشت پر گونجی تھی

"کیا مطلب؟" میں سمجھی نہیں وہ عجلت میں پلٹی اسے ہی دیکھ رہی تھی

میں نے کہا الماری میں کوئی پیسے نہیں ہے راج کی بات سن کر ایک سایہ سا اس کے چہرے پر آ کر گزر گیا اس کا مطلب میں اتنی دیر سے بے وقوف بنتی رہی آنکھوں میں آنسوں جمع ہونے لگے زکام کی شدت سے آنکھیں ویسے ہی بار بار بھر بھر آ رہی تھیں وہ رخ موڑ کر الماری سمیٹنے لگی

"سندس میری بات سنو!" وہ بے قراری سے اس کی اور لپکا سندس کا روم روم کان بن گیا تھا بظاہر لاتعلقی تھی۔

میں اپنی حرکت پر بہت شرمسار ہوں تم جو چاہو قسم اٹھانے کو تیار ہوں کل جو ہوا وہ سب بس ایک مزاق تھا سیمی کو اپنے ساتھ ملا کر صرف تمہیں جلانا چاہتا تھا

جب جب وہ میرے قریب آتی تم چڑ جاتی کبھی ناک پھلا کر تو کبھی ترچھی نگاہوں سے دیکھتی مجھے مزا آتا تھا سیمی کا میری طرف جھکاؤ دیکھ کر تمہاری طرف سے بیویوں والے سگنل ملنے شروع ہو گئے تھے

سوچا تھا تم سیمی کی طرف سے خطرے کی گھنٹی ملنے پر تم میری طرف آ جاؤ گی اور پھر شاید تم محبت کا اظہار کرو گی

وہ ضبط سے الماری کے دروازے پر ہاتھ جمائے کھڑی رہی جبکہ دل میں جھکڑ سے چل رہے تھے

"محبت کا اظہار" یہ جملہ دل کی سرزمین پر گردشِ رواں تھا

"میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت کرنے لگی ہو اور یہ بھی جانتا ہوں کہ تم مجھ سے کبھی محبت کا اظہار نہیں کرو گی اور مجھے کوئی اظہار چاہیے بھی نہیں میں نہیں چاہتا میری وجہ سے تم مشکل میں پڑ جاؤ"

مجھے اس کا دن کا انتظار رہے گا جب تمہارا دل میرے حق میں گواہی دے گا اور جب تمہیں لگے کے میں تمہارے قابل ہوں تو میری طرف پلٹنے میں ایک لمحہ بھی ضائع مت کرنا میں واقعی بہت شرمندہ ہوں اور معافی کا طلبگار ہوں

وہ خاموش تھی اس کی خاموشی بہت کچھ بول رہی تھی بہر حال اس کے ہاتھ پھر سے حرکت میں آئے تھے۔

یار بہت شرمندہ ہوں پلیز۔۔۔۔۔!اس نے التجا کی

"تمہاری شرمندگی میری سہی ہوئی ذلت کا مداوا کر سکتی ہے؟"

تمہیں اندازہ ہے میں کس کرب سے گزری ہوں؟

جلن کی آگ میں جلتی رہی ہوں وہ تڑخ کر بولی

اندازہ ہے اپنی غلطی کا شدت سے احساس بھی ہے اسی لیے تو آیا ہوں تم سے معافی مانگنے

"اچھا !! بولوں !! میں ایسا کیا کروں کہ جس سے تم مان جاؤ؟۔۔۔۔۔کان پکڑ لوں؟"اس نے دھیمے سے کان کی لوح کو چھوا

سندس جھینپ کر الماری میں گھس گئی میں یہ الماری بلکل ٹھیک کر دوں گا شام کا آٹا بھی گوندھ سکتا ہوں تم جو جو کہو گی میں وہ سب کرنے کو تیار ہوں بس تم ایک بار کہہ کر تو دیکھو میں سب کام کر لوں گا

سندس کو بہت ہنسی آ رہی تھی جسے وہ بہت مشکل سے روکے ہوئے تھی

مائی سہی کہتی ہے میں ایک نمبر کا گدھا ہوں گدھا نہیں الو کا پٹھا ہوں ہر بار تمہارا دل دکھانے کا سبب بن جاتا ہوں وہ اس کے انداز پر مسکرائی تھی اگر راج اس کی مسکراہٹ دیکھ لیتا تو سمجھ جاتا وہ اسے ستا رہی ہے

اسی دوران اس کا فون بج اٹھا فون تو وقفے وقفے سے بج رہا تھا جسے وہ نظر انداز کر رہا تھا مگر اب کی بار آنے والی کال کا سلسلہ جاری تھا

راج نے زچ ہو کر فون اٹھایا میرے نکلتے ہی کون سا طوفان بڑپا ہو گیا جو فون پر فون کھڑکائے جا رہا ہے۔

راج کو بھڑکتے دیکھ کر سندس چونک کر مڑی فون کی دوسری طرف کامی تھا وہاں سے جو خبر اسے سننے کو ملی تھی وہ بہت تھی

آناًفاناًوہ کمرے سے نکل گیا سندس الگ حیران پریشان اس کے پیچھے باہر آئی تھی مائی الگ آوازیں دیتی رہ گئی مگر وہ تو ایسے گیا تھا جیسے کسی کی سن ہی نہ رہا ہو اری سندس! کمرے میں اچھا بھلا گیا تھا ایسی کون سی پن چھبو دی تو نے میرے راجے کو جو ناک پر غصہ رکھ باہر بھاگا ہے

مائی خدا کی قسم میں نے تو ایسا کچھ نہیں کہا میں الماری سے پیسے ڈھونڈ رہی تھی کسی کا فون آیا بس نکل پڑے اچھا تو فکر نہ کر اللہ سب خیر کرے گا وہ کہہ رہا تھا مال ڈلوانا ہے دکان میں شاید مال والا ہو گا جا تو اپنا کام کر میں بھی وضو کر کے دو رکعت حاجت پڑھ لوں

اللہ آسانی کرے گا مائی نے سندس کو تسلی تو کرا دی مگر دل میں وسوسے ڈیرہ ڈال کے بیٹھ گئے تھے۔

راج جب دکان پر پہنچا تو دکان کا حشر نشر دیکھ کے غصے کے مارے خون کھول گیا دکان کی بنائی گئی درگت چیخ چیخ کر اپنے ساتھ ہوئے ظلم کا احتجاج کر رہی تھی.

تیرے حوالے کر کے گیا تھا دکان راج نے کامی کو گریبان سے پکڑ کر جھٹکا دیتے ہوئے گرجا تھا

جواباً کامی نے نظریں جھکا لیں ایک طرف شیخو ڈرا سہما کھڑا تھا

کامی کے ماتھے سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا

بول...!! کس کی شامت آئی ہے؟ جو شیر کے منہ میں ہاتھ دے بیٹھا ہے

کس نے کی دکان کی یہ حالت؟ کون آیا تھا یہاں؟

کس میں ہے اتنی جرات کہ میرے دوستوں پر ہاتھ اٹھانے کی ایک ہی سانس نے وہ کئی سوال کر گیا

اس نے غصے کی حالت میں وہیں بکھری ہوئی چیزوں میں سے کوئی چیز اٹھا کر بڑی طاقت سے زمین پر دے کر ماری اس کے غصے کو پہلے ہی بہت ہوا مل گئی تھی۔

جیکی!!..... جیکی!! آیا تھا

اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ہماری اور دکان کی یہ حالت کی ہے اور دھمکی بھی دے کر گیا ہے

اگر آج رات تک اس کے پیسوں کے بدلے ریس نہیں ہوئی تو.....

وہ بولتے بولتے چپ ہو گیا

تو..... تو کیا؟ وہ بھڑک اٹھا تو وہ تیرے گھر میں گھس کر دکان سے زیادہ ابتر حالت کرے گا کامی

سنجیدگی سے بولا راج شعلہ باز نظروں سے کامی کو دیکھ رہا تھا

اسے راج کے غصے سے خوف آیا راج نے ہاتھ بڑھا کر دھیرے سے اس کے زخم کو چھوا وہ ڈر گیا

بے فکر رہو میرے یاروں کا خون اتنا سستا نہیں ہے کہ کوئی بھی آئے اور بہا کر چلا جائے

راجے بھیا! ہم نے بہت مقابلہ کیا ان کا مگر ہم دو تھے

اور وہ دس راج اس کی بات کاٹ کر بولا

ہاں راجا بھیا وہ لاٹھی اور ڈنڈے کے ساتھ آئے تھے

دکان کی حالت بگاڑ دی اور انہوں نے ہمیں اپنے بازوؤں کے شکنجے میں دبوچ کر ہماری خوب درگت بنائی۔

چلو تیاری پکڑو آج کی رات شکاری گھات لگائے بیٹھا ہے مگر وہ شکاری نادان ہے وہ جانتا نہیں"

بھپڑے ہوئے شیر کا شکار نہیں کیا جاتا بلکہ بھپڑا ہوا شیر شکاری کو کچا نگل جاتا ہے بھوکے شیر کے آگے سے کھانا چھینا بلکل ایسا ہے جیسے بیچ چوراہے پر کسی انسان سے کوئی عمر بھر کی پنجی چھین کر لے جائے تو وہ ایسے ہی بپھر جاتا ہے۔"

جیسے راج بپھرا ہوا تھا کون جانتا تھا کہ آج کی رات بہت بھاری ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔۔

۞۞۞****۞۞۞۞

گھر کی چار دیواری کے اندر کھلے صحن کے احاطے میں خوف ناک ہر سو طاری ہو جانے والا موت کا سناٹا سا تھا موسم شام سے یک دم بدل گیا تھا

گاہیں بگاہیں سرد ہوا چلتی ہوئی سناٹے کو اپنی آغوش میں بھرتی تھپکی دیتی اور غائب ہو جاتی

کمرے میں نیم زرد بلب روشن تھا سندس گرم بستر میں نیم دراز دیوار پر آویزہ اسم اللہ پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔

"آپ سہی کہتے ہو اللہ پاک! "آزمائش دینے سے پہلے ہی سہنے کا حوصلہ بھی دے دیتے ہو بس آزمائش کے وقت میں صبر سے کام لینا ضروری ہے ہمارے تھوڑے سے صبر پر جنت کے دروازے کھول دیتے ہو اور زرا سے شکوے پر آزمائش کے کٹھن مراحل سے گزارتے ہو۔"

جینا تو دکھ سکھ کا نام ہے زندگی مشکل ضرور ہے مگر ایسی بھی مشکل نہیں کہ ہم جی ہی نہ سکیں

"میرے پیارے اللہ جی! "میں نے یہ بات سمجھنے میں بہت دیر کر دی شکوے کی جگہ شکر کرنا واجب ہے شکر کرنے سے پر سکون زندگی گزرتی ہے اور زندگی میں دکھ سکھ تو آتے ہی رہتے ہیں۔

اب میں سب ٹھیک کر دوں گی بس اللہ جی! آپ کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑنا وہ بہت مطمعین اور پر سکون نظر آرہی تھی۔

اس نے تکان سے ٹھنڈی سانس بھری اور آنکھیں موند لیں بند آنکھوں کے پیچھے آج دن میں رونما ہوا منظر لہرایا تو آنکھ کھل گئیں وہ مسکرائی پھر ہولے سے سر جھٹکا چہرے پر شادابی سے گھل گئی آنکھوں میں خوشی سی اتر آئی اور راج اس کے دل میں اترتا چلا گیا۔

۞۞۞****۞۞۞

سرد ہیبت ناک رات منہ کھولے کھڑی تھی۔

راج اور جیکی آمنے سامنے کھڑے تھے۔

یہ ایک صاف ڈھلوان سڑک تھی سڑک کے ایک کنارے پر گہری کھائی تھی۔

وقفے وقفے سے رکھے گئے حفاظتی بند یہاں سے گزرنے والی گاڑیوں کو محفوظ کر دیا گیا تھا

رات کے اس پہر عموماً سڑک ویران رہتی وہ لوگ ریس بھی اسی سڑک پر لگاتے تھے

راج کے چہرے کے تاثرات سخت تنے ہوئے تھے آنکھوں میں خون اترا تھا سرخ انگار آنکھیں جبکہ جیکی کے چہرے کے عضلات بے حد ڈھیلے تھے آنکھوں میں کمینگی مسکرا رہی تھی۔

جیکی کے عقب میں چند قدم کے فاصلے پر اس کی گینگ کے لڑکے کھڑے تھے تو راج کے عقب میں صرف کامی شیخ اور تھے۔

ہڈیوں میں گھس کر سن کر دینے والی سردی ناک سے ٹھنڈی ہوا خارج کرتی اس نے پوری شدت سے گھونسا جیکی کے جبڑے پر دے مارا لمحے بھر میں اس کی آنکھوں کے سامنے تارے ناچنے لگ گئے گھونسا غیر متوقع تھا

جیکی کے عقب سے لڑکے چیختے ہوئے آگے بڑھے جنہیں جیکی نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا

یہ میرے دوستوں پر ہاتھ اٹھانے کے لیے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولا جیکی کے ہونٹوں سے خون رسنے لگا

دو انگلیوں کی پوروں سے خون رگڑا

جیکی کا خون بھی اتنا سستا نہیں راہ چلتا کوئی بھی بہادے نگاہیں انگلیوں کی سرخ پوروں پر جمی تھی جواباً جیکی نے بھی کاروائی کی وہ راج تھا جیکی نہیں

راج نے اس کا بند مٹھی والا ہاتھ پکڑ جھٹکا دیتے ہوئے بازو اس کی گردن میں حائل کر کے اسے پوری طرح اپنے شکنجے میں قبض کر چکا تھا

راجے کے دوست جیکی کی گرفت پر خوشی سے اچھل پڑے جبکہ جیکی کے دوست ضبط کے تماشائی بنے کھڑے رہے

"جنگل میں سناٹا ہے تو سمجھ جانا چاہیے شیر سویا ہوا ہے کچی نیند سے جگانے گستاخی کی شیر اگر جاگ گیا تو اس کی چنگھاڑ سے پورا جنگل سہم جاتا ہے۔"

میری خاموشی کو میری کمزوری سمجھ کر بہت بڑی غلطی کر دی راج نے اسے زور کے جھٹکا دیتے ہوئے زمین پر دھکا دیا وہ پشت کے بل زمین پر گرا تھا اور کئی لمحے وہ زمین پر بیٹھا رہا تب راج نے اپنی جانب سے مصالحت کی کوشش کی میری دکان کا نقصان پہلے ہی بہت نقصان کر بیٹھا ہے

تیرے جو پیسے بنتے ہیں وہ بھی ساتھ لایا ہوں اور جو ہوا اس پر مٹی ڈال کر ایک نئی شروعات کرتے ہیں۔

راج نے ہاتھ آگے بڑھا کر اسے اٹھنے کے لیے سہارا دیا

جیکی چند لمحے اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھتا رہا پھر مسکرایا اور ہاتھ پکڑ لیا دوستی کا ہاتھ قبول ہے وہ اٹھ گیا گلے نہیں ملو گے ؟ جیکی بولا راج دو قدم پیچھے ہوا اپنا دل اور بازو دونوں وا کر کے "خوش آمدید" کہا!

جیکی لہراتی ہوئی چال چلتا راج کے گلے لگ گیا یہ سب اتنا آناً فاناً ہو رہا تھا کہ باقی سب حیران تھے تو سہی تھے تم لوگوں کو الگ سے دعوت دینا پڑے گی چلو سارے مسلمان بھائی آپس میں بھائی بھائی ہیں سب گلے ملو جیکی کے کہنے پر سب لڑکے آگے بڑھے یہاں راج نے اشارہ کیا تو وہ دونوں بھی آگے بڑھ گئے

میل ملاپ کا سلسلہ ختم ہوا تو جیکی نے شوشہ چھوڑا اب جب تم میرے دوست ہو تو میں تم سے یہ پیسے نہیں لے سکتا مجھے اچھا نہیں لگے گا وہ اس پر اپنی نگاہیں جمائے بولا

راج لمحے بھر کو ٹھٹکا پتہ نہیں اسے یہ ایسا لگا کمینگی اس کی نگاہوں سے جھانک رہی ہے

اوکے۔۔ ٹھیک ہے۔۔ میرا خیال ہے اب چلنا چاہیے رات بہت ہو رہی ہے راج نے اپنے وہم کو ایک طرف رکھ کر الوداع کہتا ہوا مڑا اگلے ہی لمحے جیکی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا

راج نے چونک کر جیکی کو دیکھا الجھن سے بھنویں سکڑیں ابھی اتنی جلدی کہاں چلے ؟

ابھی تو پوری رات باقی ہے موج, مستی, دھوم ڈھڑکہ دونوں کی نظریں ملیں جیکی نے آنکھ دبائی راج اس کی بات کا مفہوم سمجھ گیا چند لمحے خاموش رہا پھر اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا اس کی ضرورت نہیں ہے

ہاں تم کرو جشن ہم چلتے ہیں ہے خشک سپاٹ انداز میں اپنے دوستوں کو دیکھتے ہوئے کہا

یار نئی نئی ہوئی دوستی کی خاطر ہی رک جاؤ

"دوستی کی ہے اپنے اصولوں سے بغاوت نہیں کی"

میں تمہارا سب مطلب سمجھ گیا ہوں اس لیے میرا یہاں رکنا بنتا نہیں ہے وہ ضبط سے بولا

اچھا ہوا تم خود ہی سمجھ گئے میں سمجھاتا تو شاید تھوڑا مشکل ہو جاتا

دیکھ جیکی ! اگر میں نے تیری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ سب کروں گا جو تو چاہتا ہے اپنی ذات سے کیے گئے عہد و پیماں ہیں جن کی حدود و قیود کی پاسداری رکھنا میری تہذیب کا حصہ ہے

وہ بامشکل غصہ ضبط کیے بولا

ٹھیک ہے اگر ایسی بات ہے تو پھر زبردستی ہی سہی جیکی نے رات کے سناٹے میں سیٹی بجائی راج ابھی سمجھ بھی نہیں سکا تھا کہ اس کے ایک اشارے پر حفاظتی بند کے پیچھے چھپے لڑکے باہر نکل آئے راج اپنے دونوں دوستوں سمیت ان کے شکنجے میں تھے۔

نوسو چوہے کھا کر بلی حج پر چلی جیکی نے اس کا تسمخر اڑایا اور زوردار گھونسا راج کے منہ پر دے مارا بدلے میں راج نے اسے گالی دی تجھ پر بھروسہ کرنا ہی نہیں چاہیے تھا جس کی فطرت ہی دھوکہ دینا ہو وہ وفاداری کیا جانے بدلے میں جیکی نے اس پر لاتعداد گالیوں کی برسات کی ایک اور گھونسا گھما کر اس کے منہ جڑ دیا راج بل کھا کر رہ گیا جیکی ادھار نہیں رکھتا اس نے آگے آئے بالوں کے چھجے کو ہاتھ سے پیچھے کیا

اوئے راجا صاحب ہمارے مہمان ہیں ان کی خدمت میں راحت بخش مشروب پیش کیجیے

راج نفرت بھری نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا خود کو ان کے شکنجے سے چھڑانے کی کوشش میں مچل رہا تھا

جیکی اپنی سابقہ کمینی مسکراہٹ لیے شراب کی بوتل اٹھائے راج کی طرف بڑھ رہا تھا

راج نے اپنی پوری طاقت دانت اور ہونٹ بھینچ رکھے تھے جیکی کو اس کا منہ کھلوانا ضروری تھا جیکی نے پوری طاقت سے ٹانگ گھما کر اس کے پیٹ میں ماری

راج درد کی شدت سے بلک اٹھا موٹے بھاتی جوتے کی ضرب لاجواب تھی مگر راج کے چہرے کا زاویہ ٹس سے مس نہیں ہو سکا

جیکی اس کے منہ سے بوتل لگائے زبردستی کر رہا تھا کبھی اس کے بال مٹھی میں جکڑ لیتا تو ٹھپر منہ پر برسا دیتا شراب بہہ رہی تھی اس کے منہ سے بہتی اس کی ڈاڑھی کو تر کرتی اس کے گریبان کو تر بتر کرتی اس کے وجود کو بگھوتی اس کے کپڑوں میں جذب ہو رہی تھی کہ وہ ایک لمحے کے لیے کمزور پڑنے لگا تھا اگلے ہی لمحے اس نے راج کو گھسیٹ کر زمین پر گرا دیا اور پوری شدت سے سخت بوٹ والی لات اس کے پیٹ میں ماری راج درد کی شدت سے بلبلا اٹھا تھا جیکی نے اس کو پیشانی کے اوپر گرتے ہوئے بالوں سے پکڑ کر ایک بار پھر زبردستی کر رہا تھا۔

وقت بے رحم تھا ایک وہ وقت تھا جب وہ جابر ہوا کرتا تھا

کیسے اس نے سندس کو اپنے شکنجے میں دبوچ کر اس کو بے بس کر دیا تھا یہ وقت کا تقاضہ تھا کہ اس دن سندس مظلوم تھی اور وہ جابر تھا

آج وقت کا تقاضہ ہے کہ جگہ بدل گئی ہے راج مظلوم ہے تو جیکی جابر

"ہم بحثیت انسان ایسے ہی ہیں ہماری بھی عجیب کہانی ہے زرا سا اختیار کیا مل جاتا ہے نہ آعوذ و با اللہ خود کو خدا سمجھنے لگتے ہیں بھول جاتے ہیں تدبیریں کرنے والی ذات تو اللہ کی ہے اور پھر وہ ایسی تدبیر کرتا ہے کہ یکایک سب کچھ بدل جاتا ہے۔"

راج نے خود کو حوصلہ دیا ہمت نہیں ہاری اس نے اپنے جبڑے کو بے حد سختی سے بھینچ رکھا تھا عالم تھا کہ جان لبوں تک آئی تھی ہاں ایک لمحے کو وہ کمزور ضرور پڑا تھا اس تکلیف سے بہتر تھا منہ کھول دیتا چند گھونٹ ہی تو اجل جاتے پھر اس کے قلب سے آواز آئی

آزمائش میں صبر کرنے والا واحد لاشریک سے مدد مانگنے والا اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور پھر اس نے صبر کر لیا

یااللہ! میری جان تیری امانت ہے اس کی حفاظت میری ذمہ داری ہے تو جانتا ہے میں مجبور و بے کس ہوں تیری ہی امید کا آسرا ہے تجھ سے ہی سہارا درکار ہے

یارب! تو چاہے تو میری عزت رکھ لے

یااللہ! میں تجھ سے راضی تو مجھ سے راضی ہو جا مجھے اپنی نظر میں سرخرو کر دے میرے مولا!

ساری شراب بہہ چکی تھی جیکی نے عالم طیش میں اس کا گریبان سے پکڑ کر زمین پر پھینک دیا راج منہ کے بل سڑک پر گرا تھا اس کی پیشانی بڑی زور سے سڑک پر لگی تھی

جیکی مسلسل اپنے جوتے سے اس پر ضربیں مارتا رہا جیسے کوئی بڑی شدت سے فٹبال کو لات مارتا ہے اور وہ اچھل کر دور جا گر پڑتی ہے مگر راج کے وجود میں اتنی قوت نہیں تھی کہ وہ اچھل کر دور جا گرتا وہ وہیں پڑا مار کھاتا رہا قطرہ قطرہ اس کے جسم سے جان نکل رہی تھی کامی اور شیخو کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے

راج کی حالت رلا دینے والی تھی تو وہ دونوں بھی بے بس تھے جیکی کے رحم و کرم پر تھے اور پھر وقت کو رحم آ ہی گیا تدبیریں الٹ ہو گئیں جیکی نے راج کا منہ دبوچ رکھا تھا چہرے پر سے جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا

آخ تھو! راج نے نفرت سے جیکی کے منہ پر تھوک دیا اگلے ہی لمحے اس نے جیکی کو گریبان سے پکڑ کر زوردار مکہ اس کے منہ پر رسید کیا حملہ اتنا اچانک اور شدید تھا کہ وہ لڑکھڑا گیا

آج میں تجھے زندہ نہیں چھوڑوں گا راج کا دل چا رہا تھا کہ وہ اس کی جان لے لے اور پھر وہ اس پر جھپٹ پڑا اس اچانک ہوئے افتاد پر راج کے دوست خوشی سے کھل اٹھے جبکہ جیکی کے آوارہ دوست اس کے بچاؤ کے لیے آگے بڑھے تھے

منظر کچھ اس طرح کا ہو گیا تھا راج اسے دھوبی کے کتے کی طرح دھو رہا تھا لڑکے اس کی پشت پر جھپٹے تھے جیکی کو چھڑانے کی ناکام کوشش میں کامی, شیخو وہ بھی اس لڑائی میں گتھم گتھا ہوئے

تبھی دور سے فضا میں دھیمی سی سائرن کی آواز ارتعاش بکھیرنے لگی وہ سب ایک جھٹکے سے کھڑے ہوئے سوائے راج کے وہ جیکی پر اب بھی جھپٹا تھا

یار یہ تو ماموں کی گاڑی کے سائرن کی آواز ہے

جیکی کے گینگ سے ایک لڑکا بولا ماموں کو اطلاع جیکی بھائی نے دی تھی دوسرا بولا اب سائرن کی آواز تھوڑی قریب سے آنے لگی تھی

بھاگو یہاں سے ورنہ ہم سب کو سسرال جانا پڑ جائے گا

آناً فاناً جیکی کے سب ہی ساتھی وہاں سے سب رفو چکر ہوئے تھے سڑک اب بلکل خالی تھی سوائے ان چار لوگوں کے راجے ! اسے چھوڑ ماموں بس پہنچتے ہی ہوں گے

چل میرے بھائی ! ان دونوں نے اسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کیا

ہٹ جاؤ تم لوگ آج میں اسے جان سے مار دوں گا راج اس کے اوپر چڑھ کے بیٹھا تھا اور مسلسل اس کے منہ پر مکے پر مکے رسید کر رہا تھا

راج کیا پاگل پن ہے مر جائے گا وہ چھوڑ اسے اب ان دونوں نے بازوؤں سے جکڑ لیا راج چھوڑ دے اسے دیکھ ماموں بس آتے ہی ہوں گے اس کے آوارہ کرائے کے ٹٹو تو دم دبا کر بھاگ پڑے اس کے ساتھ ہمیں بھی جیل میں چکی پیسنا پڑے گی کچھ تو عقل سے کام لے چل یہاں سے تم لوگ

جاؤ آج میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے اس کی سزا اسے مل کر رہے گی وہ ایک بار پھر اس پر جھپٹ پڑا

اچھا ٹھیک ہے !! تو اس کو جان سے مار دے اور ہم بھی یہاں سے چلے جاتے ہیں ماموں آئیں گے تجھے گرفتار کر کے لے جائیں گے بس تو ہمیں اتنا بتا دے کہ گھر جا کر ہم مائی اور بھابھی کو کیا جواب دیں؟

یہی کہ ان کا راجا بیٹا کسی کے خون سے اپنے ہاتھ لال کیے حوالات کی سیر کرنے جا چکا ہے

وہ برداشت کر سکیں گی؟ ایک دم راج کے ہاتھ رکے تھے پہلے بھی تو انہیں بہت تکلیفیں دے چکا تھا اب پھر انہیں اسی اذیت سے دوچار کر کے تو سکون سے رہ لے گا؟

اوہ میرے خدا! راج نے اپنا ماتھا پیٹتے ہوئے ہاتھ سر پر لے جا کر بالوں کو مٹھی میں جکڑا خود پر غصہ عود کر نکلا تھا مجھ سے یہ کیا ہو گیا؟ جیکی ابتر حالت میں اس کے سامنے زمین پر پڑ تھا اس کے زخموں سے نکلتے ہوئے خون کو دیکھ رہا تھا

سائرن کی آواز بہت قریب سے آنے لگی تو کامی نے اسے پکڑ کر اٹھایا جلدی چلو یہاں سے یہ خود تو مرے گا ہی مرے گا ساتھ ہمیں بھی پھنسوائے گا شیخو بھاگا تھا کامی راج کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹتے کر لے جانے لگا اور وہ بغیر کسی مزاحمت کے کامی کے ساتھ چل رہا تھا

گردن پیچھے موڑ رکھی تھی جیکی سڑک پر بے یاروں مددگار پڑا تھا اس کے چہرے پر لگے زخموں سے خون بہہ رہا تھا جیکی کا بے حس و حرکت پڑا وجود اسے پکار رہا تھا بے بسی, شکایت, لاچاری چیخ چیخ کر اس کے ضمیر کو پکار رہی تھی شدید اذیت کے آثار اس کے چہرے پر نمایاں تھے۔

بائیک کے پاس رک کر کامی بائیک اسٹارٹ کر رہا تھا راج بے اختیار تیزی سے پلٹ کر آگے بڑھا جیکی کے سامنے زمین پر بیٹھ گیا وہ بے سدھ پڑا تھا

کامی!..... کچھ کر یار!! دیکھ کتنا خون نکل رہا ہے

راج نے پیچھے گردن موڑ کر کہا وہ دونوں کھڑے پریشانی سے اسے دیکھ رہے تھے راج نے آگے بڑھ کر اس کی نبض چیک کی پھر گہرا سانس لے کر خود کو پر سکون کیا زندہ ہے اسے اٹھاؤ ہم ہسپتال لے جاتے ہیں

راج کے ساتھ ان دونوں نے مل کر اسے اٹھا کر بائیک پر بٹھایا راج کی حالت بھی ٹھیک نہیں تھی اسے بھی بہت ساری چوٹیں لگی تھیں جیکی کو سہارا دیتے وقت اس کی ہمت جواب دے گئی تھی وہ تو شکر تھا کہ کامی اور شیخو ساتھ تھے پھر سڑک ایک دم سنسان سی ہو گئی جب تک پولیس پہنچی وہاں نہ کوئی بندہ نہ کوئی بندے کی ذات کچھ کانچ کے ٹکرے, تازہ خون اور شراب سے بھیگی گیلی سڑک۔

سر جی ! لگتا ہے یہاں کسی کا خون ہوا ہے قاتل بڑا ہوشیار معلوم ہوتا ہے لاش بھی ٹھکانے لگا دی ہے

حوالدار سڑک پر خون دیکھ کر بولا

سر جی نے دو انگلیوں کی پوروں کو زمین پر رگڑا ناک کے قریب لے جا کر خوشبو محسوس کی یہ شراب کی بو ہے

سر جی ! اڑ گئے پھر کر کے حوالدار نے ہاتھ کے اشارے سے چڑیا اڑائی

سر جی نے تیز نظروں سے دیکھا تو وہ سہم جانے کی ایکٹنگ کی طوطے اڑ گئے طوطے آسمان کی جانب ادھر ادھر نظریں گھمائیں

سر جی ! نے سیاہ پینٹ کی جیب سے رومال نکال کا انگلیاں صاف کی اور رومال واپس جیب میں رکھ لیا

ہماری عوام سہی کہتی ہے ہم پولیس والے ہمیشہ موقع واردات پر دیر سے پہنچتے ہیں۔

سر جی کے گھورنے پر حوالدار سیدھا ہوا زبان کے ساتھ ساتھ باہر نکلی ہوئی تون بھی اندر گھس گئی۔

◈◈◈◈****◈◈◈◈

سردیوں کی گہری اترتی سرد تاریکی میں اس نے کمرے کے دروازے پر ایک کے بعد ایک دھیمی سی دستکیں دی کھلے صحن اور کمرے کے اندر سناٹا پھیلا ہوا تھا اس نے دروازے پر دباؤ ڈالا تو دروازہ کھل گیا اور وہ پوری طرح سندس پر جھک گیا وہ حیرت زدہ خود پر گرے وجود کو دیکھ رہی تھی

اس نے باہر صحن میں جھانکا وہاں کوئی نہیں تھا اس نے تھوڑا سا اندر رہو کر دروازہ بند کیا کمرے کی لائیٹ بجھا رکھی تھی اندھیرا تھا اس لیے وہ راج کی حالت دیکھ نہ سکی تو پوچھ بیٹھی

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ راج کے وجود کو خود پر گرنے سے اسے الجھن محسوس کر رہی تھی

میں بہت مشکل میں ہوں میری مدد کرو سندس!

اس کی آواز میں بلا کی تڑپ اور تھکن تھی سندس کا دل کانپ گیا

ہاں۔۔بتاؤ کیا بات ہے؟ وہ دھیمی آواز میں بولی وہ ابھی بھی کشمکش میں تھی سب کچھ اس کی سمجھ سے بالاتر تھا

پھر یک دم ٹھٹک سی گئی اس کے ڈھیلے ڈھالے وجود کو خود سے دور کیا راج اچانک اس کے رویے پر گڑبڑا سا گیا کیا بات ہے؟ تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہی ہو؟

کمرے میں اندھیرا تھا مگر خود پر گری اس کی نظریں محسوس کر سکتا تھا

سندس! مکمل خاموشی تھی وہ اسے پکارتا آگے بڑھا

بیوی کا رتبہ اور مقام بہت پاکیزہ اور بلند ہوتا ہے مگر یہ بات تم نہیں سمجھو گے جو شخص پہلے بھی ایک بار شراب کے نشے میں میری رسوائی کا سامان بن چکا ہے آج ایک بار پھر وہی شخص حرام شے کی حالت میں اس مقدس بندھن کی رسوائی کا سامان کر کے آیا ہے

سندس نے اتھڑے ہوئے گھوڑے پر چابک رسید کیا تھا راج بلبلا اٹھا زبان گنگ ہوئی سندس کے اس ایک جملے نے راج کی پوری ذات ہلا کر رکھ دی تھی وہ حیران پریشان سا اس کے ہیولہ وجود کو دیکھتا رہا اندر بات اتنی بگڑی کے باہر کا موسم بھی خراب ہو گیا بادلوں کی گرج میں بجلی کی تیز چمک چنگھارتی ہوئی نکلی

میں ابھی جا کر مائی کو اٹھاتی ہوں سندس نے ایک اور چابک رسید کیا تھا اس کی تمام تر حسیات جاگ سی گئیں وہ جانے کے لیے مڑی "کیا بکواس ہے سندس "!

راج کا لہجہ کرب نما تھا غصے کی شدت سے آگے بڑھ کر اپنی آتش فشاں بنی بیوی کو روکنا چاہا اس کا ہاتھ پکڑا سندس نے نفرت بھری نظر سے دیکھا

تم مجھے غلط سمجھ رہی ہوں پہلے میری بات سنو! میں تم سے محبت کرتا ہوں مگر میرا مقصد یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں ایسا گھٹیا۔۔۔۔۔

بالکل سہی سمجھ رہی ہوں وہ اس کی بات کاٹ کر غصے سے بولی تم ایک نمبر کے گھٹیا انسان ہی ہو تم سے محبت تو بہت دور کی بات ہے میری نظر میں تم بھروسے کے لائق بھی نہیں ایک بات یاد رکھنا اگر آج تم نے میرے ساتھ زبردستی کی کوشش بھی کی ناں تو میں چیخ چیخ کر شور مچادوں گی

راج کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا وہ بے یقین سا اسے دیکھے گیا

وہ غصے سے اول فول بکتی آگے بڑھ کر بتی جلائی ہے اندھیرے کو غائب کرتی نمودار ہوتی روشنی نے سندس کے وجود کو اندھیرے میں کر دیا

"ہائے میرے اللہ" وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر افسوس سے بولی

راج کی پیشانی پھٹی تھی وہاں سے خون اب بھی رس رہا تھا چہرے پر اور جسم کے کئی حصوں پر چوٹ لگنے سے خون نکل کر جم چکا تھا اس کا گریبان پھٹا ہوا تھا اور کپڑے جگہ جگہ سے خون آلود تھے

وہ بھاگ کر اس کے قریب آئی وہ اب تک سکتے میں تھا

یہ۔۔۔یہ سب کیا ہوا؟ اتنی چوٹ کیسے لگی؟

اس کے ماتھے کو چھوا جہاں سے خون نکل رہا تھا دل نے ہمک کر گواہی دی شاید وہ غلطی کر بیٹھی ہے

ہمیں اسپتال جانا ہو گا چلو ڈاکٹر کے پاس چلتے ہیں اس نے اسے اٹھانے کی کوشش کی وہ بغیر کچھ کہے اس کا چہرہ تکے جا رہا تھا نگاہیں شکوہ شکایات سے تر تھیں سندس کو نظر جھکانے پر مجبور کر گئیں

وہ اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولا اتنی تکلیف ان چوٹوں سے نہیں ہو رہی جتنی تکلیف تمہاری بے اعتباری نے مجھے دی ہے وہ اپنا ہاتھ چھڑوا رہا تھا مگر سندس نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا اگر آج یہ ہاتھ چھوڑ دیا تو سب کچھ خراب ہو جاتا بہت خراب اور وہ ایسا نہیں چاہتی تھی

وہ ڈھیٹ بنا اپنا ہاتھ چھڑا رہا تھا اور وہ ڈھیٹ بنی اس کا ہاتھ نہیں چھوڑ رہی تھی راج کو اس کی سخت ڈھتائی پر غصہ آنے لگا اور سندس کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا اگر ابھی کے ابھی تم نہیں اٹھے تو میں مائی کو جا کر اٹھا دوں گی پھر دیکھتی ہوں تم کیسے نہیں جاتے اس نے مائی کی کارآمد دھمکی دی

مائی اگر آ جاتی تو معاملہ سنگین ہو جاتا اور سوالوں کی بھوچاڑ الگ وہ یہ نہیں چاہتا تھا سو وہ اٹھنے لگا اس کے پیٹ میں شدید درد تھا سندس کے سہارے کی لاکھ مخالفت کے باوجود بھی وہ اسے بستر تک لے آئی سندس جلدی سے پیالے میں پانی بھر لائی اور رومال گیلا کر کے اس کا چہرہ صاف کرنے لگی راج نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا رومال چھین کر زمین پر پھینک دیا وہ حق دق سی رہ گئی

اتنا وقت ہوا ہمیں ساتھ رہتے ہوئے تم نے میرے اندر ایسی کونسی حرکت دیکھ لی جو مجھ پر بھروسہ نہیں رہا؟

اس کا انداز اور آواز دونوں میں بے حد اجنبیت تھی

سندس کے رگ وپے میں سنسناہت ڈور گئی

"بھروسہ تھاہی کب ؟۔۔جو ختم ہوتا؟" وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سختی سے بولی

رہی بات بے اعتباری کی تو اس بات کا ثبوت یہ گندی بو ہے جو تمہارے وجود سے اٹھ کر چیخ چیخ کر کہہ رہی کہ تم ایک۔۔۔۔۔۔

راج نے اس کی کلائی پر گرفت مضبوط کر دی اتنی مضبوط کے درد سے اس کی زبان توازن کھو بیٹھی

چھوڑو مجھے وہ اس وقت بے حس بن گیا تھا

راج....اس ایک پکار میں بہت کچھ تھا دکھ, تکلیف اسے فرق نہیں پڑا

بہت شوق ہے ناں تمہیں مجھ سے چھٹکارا پانے کا تو ایک بات میری اس چھوٹے سے دماغ میں گھسالو انگلی سے پیشانی کا داہنی حصہ پر زور ڈالا میرا اور تمہارا رشتہ اتنا کمزور نہیں ہے کہ تم کہو چھوڑ دوں اور میں چھوڑ دوں ساری دنیا سے بِھڑ کر تمہیں اپنا بنایا تھا ایک زرا سی غلط فہمی پر چھوڑ دوں میرے جیتے جی یہ ہر گز ممکن نہیں وہ سختی سے بولا

اگر تمہیں مجھ سے چھٹکارا چاہیے تو اس کا ایک ہی راستہ ہے اس ایک لمحے میں سب ٹھہر سا گیا سندس بھی

"تم دعا کرو میں مر جاؤں "

میرے مرنے کے بعد ہی تمہاری جان مجھ سے چھوٹے گی

میرے جیتے جی یہ ممکن نہیں وہ حق دق اسے دیکھے گئی کتنی آسانی سے اس نے منہ بھر کے بول دیا سندس کا ہاتھ اس کے چہرے کے قریب لے جا کر ایک جھٹکے سے چھوڑ دیا ہاتھ بے ساختہ سندس کے گال پر لگا سندس گال پر ہاتھ رکھے سرد مہری سے اسے دیکھنے لگی

وہ سر پکڑ کر رہ گیا پھر راج نے آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھامنا چاہا وہ پیچھے ہٹ گئی

سندس! وہ اسے پکار کر ایک دم چپ ہو گیا "موٹے موٹے آنسوں آنکھوں سے بہنے لگے ایسے مت رو تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں۔"

کپکپاتے لبوں سے اس نے اپنا چہرہ موڑا اور پھر کمرے سے باہر نکل گئی صحن میں بہت تیز برسات لگی تھی۔

ساون کی جھڑی زمین پر گر کر زور و شور سے بج رہی تھی وہ اپنی تکلیف بھولا کر اس کے پیچھے آیا تھا ہاتھ میں شال لے کر مگر وہ بھی ضدی تھی

سردی بہت تھی وہ بارش میں بھیگ رہی تھی ہاں وہ اسے خفا تھی اس کی طرف دیکھنا بھی اسے گوارہ نہ تھا خفگی کا حق اسے بھی حاصل تھا

مگر بات ہر بار بگڑ جاتی ہے جانے انجانے میں غلطی میرے سر آجاتی ہے پھر وہ اسے وہیں چھوڑ کر چلا گیا وہ بارش میں کھڑی بھیگتی رہی۔

گھر سے پیدل چلا تھا شال دونوں کاندھوں سے ہوتی ہوئی اس کے پہلوں میں گری تھی وہ بے سدھ چلے جا رہا تھا

قدم بڑھانے میں اسے کافی دکت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا مگر وہ پھر بھی چل رہا تھا

کبھی ایک قدم لڑکھڑاتا تو کبھی دوسرا قدم گھسیٹا جاتا بارش اسے خوب طرح نہلا چکی تھی

کپڑوں سے اٹھتی بو کو بارش کا پانی اسے اپنے ساتھ بہالے گیا کافی حد تک چہرے پر سے خون کے دھبے صاف ہو چکے تھے نہ راستوں کی پتہ نہ منزل کی خبر صرف چلنے کی چاہت تھی۔

آنسوؤں سے بھری لبریز آنکھیں, کپکپاتے ہوئے ہونٹ بار بار نظروں کے سامنے گردش رواں تھے۔

ملامت جاگ اٹھتی وہ تھک کر زمین پر دوزانوں بیٹھ گیا گردن نیچے گرالی دونوں ہاتھ پہلو میں گرے تھے پھر سر اوپر اٹھایا سیاہ بارش برساتے آسمان کو دیکھا بے اختیار لب پھڑ پھڑائے تھے

"شہنشاہوں کے شہنشاہ!۔۔۔۔یا میرے اللہ "!

مجھے صبر دے اپنی طرف سے بھیجی گئی آزمائش میں مجھے سرخرو کر دے آزمائشیں تو ایمان کی پختگی کے لیے آتی ہیں میری آزمائش کو میری سزا نہ بنانا مجھے اکیلا مت چھوڑنا میری بے بسی دیکھ لے

برستی بارش کے قطرے زمین پر بج رہے تھے اس نے حیرت سے برستی بارش کو دیکھا اور بولا

بارش بارانِ رحمت ہوتی ہے مجھ پر اپنی رحمت کی بارش برسادے۔۔۔۔!

اپنے کن کی بارش برسادے۔۔۔۔!

میں تیری رحمت کی بارش میں بھیگنا چاہتا ہوں میرے مالک !

رات کے پہر کون تھا اس کی صدا سننے والا ٹوٹے دل کی فریاد سننے والا سوائے اس خدا کے جو سب کو دیکھ بھی رہا ہے اور سن بھی رہا ہے

"بھلے شاہ ویکھا ویکھی میں وہ ڈھونک رچایا

کھیڈ کھیڈ وچ چولا پاں کے

جوگ دا روگ لگایا"

وقت تھم سا گیا سِسک سِسک کر دم توڑتی رات کی سسکیاں شور کرنے لگی عجب سی ہیبت طاری تھی جادوئی آواز اس اندھیری رات میں ہر جگہ چھانے لگی وہ آواز کے سحر میں ڈوبنے لگا وہ سب کچھ بھول گیا بس صرف وہ جادوئی سحر تھا اور وہ تھا

"پنجر اندر جھانجر پا کے

روح دھمال مچایا"

ان دیکھی طاقت اس کے وجود میں ڈورنے لگی وہ اٹھالڑ کھڑاتی چال سحر انگیز آواز کی کشش میں دیوانہ وار نکلی جیسے وہ اس کی روحِ پریدہ کی شفا کا سحر انگیز چشمہ ہے

"من دامیت نا منیا میتھوں

ایویں رولا پایا"....

مست ملنگ مزاج سابندہ تھارات کے اس پہر رقصِ سماع تھاراج کے شکستہ قدم ملنگ بابا کے قدم بہ قدم ملے اور پھر سماع سابندھ گیا بے رنگ کائنات میں ان گنت رنگ بھر گئے

"ناں مرشد ہی راضی ہویا

ناں محبوب ملایا

"خاصاں دے وچ خاص نہ رہ گئی

ناں عاماں وچ عام

کچی پکی مورت مری

رہ گئی خام دی خام"

آسمان سے بارانِ رحمت کن مُن کن مُن برس رہی ہے سرد موسم کی سرد بارش میں راج مست ملنگ سادونوں ہاتھ خلا میں پھیلائے گردن گرائے گول گول گھومتا دھیمے دھیمے زمین کے عرض و طول ناپتے اپنے وجود میں جلتی آگ لیے بارش میں بھیگ رہا ہے۔

جب دل ٹوٹتا ہے تو دکھ ہوتا ہے دل ٹوٹنے سے دکھ ملنے سے اللہ کی قربت نصیب ہوتی ہے اپنی غرض اور مفاد کے بغیر ہم اللہ کے سامنے نہیں جاتے لیکن جب اللہ سے عہد بندی کر کے اس کے حکم کی تکمیل کرتے ہیں تو اللہ خوش ہو جاتا ہے وہ بندے کو احساس دلاتا ہے اپنی محبت کا اللہ تعالی کی محبت کا احساس پا کر بنجر دل اور روحِ پریدہ کو سراب کرتی ہے تو محبت الہیٰ سے جگمگ ہو جاتا ہے۔

مست ملنگ بابا کی آواز میں اس قدر بلندی اور شدت پیدا ہوئی کہ صرف راج ہی نہیں بلکہ برگد کے درخت کا پتہ پتہ بوٹا بوٹا بہکی ہوا شور کرتا آسمان بارش کے گرتے قطرے گردش کرتی زمین بھی اللہ کی محبت میں سرشار وجد میں رقص سماع تھی۔

سامنے ہوے یار تو نچنا پیندا اے

مرن کولوں مینوں روک نہ ملاں

من دا شوق مٹاون دے

کنجری بنیاں میری عزت ناں گھٹ دی

مینوں نچ کے یار مناون دے

عشق بھلے نو نچاوے یار تو نچنا پیندا اے

جدے مل جاوے دیدار تو نچنا پیندا اے

۞۞۞****۞۞۞

مائی کے گھر میں رات کا آخری پہت اترا تھا

گہرے سیاہ آسمان پر گہرے بادلوں کا پہرہ اب بھی تھا مائی نیند سے بھری آنکھوں کو مسلتی ہوئی اٹھی گھڑی پر نگاہ ڈورائی فجر کی اذان کا وقت بالکل قریب تھا

وہ بستر سے اتر کر باہر نکل آئی صحن میں رات برستی بارش اپنے نشان چھوڑ گئی تھی۔

ارے سندس! آج مائی کو گرم پانی نہیں دے گی میں بڑھیاں ٹھنڈ میں ٹھٹرتی, کانپتی ٹھنڈے پانی سے وضو کروں؟ مائی سندس کے دروازے کے باہر کھڑی تھی دروازہ ادھ کھلا تھا مائی کو تعجب سا ہوا

سندس! راجے! مائی نے بیک وقت دونوں کا پکارا چند لمحے کھڑے انتظار کیا شاید اندر سے جواب آئے مگر جواب ندارد اتنی لمبی خاموشی پر مائی گھبرا سی گئی ادھ کھلے دروازے سے گردن نکال کر اندر کی طرف جھانکا کمرہ خالی تھا سندس کو پکارا وہ بستر پر آڑی ترچھی لیٹی تھی۔

گزرے وقت میں سندس کو اتنا بد سلیقہ نہیں پایا تھا گرمی ہو یا سردی وہ ہمیشہ اپنے وجو کو ڈھانپ کر لیٹتی تھی۔

سندس! مائی بستر کے کنارے پر ٹک گئی تو کچھ بولتی کیوں نہیں؟ "سندس!" مائی نے اس کے بستر پر دھرے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اس کا ہاتھ جل رہا رہا تھا مائی کا ہاتھ برف کی طرح ٹھنڈا تجھے تو بہت تیز بخار ہے مائی نے فکر مندی سے کہا

سندس تجھے اتنا تیز بخار کب چڑھا؟ اور یہ راجے بھی کہیں نظر نہیں آرہا وہ خاموش رہی مسلسل خاموش اس بار مائی کو اس پر شدید غصہ چڑھا

ارے کیا ہوا؟ بولتی کیوں نہیں؟ راتوں رات گونگی ہو چلی ہے کچھ لمحے توقف کے بعد بولی میں کیا بولوں؟

مائی! اب کچھ بچا ہی نہیں کہنے کو میں کیا بولوں؟

مائی مجھے اپنا ہی ہوش نہیں ایسا لگ رہا سب کچھ ختم ہو گیا ہے یہ دنیا بھی اور میں بھی.....

اس کی آنکھوں سے آنسوں رواں ہوئے مائی کا دل کٹ سا گیا

اللہ رحم کرے کیسی بہکی بہکی باتیں کرتی ہے کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے لگتا ہے بخار سر پر چڑھ گیا ہے مائی نے اس کی پشت سہلاتے ہوئے دھیرے دھیرے بولتی انہیں چپی لگ گئی اس کے بال نم گیلے تھے مائی نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا وہ بخار میں تپ رہی تھی.

بخار جو اتنا تیز ہے تبھی تو پگلائی پگلائی باتیں کر رہی ہے اسی لمحے راج کمرے میں داخل ہوا سیدھا الماری کھول کر کھڑا ہو گیا

اے راجے ! تو کہاں غائب تھا؟ دیکھ نہ جانے کب سے یہ بخار میں پڑی تپ رہی ہے وہ کپڑے نکال کر جا رہا تھا مائی کی بات سن کر اسے کوئی فرق نہیں پڑا

مائی نے گردن ترچھی کر کے اسے غور سے دیکھا وہ جا چکا تھا اسے کیا ہوا ہے؟ سوچ میں گم وہ سر سرا سا بولیں

یہ زندگی اتنی مشکل کیوں ہے؟ برملا ہم سے امتحان لیتی رہتی ہے لیتی رہتی ہے وہ بہت دھیمے لہجے میں بہکا بہکا سا بولی اور ہم بھی دیتے رہتے ہیں دل چاہے ناں چاہے بس دینا ہے۔

مائی ! بہت محبت سے پکارا اسے بتاؤ ناں میں بہت تھک چکی ہوں مائی نے دیکھا اس کے لہجے میں کئی رنگ نمایاں تھے جنہیں نام دینے کے لیے اس کا ہوش میں رہنا ضروری تھا اس کا بخار اتارنا ضروری تھا تو فکر مت کر میں ہوں ناں بس تھوڑی ہمت کر سب ٹھیک ہو جائے گا

میں پانی لاتی ہوں پٹیاں رکھوں گی تو بخار جلدی اتر جائے گا اسی دوران مسجد کے گنبد سے اذان کی صدا بلند ہوئی مائی پانی کا پیالہ بھر کے لائی اور وقفے وقفے سے راج کو آوازیں دیتی رہی مگر جب گھر کا داخلی دروازہ کھل کے بند ہوا مائی سمجھ گئی کہ اب وہ جا چکا ہے۔

راج باہر نکل آیا ابھی فجر پوری طرح اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی مگر چاروں اور نور ہی نور پھیلا تھا تازہ ٹھنڈی ہوا اس کے وجود میں کپکپی کی لہر سرایت کر گئی

دونوں ہاتھ سینے پر باندھے گرم چادر میں چھپائے وہ چل رہا تھا ذہن ہزاروں خیالات کے حصوں میں بٹ کر منتشر ہوا تھا

لب دانتوں تلے داب رکھے تھے آنکھوں میں درد، بے بسی، نمی سب تھی چہرہ سنجیدہ اور سپاٹ تھا

یہ رات نہیں صدیوں پر محیط رات تھی اس رات اتنا کچھ بیت گیا تھا کہ اپنی ذات ہی اجنبی سی لگنے لگی تھی۔

فرق پڑتا ہے ہر اس بات سے جو اپنی ذات سے جڑی ہو ہر اس شے سے جو خود سے منسلک ہو اور شخص سے جس سے دلی وابستگی ہو آپ کی سانسیں ان سے جڑی ہوں

میں جانتا ہوں اللہ کی مخلوق کو تکلیف میں تڑپتا چھوڑ کر اس کی خلقت میں جانا دریغ نہیں میں تیری بارگاہ میں شرمندہ ہوں نظریں جھکائے کھڑا وہ دل کی زبان سے بولا

وہ مسجد کے دروازے پر کھڑا تھا اسے اندر جانے میں عار محسوس ہوئی حسب عادت وہ دونوں بھی پہنچ چکے تھے مگر راج خود میں اس قدر الجھا تھا کہ وہ اپنے آس پاس سے بے نیاز تھا

ٹھنڈے فرش پر چلتا ہوا وہ پہلی صفت میں کھڑا ہو گیا فجر کی نماز میں عموماً دو صفیں مشکل سے بندھ پاتی تھی اکثریت اس وقت اللہ کی رحمت اور برکت سے منہ موڑ کر اوندھے منہ سوئی پڑی ہوتی ہے

نماز کی ادائیگی کے بعد وہ وہیں صحن میں بیٹھ گیا اس کے قریب وہ دونوں بھی بیٹھ گئے اس نے گردن گھما کر ان دونوں کو دیکھا انہوں نے سب ٹھیک ہونے کا آنکھوں میں اشارہ دیا اسی دوران مولوی صاحب چلتے ہوئے ان کے پاس آئے تو وہ دونوں احتراماً ادب میں کھڑے ہوئے ابھی راج اٹھ ہی رہا تھا کہ مولوی صاحب نے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا اور خود بھی بیٹھ گئے وہ دونوں انہیں تنہا چھوڑ کر چلے گئے۔

تمہیں کیا ہوا ہے؟ موٹر سائیکل سے ایکسیڈنٹ وغیرہ ہوا ہے مولوی صاحب نے اس کی حالت دیکھی تو پوچھنا اپنا فرض سمجھا

جی!! مولوی صاحب! ایک حادثہ ہی تو ہوا تھا میرے ساتھ مولوی صاحب کو اس کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگی۔

مجھے تم سے بات کرنی ہے راج! میں معذرت چاہتا ہوں تھوری مصروفیت میں الجھا تھا آپ کے پیغام کی پاسداری نہیں کر سکا وہ شرمندہ تھا

ایسی بھی بڑی کوئی بات نہیں ہے تم خوامخواہ شرمندہ نہ ہو دراصل بات کچھ یوں ہے کہ آج کل میری طبیعت کچھ ناساز رہنے لگی ہے کل بھی فجر کی امامت کے لیے دو گھڑی دیر سے پہنچا ہوں راج خاموشی کے ساتھ پورے دھیان سے ان کی بات سن رہا تھا

میں چاہتا ہوں کہ اب تم فجر کی امامت کراؤں اس مسجد کے مینار سے اللہ اکبر کی گونجتی شہادت تمہاری زبان سے بلند ہو مولوی صاحب نے اعلی درجے کی بات اتنی آسانی سے کہہ دی جیسے بہت ہی کوئی خام سی بات ہو

ایک لمحے میں اس فرش سے عرش پر بٹھا دیا تھا اور وہ اب تک بے یقینی کے گہرے سمندر میں ڈوبا گوتے کھاتا رہ گیا

راج تم نے جواب نہیں دیا مولوی صاحب نے اس کا گھٹنا ہلایا وہ چونک گیا ہیں

"آزمائش کے بعد جزا کا عمل شروع ہوتا ہے۔"

مولوی صاحب کی پرانے وقتوں میں کہی گئی بات نے دماغ کے گرد طواف کیا

خشک ہوئے لبوں پر زبان پھیری بامشکل تھوک نگلا پھر دھیمی دھیمی مسکان لبوں پر پھیلتی ہی چلی گئی

آنکھیں اشک بار ہوئیں تن من شکرانے پر معمور ہوا

مولوی صاحب اس کی دماغی اور جسمانی کیفیت سمجھتے ہوئے مسکرا رہے تھے اور پھر اس نے بے ساختہ شکر کا سجدہ کیا جتنے لمحے وہ خشیت الٰہی کے سجدے میں رہا اس کا روم روم مشکور رہا جب وہ سجدے سے اٹھا تو بے تابی سے بولا

مولوی صاحب میری آزمائش ختم ہو گئی اور اس کا اجر اتنا بڑا ملے گا میری سوچ نے کبھی یہ تصور نہیں کیا تھا شکریہ بہت شکریہ آپ کا

بیٹا! جب تک یہ زندگی ہے آزمائشوں کا سلسلہ رکتا چلتا رہے گا آزمائشیں تو آتی ہی رہیں گی بس صبر کا دامن مضبوطی سے تھام کے رکھنا ہے اور اپنے رب پر توکل برقرار رکھنا پھر دیکھنا ہر آزمائش جاتے سمے ایک نیا اور انوکھا انعام دے کر جائے گی

جی... سمجھ گیا مولوی صاحب! اس وقت اس کا دل بار بار بھر بھر کے آ رہا تھا۔

۞۞۞***۞۞۞

صبح کا سورج آسمان پر پوری طرح پھیل چکا ہے ہر چیز روشن اور چمکدار تھی رات ہوئی بارش کے پیش نظر موسم مزید ٹھنڈا ہو رہا تھا۔

مائی پٹیاں رکھ رکھ کر تھک چکی تھی مگر بخار کا دھیٹائی اپنی جگہ برقرار تھی

مائی کے کان دروازے پر ہی لگے تھے فجر کی نماز پڑھنے گیا تھا ظہر کی نماز بھی پڑھ کر ہی لوٹے گا غم وغصے سے مائی کا برا حال تھا بخار سندس کی جان نہیں چھوڑ رہا تھا یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی اس کا سفید پڑھتا چہرہ دیکھ کر مائی ایک لمحے کو چونک گئی خدانخواستہ اگر مر مرا گئی تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گی انہوں نے خوف کے مارے جھرجھری لی

کیا کروں؟ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ میں کہاں جاؤں؟

ہاں نظام کو کہتی ہوں مجھے ٹیکسی لادے میں ہی اسے ہسپتال لے جاتی ہوں مائی سوچتے ہوئے اٹھی عین اسی لمحے دروازہ زوروں سے بجا تھا مائی نے لپک کر دروازہ کھولا ان کے سامنے راج کھڑا تھا

مل گئی فرصت تجھے گھر آنے کی ابھی مائی بول ہی رہی تھی کہ اچانک اس زبان رک گئی راج کے چہرے پر چوٹوں کے نشان دن کی روشنی میں واضح تھے

تجھے اتنی چوٹ کیسے لگی ممتا تھی پھڑک اٹھی

مائی میں ٹھیک ہوں یہ دیکھ ڈاکٹر صاحبہ بھ ہیں میرے ساتھ سندس کو دیکھنے آئی ہیں اپنے جذباتی پن میں مائی دیکھ ہی نہ سکی تھی کہ وہ اکیلا نہیں آیا دروازے سے ہٹ کر انہیں اندر آنے کا راستہ دیا مگر بے چینی, فکر نہ جانے کیا کیا تھا مائی کے اندر چل رہا تھا

سفید چہرہ, بند آنکھیں بے سدھ بستر پر لیٹی سندس کو دیکھ کر راج کا دل بے قابو ہوا تھا

اس نے آگے بڑھنا چاہا مگر ڈاکٹر کو دیکھ کر خود کو روکنا پڑا میں نے تمہاری طرف سے زرا سی غفلت کیا برتی تم نے مجھے پھر ایک امتحان میں ڈال دیا

سندس! کیوں کرتی ہو تم ایسا میرے ساتھ؟

سندس کی حالت اور راج کا زخم زدہ چہرہ چیخ چیخ کر اعلان کر رہے تھے کہ رات کوئی انہونی ہو کر گزر گئی ہے جس سے میں بے خبر ہوں مائی نے شکوہ کناں نظروں سے اسے دیکھا تھا وہ شرمندگی سے سر جھکا گیا

وائرل انفیکشن ہیں بخار بہت تیز ہے بی پی بہت زیادہ لو ہے ڈاکٹر صاحبہ! پریشانی کی بات تو نہیں ہے؟

مائی نے فکر مندی سے پوچھا نہیں آپ پریشان نہ ہوں میں نے دوائیوں کا نسخہ لکھ دیا ہے آپ باہر سے منگوالیں ان شاءاللہ بہت جلد افاقہ ہو گا

میں لے آتا ہوں راج نے ڈاکٹر کے ہاتھ سے پرچی اچک لی آپ پٹیاں رکھتی رہیں اللہ شفا دینے والا ہے

آئیں ڈاکٹر صاحبہ میں آپ کو چھوڑ آؤں راج نے اخلاقاً کہا

ڈاکٹر صاحبہ اس کے زخم بھی دیکھ لیں اسے بھی دوائی کی ضرورت ہے مائی نے راج سے نظریں چرا کر ڈاکٹر سے کہا میں پانی لاتی ہوں کہتی ہوئی باہر نکل گئی

ڈاکٹر نے راج کے لیے بھی دوائیاں لکھ دیں کچھ وقت ایسے ہی گزر گیا مائی سندس کی پیشانی پر پٹیاں رکھ رہی تھی تب ہی کسی کی آمد کا احساس ہوا وہ راج تھا

وہ جانتی تھیں اسی لیے نظریں اٹھا کر نہیں دیکھا تھا بخار اترا ہوں۔۔ دھیرے سے گردن ہلائی

راج نے سوئی ہوئی سندس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اسے تو ابھی بھی بخار ہے وہ فکر مند لہجہ تھا ہوں مائی نے اب بھی ہوں پر اکتفا کیا

یہ دوائی ہے اس نے دوائیوں کا شاپر آگے کیا مائی نے خاموشی سے پکڑ لیا اور ایک طرف رکھ دیا

مائی تو مجھ سے ناراض ہے؟ وہ بے تاب سا بولا

میں۔۔۔۔؟ نہیں تو۔۔ بے حد روکھا لہجہ تھا

تو بات کرتے ہوئے آنکھیں کیوں چراتی ہے مجھ سے؟

میں نے کوئی چوری نہیں کی جو نظریں چراؤں گی میں انہوں نے اپنے کندھوں پہ رکھے اس کے ہاتھ جھٹک کر بولیں

مائی۔۔۔وہ بے بسی سے بولا تجھے کیا فرق پڑتا ہے میرے خفا ہونے یا نہ ہونے سے تو اپنی من مرضی کا مالک اور یہ اپنی مرضی کی مالک تم دونوں کے درمیان تو بس پس میں ہی رہوں میں نے بڑی غلطی راج اس سے تیری شادی کرا کے

پر کیا کرتی؟اس بے چاری کے پاس بھی مرنے کے سوا کوئی دوسرا راستہ نہیں چھوڑا تھا اس کی چاچی نے اور تو نے بھی

آخری جملہ سختی سے کہا گیا وہ تڑپ کر رہ گیا

کس اذیت سے گزری ہوں میں اگر یہ مر مرا جاتی تو کیا منہ دکھاتی میں اپنے رب کو اور تو بتا تو معاف کر پاتا خود کو؟مائی کے لہجے میں نفرت تھی

مجھ میں ابھی خوف خدا باقی ہے مگر تیرا تو سب کچھ ہی مر گیا ہے

"میری حالت تو ایسی تھی جیسے کوئی قیمتی متاع چھین جانے کی اذیت پر جان رقص بسمل بنی تھی"

وہ ہارے ہوئے انداز میں نیچے زمین پر بیٹھ گیا لہجے کی صداقت مائی کو چونکنے پر مجبور کر گئی

مائی اسے اپنے سامنے ٹوٹی بکھری حالت میں دیکھ کر ششدر رہ گئی

کیاہواہے؟مائی کواپنی آواز دور سے آتی محسوس ہوئی مائی کے چہرے پر تفکرات کے بادل چھاگئے مگر جھٹکاتوتب لگاجب برسات خوب رج کرراج کی آنکھوں سے برسنے لگی وہ پہلی بار پھوٹ پھوٹ کرروررہاتھا

مائی کے گود میں منہ چھپاکرمائی کواپناوہ راج یادآگیاجس روزاس کے بابادنیاسے گئے تھےاوروہ مائی کی گود میں چھپ کرخوب رویاتھا

راج!میرابچہ..... میراشہزادہ.....کیاہواہے؟

مائی توبوکھلاہی گئی تھی خیریت توہے ناں سب ڈاکٹرنے کچھ کہاہے؟راج تومجھے پریشان کررہاہے بول دے کیابات ہے؟ورنہ میرادل بندہوجائے لگامائی پوری قوت سے چلائی اس کارونامائی کو واقعی فکرمیں مبتلاکررہاتھا

نہیں مائی!اللہ نہ کرےاس نے تیزی سے سراٹھایاتھا

آواز حلق میں پھنس رہی تھی

توایسے کیوں رورہاہے؟بتاتابکیوں نہیں؟اوریہ اتنی ساری چوٹیں کیسی آئیں تجھے۔۔۔۔۔۔کہاں تھاتورات بھر۔۔۔۔۔سندس کی حالت یہ سب کیاہے آخر؟

دھڑکتے دل کے ساتھ مائی کی بازپرس جاری تھی کئی لمحے ٹھہر کر راج نے بولنا شروع کیا اور مائی کا روم روم سماعت بن گیا اور پھر ایک ایک لفظ ایک ایک بات جو پچھلی رات گزری سارہ روداد داس نے مائی کے گوش گزار کی اپنے اور سندس کے درمیان ہونے والے جھگڑے میں نے اہم اہم باتیں کھا گیا تھا وہ

مائی خدا کی قسم میں نے کوئی گناہ نہیں کیا میں بالکل پاک ہوں اس نے اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا

میں جانتی ہوں تو میرا بیٹا ہے کچھ غلط کام نہیں کر سکتا مائی نے اس کی پیشانی چوم ڈالی اور ڈھیروں دعائیں دیں اور لاکھوں شکر کر ڈالے تجھے بھی ہے بخار ہے مائی نے کہا بس تھوڑا سا زخموں کی وجہ سے ڈاکٹر صاحبہ نے دوائی دی ہے کھاؤں گا تو ٹھیک ہو جاؤں گا

تو میری فکر چھوڑ اپنی بہو کی فکر کر اس نے بے بسی سے سندس کو دیکھتے ہوئے کہا وہ بے سدھ لیٹی تھی

"میری فکر کی جمع تم دونوں ہو کیسے فکر نہ کروں؟"

تجھے بھی آرام کی ضرورت ہے میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں پھر دوائی بھی تو کھانی ہے وہ اٹھی تو وہ مسکرایا "ماں کے چہرے سے اولاد کے لیے جھلکتی محبت کا ضرب المثل کائنات کے کسی زرے میں نہیں ایسے ہی تھوڑی گیا ہے کہ ماں کے چہرے کو دیکھ کر مسکرانے سے حج کے برابر ہے ثواب ملتا ہے۔"

اللہ تعالی نے ماں جیسا کوئی نعم البدل پیدا ہی نہیں بے شک اللہ تو بڑا مہربان ہے اپنے بندوں پر بس ہم ہی تیرے ناشکرے بندے ہیں مگر تو بھی تو ایک ماں سے ستر گناہ زیادہ محبت کرتا ہے اپنے بندوں سے

شکر الحمد للہ یارب العالمین ! راج ہر اس اس بات پر صد شکر تھا جو نعمتیں اللہ تعالی نے اس کی زندگی میں دی تھیں ان نعمتوں میں سے ایک نعمت اس کی بیوی تھی نیک, پاک صاف, خوب سیرت عورت اس نے سندس کے چہرے کو اپنی آنکھوں میں بھرتے ہوئے سوچا

*****

رات کی تاریکی دھیمے دھیمے چھٹ رہی تھی وقت فجر کا ہونے جا رہا تھا سادہ سے شلوار سوٹ زیب تن کیے وہ نفاست سے سر پہ ٹوپی پہن رہا تھا چہرے کے اعضاء گیلے تھے وہ وضو کر کے آیا تھا اپنے گرد گرم شال لپیٹ کر خود کو سردی سے محفوظ رکھنے کی کوشش تھی جبکہ سردی تو عروج پر تھی۔

وہ بلکل تیار تھا سندس دھیمی آنکھیں کھولے ساری کاروائی دیکھ رہی تھی وہ جیسے ہی پلٹا اس نے آنکھیں بند کر لیں جیسے سوئی ہو راج چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا وہ سو رہی تھی

سوکھے ہونٹوں پر پپڑیاں جمی تھیں جیسے وہ کب سے پیاس کی شدت کی تاب نہ لا سکے ہوں

اس کی سیاہ گہنسری مڑی بند پلکیں چہرے پر پھیلی تھیں یہ آنکھوں کا حسن ہی تھا جو اسے حسن کی دیوی بناتی ہے دوراتوں میں اس کا رنگ کافی زرد ہو چکا تھا جانے وہ صدیوں کی بیمار ہوں راج کو اس حالت میں دیکھ کر اسے دل سے افسوس ہوا اس کے چہرے پر کرب کے جو آثار نمایاں تھے وہ صرف اور صرف اس کی وجہ سے تھے

اس ایک لڑکی سے اس کی زندگی بھر کی خوشیاں وابستہ تھیں اور آج وہی لڑکی اس کی وجہ سے بستر مرگ پر تھی سندس کی پیشانی پر اپنی ہتھیلی رکھ دی بخار نہیں تھا اللہ کا شکر ہے اس نے دل سے شکر ادا کیا جیسے کوئی منوں بھاری بوجھ اتر گیا ہو دروازے ہلکے سے کھٹکے سے کھلا تھا وہ مڑا مائی تھی کیسا ہے اب اس کا بخار؟ مائی کی فکر ماؤں والی تھی

اللہ کا کرم ہے اب بخار نہیں ہے مائی تھوڑی دیر بعد اسے اٹھا کر کچھ کھلا دینا اور پھر یہ دوائی کھلا دینا اس نے میز کی طرف اشارہ کیا جہاں ایک وقت کی خوراک الگ کر کے رکھی گئی تھی

تو اس وقت کہاں جا رہا ہے؟ مائی نے اس کے سوال کے جواب میں الگ سوال کر ڈالا اسے تیار دیکھ کر کہیں تو پھر سے کوئی لڑائی جھگڑا تو کرنے نہیں جا رہا

شششش۔۔۔۔اس نے ہونٹوں پر انگلی کر خاموش کرایا

مائی کی آواز عادتاً تھوڑی بلند ہو رہی تھی

تو ادھر بیٹھ اور دھیان سے میری بات سن اس نے مائی کو اس صوفے پر بٹھایا جو اس کا بچھونا تھا اور خود ان کے دو زانوں بیٹھ گیا"

اسے مائی کے قدموں میں بیٹھنا اچھا لگتا تھا اپنی جنت کسے پیاری نہیں لگتی؟"

میں مسجد جا رہا ہوں مسجد۔۔۔؟ ابھی تو جماعت میں بہت وقت ہے؟ مائی فورا بولی

مائی کل میں مولوی صاحب سے ملا تھا انہوں نے اثبات میں گردن ہلائی وہ کہہ رہے تھے کہ انکی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں رہتی اللہ خیر کرے سب ٹھیک تو ہے مائی نے ہولتے دل پر ہاتھ رکھا

ہاں مائی سب ٹھیک ہے اس نے فورا تسلی کرائی وہ چاہتے ہیں کہ آج سے میں فجر کی امامت کراؤں اس لیے جلدی جا رہا ہوں بہت سادہ لہجہ تھا راج کا اس ے برعکس مائی کی حالت شاک میں تھی تو سچ کہہ رہا ہے؟

مائی کو یقین کہاں تھا ہاں وہ مسکرایا

مائی کی آنکھ نم ہو گئی اور پھر مائی نے زرا سا جھک کر اس کا ماتھا چوم ڈالا ڈھیروں دعائیں دیں بہت پیار کیا ساتھ ساتھ اپنے رب کا شکر بھی ادا کرتی رہی بدلے میں وہ مسکرا تا رہا اس کا تو روم روم شکرانہ بنا تھا

میرے اللہ نے میرے بچے کو صراط مستقیم کی راہ پر چلا دیا میں جتنا شکر ادا کروں کم ہے اس کا تو بھی مسجد میں شکرانے کے نفل پڑھنا وہ مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور بے ساختہ مائی کا ہاتھ پکڑ کر بوسہ دیا یہ سب تیری دعاؤں کا اثر ہے ماں کی دعا میرے لیے جنت کی ہوا ہے مائی کی آنکھیں ایسی اشک بار تھی کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں دل کی حالت عجیب ہی ہو رہی تھی

اب بتاؤں گی سارے محلے والوں ایک ایک کو پکڑ پکڑ کر بولوں گی ہے کوئی میرے بیٹے رج جیسا؟ کیسے کہتے تھے میرے بیٹے کو ایک انڈا وہ بھی گندا اب اسی منہ سے اپنے بیٹے کی شان میں قصیدے نہ پڑھوائے تو میرا نام بھی ظہرہ نہیں

سب کو بتاؤں گی دیکھوں "بیٹے کیسے قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں ماں کا مان رکھنے والے۔۔۔ باپ کا نام روشن کرنے والے میرے بیٹے کو اللہ نے کیسا مقام بخشا ہے فرش سے اٹھا کر عرش پر بٹھا دیا وہ ماں تھی ماں کی ممتا اور محبت بلا عذر ہوتی ہے۔"

اچھا مائی تو بتا دینا لیکن پہلے مجھے جانے تو دیں اور ہاں میری بیوی کا خیال رکھنا اس نے آخری جملہ شرارتاً کہا تھا مائی نم آنکھوں سے ہنس دی ہاں تو جا اور اس کی فکر بالکل مت کرنا میں ہوں نا اس کا بہت خیال رکھوں گی میں سب جانتی ہوں یہ چھٹاک بھر کی لڑکی نے کیسے میرے بیٹے کا ناک میں دم کر کے رکھا ہوا ہے

مگر مجھے خوشی ہے میرا بیٹا راج اپنے باپ جیسا وفادار شوہر اپنی شریک حیات سے بے پناہ محبت کرنے والا ہے۔

ان دونوں کا لگتا تھا کہ سندس سوئی ہے جبکہ وہ تو کب سے جاگی ہوئی اور انکی ایک ایک بات اس نے بہت اچھے سے سنی تھی دکھ اور ندامت اسے بھی ہو رہی تھی اور بہت ہو رہی تھی کہ اس نے نہ صرف شک کیا بلکہ الزام بھی لگایا ایک آنسو کا ننھا سا قطرہ اس کے گال پر بہہ گیا۔

ابھی چار سو اندھیرا سا پھیلا تھا بہت اونچائی پر افق کے پار صبح صادق طلوع ہونے کی تیاری میں تھی سندس آنگن میں کھڑی دور دور تک پھیلے جامنی آفتاب پر ان گنت ستاروں کو تک رہی تھی سرد نم ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اس کے کمزور بدن میں کپکپاہٹیں پیدا کر گئیں

"اللہ اکبر۔۔۔۔اللہ اکبر "

مسجد کے بلند میناروں سے دل میں اتر جانے والی آواز اس کے کانوں میں گونجی اور اس کا کپکپاتا وجود یک لخت ہی ساکت ہو گیا

"حیٔ الصلوۃ حیٔ الصلوۃ"....

"حیٔ علی الفلاح حیٔ علی الفلاح"....

آواز میں ایسا سحر تھا کہ سندس کو اپنے جذبات بے قابو ہوتے محسوس ہوئے وہ چاہا کر بھی اپنی سسکیاں دبا نہ سکی

سندس تو یہاں تیری طبیعت؟

وہ حیران ہوئیں اسے آنگن میں کھڑے دیکھ کر

پریشان ہوئیں اسے ایسے سسکتے دیکھ کر

مائی۔۔۔مائی وہ روتے سے مسکرادی یہ راج کی آواز ہے مائی یہ راج کی آواز ہے اسے شک نہیں یقین تھا وہ مائی کو بتا رہی تھی ان سے پوچھ نہیں رہی تھی

ہاں مائی نے اثبات میں گردن ہلادی یہ میرے راجے کی آواز ہے۔

"مائی! یہ صبح میری زندگی کی سب سے حسین صبح ہے" اس کی آواز کے سحر سے یہ فضائیں بھی مہک اٹھی ہیں انہوں نے زرا کی گردن موڑ کر اس کی نظروں کے تعاقب میں نظریں گھمائیں وہ سر تھام کر لڑکھڑائی تھی

مائی نے اسے سہارا دیا تیری طبیعت ٹھیک نہیں چل اندر چل مائی نے اس کا کپکپاتے دیکھ بولا

میں ٹھیک ہوں مائی مجھے نماز پڑھنی ہے اس نے گیلی آنکھوں سے مائی کو دیکھا

اچھا چل آ۔۔۔آجا غسل خانے میں گرم پانی رکھا ہے وضو کرادوں وضو کرا کے مائی اسے کمرے میں چھوڑ گئی تھی یہاں اس نے نیت باندھی تو وہاں "مسجد میں راج نے نیت باندھی خوشی اس کے چہرے سے جھلک رہی تھی منبر پر کھڑے ہو کر اللہ کی واحدنیت کی صدا کو بلند کرنا کس قدر اعلی درجہ ہے یہ آج اسے معلوم ہوا تھا۔"

دل میں زرا برابر بھی تکبر نہیں تھا اگر کچھ تھا تو بس عاجزی وانکساری کہ ہدایت اس کے نصیب میں آئی تھی اس کے دونوں دوست آج پہلی صفت میں کھڑے تھے نماز کی ادائیگی کے بعد جب مولوی صاحب نے کہا کہ انہیں اس پر فخر ہے گلے لگا کر اس کی کمر تھپکی شاباشی دی تھی تو اس نے نظریں اٹھا کر اوپر آفتاب پر دیکھا تھا

یامالک تیرا شکر الحمدللہ تو نے مجھے زندگی کے اس موڑ پر اتنی عزت کے قابل سمجھا آج تو ہر آنکھ شکر کی آنکھ بنی تھی۔

گرم گرم حلوہ پوری سے اپنی پیٹ کی آگ بجھا کر وہ دونوں اس کے سامنے ایسے ہی بیٹھے تھے شیخو نے آخری لقمہ بمعہ ڈکار کے ساتھ ختم کیا تھا راج کا صبر قابل دید تھا

بھولے بھیا! گرما گرم چائے تو بھیجو کامی نے گردن پیچھے موڑ کر ہانک لگائی پھر چائے آئی اور وہ بھی حلق سے نیچے اتار لی گئی اگر وہ دونوں اس کی شکل دیکھ لیتے تو جان جاتے بس اب تھوڑی دیر میں ہی وہ پھٹنے والا تھا

چائے کے خالی کپ میز پر پٹخ کر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

تمہارا پیٹ کی دوزخ کی آگ اگر بجھ گئی ہو تو اپنا منہ کھول دو ورنہ میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو دوزخ میں آگ برسے گی آخری جملہ وہ چبا چبا کر ٹھہر ٹھہر کر بولا

مجھے شوق نہیں پینے کا مگر پیتا ہوں غم بھلانے کو غم "غم" یا "دم"؟

دم مار و دم مٹ گئے غم شیخو نے ہاتھ لبوں سے لگا کر بیڑی پینے کی نقل اتاری

میرے بھائی غم ہو دم؟۔۔۔۔دم ہو یا غم؟ پتہ ہے دونوں میں ایک چیز مشترکہ ہے بولو کیا؟

کامی نے شیخو کو مخاطب کیا نہیں بھائی تم بتاؤ کیا

"م "

غ لگا دو تو "غم" دلگا دو تو "دم "

ہا۔۔ہا۔۔۔ہا ان دونوں بے لگام قہقہے لگائے

راج نے زور سے میز کر ہاتھ مارا آخر کو صبر کا پیمانہ جھلک پڑا اور دونوں کے قہقہوں کا دم گھٹ گیا

اگر اب تمہاری بکواس بند نہ ہوئی تو تیری ہونے والی بیوی شادی سے پہلے ہی بیوہ ہو جائے گی راج کے تیور خاصے حد تک خطرناک ہوئے ان دونوں کو سانپ سونگھ گیا

اب منہ کھولوں گے ورنہ مجھے منہ کھلوانا آتا ہے راج نے انہیں دھمکی دی

بھائی جیکی نے ہمارے خلاف کوئی پرچہ نہیں کٹوایا شیخو پر راج کے ڈر کا اثر سب سے پہلے ہوا تو وہ بول پڑا

کیا مطلب؟ میں سمجھا نہیں! وہ الجھا

جیکی نے ہمارے خلاف کوئی قانونی کاروائی نہیں کی بلکہ اس نے اپنے حتمی بیان میں یہ کہا ہے کہ وہ نامعلوم افراد تھے انہوں نے اپنا چہرہ نقاب سے ڈھانپ رکھا تھا اس لیے ان کی شکلیں نہیں دیکھ سکا

اس کے گھر والوں کی پرزور مذمت کے باوجود جیکی نے یہ کیس ختم کر دیا ہے

"کیس ختم کر دیا ہے؟" راج حیران تھا ایسے کیسے اتنی آسانی سے کر دیا؟

کامی کے تفصیل سے بتانے کے بعد بھی وہ بے یقینی سے پوچھ رہا تھا

ہاں بھائی اس نے آپ کے لیے ایک پیغام بھی بھیجا ہے

کیا؟اس نے نظریں اٹھا کر پوچھا کہ وہ اپنی طرف سے یہ دشمنی ختم کر رہا ہے اس کا کہنا ہے کہ اس کو نئی زندگی تیری کی وجہ سے ملی ہے وہ زندگی بھر احسان مند رہے گا اگر کبھی آپ کو اس کی ضرورت ہو تو بلا عذر اس یاد کر لینا اور ہاں اس نے آپ کی دکان کا جو بھی نقصان کیا ہے وہ اس کی بھرپائی کر دے گا

کیا واقعی؟ یہ سب اس نے کہا ہے وہ کرسی چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور دونوں نے زور زور سے گردن ہلا کر اس بات کی

تصدیق کر دی وہ بڑے مشکل سے رک رک کر مسکرا رہا تھا"اللہ اس پر کہاں کہاں سے مہربان ہو رہا تھا"

وہ سوچتے ہوئے واپس کرسی پر بیٹھ گیا یہ بات تم اپنے پیٹ کا ایندھن بجھانے سے پہلے نہیں بک سکتے تھے میری تو جان پر بنی تھی

یار کیسے دوست ہو تم؟ کل سے بھوکا پیاسا ہوں اور تم یہاں میرے سامنے بیٹھ کر اپنا پیٹ بھرتے رہے اس نے معصوم سا شکوہ کیا

بھولے بھیا! گرما گرم حلوہ پوری ایک کپ چائے کے ساتھ جلدی بھیجو ہمارے بھائی کی پیٹ کی آگ ہوا پکڑ چکی ہے کامی نے ہانک لگائی تو راج بے ساختہ ہی ہنس پڑا تم نہیں سدھرو گے رہنے

دو میں گھر جا کر کھالوں گا وہ اٹھنے لگا ارے بھائی بیٹھ جاؤ آرام سے ناشتہ کرو پھر گھر بھی چلے جانا ویسے اتنی بھی کیا جلدی ہے گھر جانے کی؟

شیخو کی شوخ آرائیاں

یار تجھے نہیں پتہ شادی شدہ مردوں کو گھر جانے کی جلدی کیوں رہتی ہے؟

نہیں وہ کامی کے استفسار پر وہ معصومیت سے بولا جبکہ راج ترچھی نظروں سے انہیں مسلسل گھورتا رہا

بھابھی نے دھنیاء منگوایا ہو گا یاد ہی جب بھائی دھنیاء یاد ہی لے کر نہیں پہنچے گے تو کھانا نہیں بنے گا اور پھر بھابھی کی جھڑپ الگ کامی کے انوکھے انکشافات پر راج دل کھول کر مسکرایا اتنی دیر میں ناشتہ آ گیا وہ خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا

یاروں! ویسے بہت ہو گیا بچپنا اب ہمیں اپنے ماں باپ کے اچھے اور شریف بچے بن جانا چاہیے کامی نے کہا

ہاں ہاں سہی کہہ رہے ہو کامی بھائی آخر کو ہمارا بھی ارمان ہے کہ ہمارے سر پر بھی شادی کا سہرا سجے

راج ان کی باتوں سے لطف اندوز ہو رہا تھا

چلو ہو گیا ناشتہ راج نے چائے کا کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا ایک منٹ بھائی ویسے مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی شیخو بولا بول وہ کیا؟ راج اٹھتے سے بیٹھ گیا

یہی کہ کامی کی بیوی شادی سے پہلے کیسے بیوہ ہو جائے گی؟ وہ جو دونوں کے چہرے پر سنجیدہ تاثرات تھے شیخو کے چٹکلے نے ان ااثر زائل کر دیا اب وہ تینوں بے ساختہ قہقہ لگانے پر مجبور تھے ان کے قہقوں سے ہوٹل گونج اٹھا۔

پتہ نہیں وہ کتنی دیر او نگھتی رہی تھی جب آنکھ کھلی تو دوپہر ہو چکی تھی ایک ہی طور پر لیٹے رہنے سے اس کی جسم میں درد شروع ہو گیا وہ بڑی مشکل سے اپنے وجود کو سیدھا کرتے ہوئے اٹھی تو اس کی نظر سامنے سوئے ہوئے راج پر ٹھہر گئی اس کے چہرے پر زخم کے نشان تازہ تھے۔

وہ اسے دیکھنے میں یوں محو تھی کہ اِدھر اُدھر کی سدھ بدھ نہ رہی اسی دوران راج کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی اسے بڑی دھیان سے دیکھ رہا ہے اس نے زرا سی آنکھ کھول کر دیکھا وہ واقعی اس پر نظریں گاڑے بیٹھی تھی وہ خوبصورت نہیں تھا بلکہ بہت خوبصورت تھا

کشش سے بھرپور چہرے کے نقوش اور یہ اب ہلکی ہلکی ڈارھی اس کے چہرے کو اور خوبصورت بنا رہی تھی

وہ سوتے ہوئے مسکرایا تو وہ ایک دم چونک گئی بہت آہستگی سے بستر سے نیچے اتری اور پھر دبے قدموں سے باہر نکل آئی

آنگن میں آکر اس نے گرم چادر کو اپنے گرد لپیٹا چارپائی کے کنارے پر ٹک گئی

وہ بغور گھر کا جائزہ لے رہی تھی دھول مٹی بکھرے پتے گھر کا نقشہ بگڑا ہوا تھا بیٹھک کی دیوار سے لگا گلاب کے پودے کی مٹی بھی سوکھی ہوئی تھی وہ اٹھ کر پانی کا گلاس بھر کر لائی

"ہر جاندار چیز توجہ مانگتی ہے پھر چاہے وہ جیتے جاگتے انسان ہوں یا پھر بے زبان پودے "

وہ گملے میں پانی ڈال رہی تھی جب مائی نے اس کے عقب سے کہا وہ خاموشی سے پانی ڈال کر اٹھ گئی اور گلاس رکھ کر چارپائی پر بیٹھ گئی

بھوک لگی ہے۔۔۔؟ کچھ کھائے گی؟

مائی کچھ کھانے کو دل نہیں کر رہا بس آپ ادھر بیٹھو میرے پاس اس نے ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بٹھا لیا کیسی گوری چٹی رنگت تھی دو دن میں کیسی پیلی زرد ہو گئی ہے تو نے تو میری جان ہی نکال دی تھی

بخار تھا کہ تیری جان ہی نہیں چھوڑ رہا تھا کیسے پٹیاں رکھ رکھ کر تیرا بخار اتارا ایے وہ تو بھلا ہو راجے کا ڈاکٹر کو گھر لے آیا میں اور میرے بیٹے کو کیسے ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر تیری خدمت کی ہے کن انکھیوں سے اس نے مائی کو دیکھا تھا اپنے ساتھ ساتھ اپنے بیٹے کے بھی نمبر بڑھا رہی ہیں

اپنے بیٹے کی بات تو رہنے ہی دیں ہاں مگر مائی میں جانتی ہوں آپ نے میرا بہت خیال رکھا میں نے دیکھا تھا آپ کیسے میری پیشانی پر پٹیاں رکھتی تھیں اور بار بار پڑھ پڑھ کو پھونک رہی تھیں وہ مسکرائی

مائی! آپ بہت اچھی ہیں اس نے محبت سے مائی کا ہاتھ پر بوسہ دیا اچھی تو تو بھی بہت ہے اور میرا بیٹا بھی برابر سے اس تعریف اور محبت کا مستحیق ہے ڈاکٹر کے جانے کے بعد بھی تیرا بخار سوا نیزے پر چڑھ کے بیٹھا تھا

میں تو تھک چکی تھی آفرین ہے میرے راجے پر طبیعت اس کی بھی خراب تھی مگر وہ پھر بھی پوری رات جاگ کر تیری تیمہ داری کرتا رہا ہے وہ بھی پلک جھپکائے بغیر تیرے سرہانے بیٹھ کر پٹیاں رکھی ہیں۔

سب کیا دھرا بھی تو اسی کا تھا وہ کڑھ کے رہ گئی بدقت خیال اس کے دماغ میں آیا مائی اسے اتنی چوٹیں کیسے آئیں؟ کسی سے جھگڑا ہوا تھا کیا؟

تجھے کچھ نہ بتایا اس نے مائی نے تجسس سے پوچھا تو وہ نظریں چرا گئی اچھا ہاں کیسے بتاتا تو دنیا سے غافل منہ موڑے پڑی تھی

ارے بڑا ہی کوئی مشکل وقت گزرا ہے میرے بیٹے پر اللہ نے بڑی آزمائش سے نکال دیا میرے راجے کو مائی انجانے میں اس کی بے تابیوں سے کھیل رہی تھی مائی صاف صاف بتادوں ناں ایسے پہلیاں کیوں بجھواتی ہو اس سے صبر نہیں ہو رہا تھا اور پھر جب مائی نے بولنا شروع کیا اور سندس دھیان لگا کر انہیں سننے لگی جیسے جیسے باتیں کھلتی چلی گئی سندس نیچے بہت گہرائی میں گرتی چلی گئی آنسو اس کے حلق میں پھنسنے لگے تھے

ساری بات سننے کے بعد اس نے نظر اٹھا کر مائی کو دیکھا انہوں نے محبت سے اسے اپنے سینے سے لگا لیا نہ میری بچی اب رونا نہیں جتنا رونا تھا رو لیا بس اب میرے بچوں کی زندگی سے مشکلوں کے بادل چھٹ چکے ہیں دیکھو بہار آنے کو تیار کھڑی ہے اور خوشیوں کے بادل برسنے کو بے تاب ہیں اب تنگ نظری نہیں کرنی دستک دیتی ہوئی خوشیوں کے لیے دل کے ہر دروازے کھول دو پھر دیکھنا کس کس دروازے سے خوشیاں آئیں گی حیران رہ جاؤ گے۔

پہلے ہی تیری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایسے کرے گی تو بیمار پڑ جائے گی بس اب چپ ہو جا مائی نے پچکارا چائے بنا کے رکھی ہے تو یہاں آرام سے بیٹھ میں لے کر آتی ہوں راجے کو بھی اٹھا دوں شام ہونے کو ہے مائی بولتے ہوئے اٹھ رہی تھی سندس چادر کے پلو سے اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی

تب ہی وہ کمرے سے گرم شال اوڑھے باہر نکل کے آیا اچھا ہوا تو خود ہی اٹھ گیا میں تجھے اٹھانے ہی آرہی تھی

سندس نے دیکھا تھا اسے نظریں اٹھا کر ابھی سلسلہ جاری تھا کہ اچانک سے سیمی وارد ہو گئی بمعہ مٹھائی کے ساتھ آج کافی دنوں کے بعد اس کا چکر لگا تھا ایک پل کے لیے سب کو چپ لگ گئی پھر مائی بولی اب کیا آگ لگا دیا؟ تیری مائی نے جو تو یہاں چلی آئی دیکھ ہمارے گھر سب بیمار ہیں سب کا پرہیزی سالن بنا ہے تو لے جا مائی نے صاف گوئی سے اسے دروازے کا راستہ دکھایا

مٹھائی دینے آئی ہوں سندس اور راج تو کم از کم اس کی آمد کے لیے تیار نہیں تھے

کیوں بھئی؟ تیرے باپ کا دوسرا ویاہ ہونے کی خوشی میں مائی کے لہجے کے تیر اس پر برسے

استغفر اللہ مائی! توبہ کرو

وہ۔۔۔وہ میری منگنی ہو گئی ہے اور ساتھ میں شادی کی تاریخ بھی کی پکی ہو گئی ہے ہیں اماں نے کہا پہلے مائی کے گھر مٹھائی دے آؤں شرم اس کے انگ ان سے پھوٹ پڑی

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے اللہ تیرے نصیب اچھے کرے اور تجھے اپنے گھر کی خوشیاں دکھائے آمین مائی نے فورا گلے لگا کر دعا دی

مائی اگر میری کوئی بات بری لگی ہو تو مجھے معاف کر دینا پرانی باتیں چھوڑ اب اپنی نئی زندگی کی فکر کر

مائی میرے اماں ابا ں کی قسم میں نے اس دن جو بھی ڈرامہ رچایا وہ راجے کی ملی بھگت تھی مقصد صرف سندس کو ستانا تھا بس مائی اتنی سی بات ہے

ہاں میں اس سے ناراض ہوں اس نے کہا تھا کچھ بھی الٹا سیدھا ہوا تو وہ بول پڑے گا سارا بھانڈا پھوڑ دے گا مگر یہ زن مرید بیوی کے سامنے منہ نا کھول سکا اس نے شکوہ کناں نظروں سے راج کو دیکھا وہ مسکرا رہا تھا

ویسے دھیٹائی کی حد ہے بندہ شرمندہ بھی ہو جاتا ہے پھر وہ سندس کی طرف متوجہ ہو گئی مجھے اپنی بہن سمجھ کر معاف کر دو

بہن بھی کہتی ہو اور معافی بھی مانگتی ہوں بہنیں تو ایک دوسرے کو گلے لگاتی ہیں اور پھر سندس نے پہل کی تھی شادی کی بہت بہت مبارک ہو پیاری بہن!

تم تو جانتی ہو مائی اس گھر میں آئے بغیر میرا دانہ پانی ہضم نہیں ہوتا کتنے مشکل سے روکا تھا خود کو یہاں آنے سے وہ روہانسی ہوئی

تو آجاتی تجھے کسی نے روکا تھا؟ مائی راجے نے کہا تھا کہ بھولے سے بھی گھر کا چکر نہیں لگانا ورنہ مائی میرا سر توڑ دیں گی پھر سندس کی طبیعت اور راجے کا سنا تو میں روک ہی نہیں سکی

میں نے کہاں کچھ بھی ہو جائے سیمی زیادہ سے زیادہ مار ہی پڑے گی ناں تو کھالوں گی مار اپنی مائی سے سیمی کی معصومیت اور چہرے کے زاویے الفاظوں کے ساتھ ساتھ مہارت سے بدل رہے تھے۔

نہیں پڑتی تجھے مار تو کل بھی میری بیٹی تھی اور آج بھی میری بیٹی ہے مائی نے محبت سے کہا تو راج کو زبان چرا گئی ساتھ میں انگوٹھا بھی دکھایا سب ہنس پڑے ان سب میں سندس نے شدت سے محسوس کیا راج اس نظر انداز کر رہا ہے اس کا دل کٹ کے رہ گیا۔

۞۞۞۞*****۞۞۞

دو چار دن ایسے ہی گزر گئے وہ کب جاتا کب آتا اسے خبر نہ ہوتی اور اگر اتفاقاً وہ دونوں آمنا سامنا ہو بھی جاتا تو راج وہ نظریں بچا کر نکل جاتا "جب بہت محبت کرنے والے دامن بچا کر نکلتے ہیں تو دل کٹ کے رہ جاتا ہے"

کچھ ایسی ہی حالت سندس کی تھی ابھی ابھی بیماری سے اٹھی تھی مزاج میں چڑچڑا پن آگیا تھا جسم میں طاقت اور پھرتیلا پن کم ہی تھا پھر بھی وہ گھر داری سنبھالنے لگ گئی تھی

مائی نے بہت روکا اسے مگر اس نے نہ سنی راج اس سے بات نہیں کر رہا تھا مگر باتوں باتوں میں مائی کو سرزش کرتا رہتا میں تو بہت منع کرتی ہوں پر میری مانے تب ناں؟ تو خود منع کر دے راج کے

بار بار کہنے پر وہ دونوں ہاتھ جھاڑ کر بیٹھ جاتیں وہ گھر کے الٹے سیدھے کاموں میں لگ کر خود کو بہلاتی رہتی

مائی! میرا آسمانی رنگ کا کرتا نہیں مل رہا وہ الماری کھنگال کر آنگن میں آکر بولا مائی پڑوس میں گئی ہے لائیں میں ڈھونڈ کر دیتی ہوں وہ جھاڑو چھوڑ کر اس کی مدد کو آئی اور الماری سے آسمانی کرتا طلب کیا وہ سلوٹوں میں تھا

میں استری کر دیتی ہوں رہنے دو مجھے یہ کرتا نہیں پہننا وہ الماری سے دوسرا کرتا گھسیٹ کر باہر نکل گیا اور اگلے دو منٹ میں آنا فانا گھر سے باہر چلا گیا

خاموش کھڑی سندس پر بھول سے ایک نظر ڈالنا بھی گوارا نہ کیا اس کے آگے پیچھے پھرنے والا شوہر اس سے غافل ہو گیا تھا

سارا سارا دن وہ بے کل سی پھرتی رہتی وہ ناراض ہوتی تو وہ کیسے کیسے جتن کرتا اسے منانے کی کوششیں کرتا لیکن جب وہ ناراض ہوا تو اسے منانے کا ایک گن بھی نہ آیا

ہاائے! افسوس اور پھر آنکھوں میں صدمہ اتر آیا بند داخلی دروازے کو دیکھ کر کڑھتی رہی۔

دوپٹے کے پیچھے سے جھانکتے سورج پر نظر پڑتے ہی سندس کو زور کا چکر آیا راج نے مضبوطی سے اس بازو تھام لیا سندس! تم ٹھیک ہو؟

ٹھیک ہوں میں وہ اپنا بازو چھڑا کر چارپائی پر جا بیٹھی آج اس نے سارے گھر کے گندے میلے کچیلے کپڑے نکال کر دھونے بیٹھ گئی تھی

وہ کپڑے دھو کر رسی پر سکھا رہی تھی جب ہی اسے اچانک سے چکر آ گیا پتہ نہیں وہ عین وقت پر کہاں سے آ گیا تھا اسے سہارا دینے

جب میں نے کہہ دیا تھا کہ میں دو چار دن میں سب دیکھ لوں گا تو ایسی کونسی قیامت آ گئی تھی جو دھوبی گھاٹ کھل گیا اب وہ صحن کے بیچ و بیچ کھڑا گرج برس رہا تھا دکان کی مرمت کی بھاگ ڈور میں وہ ویسے ہی پریشان تھا

میں زرادیر کو کامی کے ماں پاس کیا چلی مجھے فرشتہ تھوڑی آیا تھا پیغام دینے کے یہ میرے پیچھے گھر میں دھوبی گھاٹ کھول کر بیٹھی ہے مائی کو الگ غصہ چڑھا پہلی بات "تو کوئی سپر وومین ہے؟" جو سارے کام کرے گی تو ہوئیں گے ورنہ نہیں تجھ سے پہلے بھی اس گھر کو مجھ سے زیادہ میرا راجے سنبھالتا تھا وہ اب بھی سب سنبھال سکتا ہے تو بس بستر سنبھال مائی کا لہجہ بے حد تیکھا تھا اس کی آنکھیں بھر آئیں اس گھر میں کوئی مجھ سے سیدھے منہ بات نہیں کرتا جس کا جب دل چاہتا ہے ڈانٹ دیتا ہے رلا دیتا ہے اس کا دل بھرا ہوا تھا

میں ہی بری ہوں میرا پہلے کوئی تھا نہ اب کوئی ہے

ان کاموں میں جی لگا کر خود کو بہلاتی ہوں

ایک دن ایسے ہی مسجد سے اعلان ہو گا بد قسمت سندس سب کو خوش کرنے کے چکر میں گھر کے کام کرتے کرتے مر گئی وہ روتی ہوئی بولی

مائی کو ایسا لگا جیسے کسی نے کلیجے پر ہاتھ ڈالا ہو راج کے تو کھڑے کھڑے پیروں سے زمین ہی نکل گئی تھی

اللہ نہ کرے مرے تیرے دشمن خبر دار جو کبھی منہ سے بد کلمات نکالے تو مائی کا غصے پل بھر میں اڑن چھو ا ہوا تھا ساری ممتا لوٹ آئی تھی ابھی ماں بیٹی کی ممتا کا سین چل ہی رہا تھا کہ راج نے کپڑوں سے دھلی بالٹی پر لات ماری وہ ڈھرام سے دور جا گری اس اچانک ہوئے افتاد پر وہ دونوں اپنی جگہ سہم گئی اور وہ تن فن کرتا باہر نکل گیا

❁❁❁❁***❁❁❁❁

شکستہ قدموں سے گلی میں داخل ہوتے ہی اس کی چال دھیمی پر گئی گھر کی دہلیز پر وہ سوچ و بچار میں کھڑا تھا حالت دل دگرگوں تھی آج سندس کے کہے گئے الفاظوں نے اس کا چین سکون سب غارت کر چکی تھی

وہ مارا مارا اسٹرکوں گلیوں کی خاک چھانتا پہنچا تھا رات گئے جب وہ مائی کے کمرے میں داخل ہوا تو انہیں سوتا ہوا پایا وہ بے آواز قدموں سے چلتا ہوا ان کے پاس آیا اور بیٹھ گیا مائی کے پیروں کو نرمی سے دبانے لگا اپنے پاؤں پر دباؤ محسوس ہوتے ہی انہوں نے زرا سا سر اونچا کر کے دیکھا

وہ راج تھا جو رات کی خاموشی میں بہت خاموشی سے گردن جھکائے ان کے پاؤں دبا رہا تھا وہ مسکرائیں تو سویا نہیں اب تک ؟ جا رات بہت ہو گئی ہے جا کر سو جا

اپنی جنت کو اداس کر کے کوئی سکون سے سو سکا ہے ؟

اس نے مدھم آواز میں کہا مائی نے گردن اٹھا کر اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا وہ انہیں دیکھنے لگا مجھے کوئی گلہ نہیں تو جا کر آرام سے سو جا کہتے ہوئے انہوں نے اپنی آنکھیں موند لیں انہیں واقعی نیند آئی تھی

وہ دھیمی سی مسکان لیے کمرے سے باہر نکل آیا۔

❁❁❁***❁❁❁

آج اس نے ڈھیر سارا کام کیا تھا خود کو تھکایا گرم بستر میں دبک کر لیٹ گئی مگر نیند کو اس بے رحم پر زرا رحم نہ آیا نیند تو ایسے رستہ بھولی جیسے کبھی ان آنکھوں سے شناسائی رہی ہو ؟ تھک ہار کر اس نے آنکھیں موند لیں اور بازو بند آنکھوں پر رکھ لیا

اپنی عادت کے مطابق وہ لیٹے لیٹے اللہ میاں سے باتیں کرنے لگی جبکہ اللہ تعالی تو دلوں کے حال واقف ہے لیکن پھر بھی کتنا اچھا لگتا ہے ناں اس سے اپنے دل کی ہر بات کہہ دینا اور بدلے میں کوئی طعنہ نہیں ملتا مزاق نہیں اڑاتا وہ بھی ساری باتیں کرتی رہی تب کہیں جا کر دل کو قرار نصیب ہوا مگر نیند پھر بھی نہ آئی اس کی نظروں کے حصار میں بار بار راج کا نیند میں ڈوبا منظر لہرا سا جاتا جسے وہ جھٹک دیتی راج کے چہرے کا ایک ایک نقش اس نے بہت دھیان سے دیکھا تھا

"بعض مرد کتنے خوبصورت ہوتے ہیں عورت کو عزت دینے والے"

راج اس کی زندگی میں وہ پہلا مرد تھا جس نے بلا عذر اسے عزت اور محبت دونوں بیک وقت دی تھیں جیسے وہ اپنی مائی کو عزت دیتا ہے ان کا خیال رکھتا ہے وہ سندس کی بھی ایسے ہی پرواہ کرتا ہے

"مرد کی خوبصورتی اسے خوبصورت نہیں بناتی بلکہ اس کا ظرف کتنا وسیع ہے یہ بات اسے خوبصورت بناتی ہے"

ابھی وہ انہی سوچوں میں الجھی تھی کہ وہ آ گیا

"لوٹ کر اسے تو یہیں آنا تھا جیسے اس کی آخری منزل یہی ہو سمندر کا آخری جیسے آفتاب سے ملتا ہے"

اس نے بے بسی سے اس کے بستر میں لیٹے وجود کو دیکھا میرا سارا سکون غارت کر کے کتنے اطمنان سے سو رہی ہے دلگرفتگی سے اس نے ٹھنڈی آہ بھری وہ جیسے ہی مڑا اس کی نظر میز پر رکھے دودھ کے بھرے گلاس پر ٹھہر گئی گلاس کے پاس ہی دوائیاں پڑی تھیں جیسے انہیں چھوا تک نہ ہوا

"واقعی عورت کسی آزمائش سے کم نہیں ہوتی"

اس نے بے بسی سے ایک نظر سندس پر اور دوسری نظر گلاس پر ڈالی "وہ ہر بار اس کے سامنے جھک جاتا وہ اب بھی جھکنے کو تیار تھا لیکن کیا بار بار جھکنا بھی اس کے رشتے کو امید کی کرن دلا سکتا ہے؟"

شاید نہیں۔۔؟اب بھی حکم ہوا تھا راج کہ جھک جاؤ ایک کوشش اور سہی راج

نہیں۔۔۔راج!اس بار نہیں اس کے دل نے سرزنش کی "کوشش کرنے کا حکم تو اللہ تعالی نے بھی دیا ہے راج"!

وہ اپنی ذات سے مثبت اور منفی کر رہا تھا

یہ ایک ایسی بے فائدہ مشق ہے جس میں بار بار اپنی ہی عزت نفس مجروح ہونی ہے اللہ تعالی نے اب ایسا بھی نہیں کہا وہ اس بار بھی خود سے دوبدو ہوا

"راج عزت دیکھ لے یا دل؟"اور اس دل کو تو عادت ہو گئی ہے اس کے ہاتھوں ذلیل ہونے کی دل نے دہائی دی

ہاں جاؤ راج بیٹا! تمہارا اب کچھ نہیں ہو سکتا جسے ذلت اٹھانے کی عادت پڑ جائے تو اسے پھر عزت راز نہیں آتی

جاؤ بیٹا جاؤ تمہارے لیے زندگی کا ایک اور امتحان تیار کھڑا ہے۔

سندس! اٹھو تم دوائی لیے بغیر ہی سو گئیں

سندس اٹھو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے دودھ کا گلاس لیے وہ اس کے سر پر کھڑا تھا

سندس کی آنکھوں میں ایک دم چمک ابھری وہ جانتی تھی وہ اس شخص سے کتنا بھی کنارہ کر لے مگر اس کا آخری کنارہ میں ہی ہوں

"جب ناز نخرے اٹھانے والا شوہر ہو تو عورت پہلی بار میں کہاں مانتی ہے"

مجھے پتہ ہے تم جاگ رہی ہو راج نے اس کی آنکھوں پر سے بازو ہٹا دیا اس نے آنکھیں کھول دیں وہ اس کے سامنے کھڑا تھا مگر اسے دیکھنے سے گریز برت رہا تھا

سندس نے کچھ بھی کہے بغیر گلاس پکڑا اور دو چار گھونٹ میں سب دوائیاں نگل لیں

راج خالی گلاس لیے اس کے چہرے پر نظریں جمائے کھڑا رہا جواباً اس نے سوالیہ نگاہیں اٹھائیں وہ پھر سے سر پھوڑ رہا تھا اس نے گہری سانس لی جانے کے لیے پلٹا تو سندس نے اسے پکارا

راج نے بے یقینی سے مڑ کر دیکھا وہ اس کا شوہر تھا اس نے آج تک کبھی اس کا نام محبت سے نہیں پکارا تھا

آج وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر یوں روکے گی یہ بات اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی

سندس کی نظریں اس پر ہی جمی تھیں وہ دونوں اپنی اپنی جگہ شرمندہ تھے

میں بہت خوش کن سپنے اپنی آنکھوں میں سجائے تمہارے ساتھ اس گھر میں نہیں آئی تھی مگر بہت جلد مجھ پر منکشف ہو گیا تھا آپ کے ساتھ زندگی جاگتی آنکھوں سے دیکھے گئے خوابوں سے بھی زیادہ حسین اور خوبصورت ہو سکتی ہے پھر چاہے اس کے لیے معافی مانگ لی جائے یا معاف کر دیا جائے چند لمحوں کی معنی خیز خاموشی کے بعد سندس نے دھیمے سے سر میں کہا تو راج کو اپنی سماعتوں پر زرا یقین نہ آیا

وہ بس اس کا چہرہ تکے گیا دل تھا کہ ڈولے جا رہا تھا اس کے سارے الفاظ کہیں گم ہو چکے تھے بس نظریں سوال کر رہی تھیں وہ اسے سننا چاہتا تھا

"اقرار کے اور بھی لمحے باقی تھے"

آپ سوچ رہے ہوں گے آج میں اس طرح کیوں بات کر رہی ہوں راج نے محسوس کیا وہ تم سے آپ کا سفر طے کر چکی تھی۔

اگر میں اپنے ماضی پر نظر ڈالوں تو "میری زندگی میں آنے والے آپ وہ پہلے شخص ہیں جو میرے لیے کڑی دھوپ میں سائبان بن کر آئے "

آپ کا طریقہ غلط تھا مگر نیت صاف تھی اور نیتوں کے حال تو اللہ جانتا ہے ناں ہم انسانوں کے سمجھ کی بات نہیں ہے اور مجھ جیسی انسان جس نے زندگی بھر نیتوں میں کھوٹ ہی دیکھا ہو وہ کیسے کسی کی نیت کو پرکھتی؟

میں اعتراف کرتی ہوں مجھ سے غلطی ہوئی ہے مگر وہ سب اس بات کا ردعمل تھا جو کچھ بھی آپ نے میرے ساتھ کیا یہی ایک بات تھی جو راج کو شرمندہ کراتی تھی اس کے سامنے

میں مظلوم, بے بس, بے سہارا, یتیم لڑکی تھی

جس کا کبھی کوئی ہوا ہی نہیں جسے زندگی بھر کڑواہت ہی نصیب ہوئی ہو محبت کا ذائقہ تو اس نے کبھی چکھا ہی نہیں تھا

آج سندس نے اس کا روم روم مضطرب کر دیا تھا

پھر یہ سب میرے لیے بہت مشکل ہو گیا تھا مجھے ساس جیسی عورت میں ماں کی ممتا ملی مائی بلکل میری ماں جیسی ہے مجھے ان کے چہرے میں اپنی ماں کا عکس نظر آتا ہے

میں نے زندگی بھر مرد کی نظروں میں اپنے لیے ہوس ہی دیکھی ہے تم میری زندگی میں آنے والے وہ پہلے مرد ہو جس نے مجھے مان دیا محبت دی عزت دی اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے شاید میں آسمان پر اڑنے لگی تھی مجھ جیسی ناقص اور کم نظر کو محبت اور ہوس میں فرق سمجھ نہ آیا وہ احساس ندامت میں گھری تھی

آنسو اب اس کے رخساروں پر بہہ رہے تھے راج دل مسوس کر رہ گیا وہ چاہتا تھا آج جب بات چل ہی نکلی ہے تو سندس کو اپنا دل ہلکا کر لینے دے

راج کو اس سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ اعتراف بھی کرے گی اور معذرت بھی وہ بے اختیار سا اس کے پاس بیٹھا بازو پھیلا کر اسے خود میں سمیٹ لیا راج کو لگا آج اس کی عمر بھر کی تکان اتر چکی ہے سندس کی حالت بھی ایسی تھی پھول جیسی ہلکی

سندس! تم نے آج میرے ضمیر کو بھاری بوجھ سے آزاد کر دیا ہے شرمندگی اور احساس گناہ کے بوجھ سے میں دن بدن دبتا ہی جا رہا تھا مگر۔۔۔

وہ ٹھہرا مجھے دکھ ہے ہماری زندگی کے حسین دنوں کو تم نے اپنی ناراضگی کی نظر کر دیا پر تم اپنی جگہ بجا تھی بہت ستایا ہے تم نے مجھے وہ شکوہ آمیز لہجے میں بولا

میں وعدہ کرتی ہوں آج سے زندگی کے ہر قدم پر اچھی بیوی بن کر میں آپ کا ساتھ دوں گی آپ کو کبھی مجھ سے کوئی شکایت نہیں ہو گی بس ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے گا حالت کیسے بھی ہوں مجھ سے کبھی نظریں مت پھیریے گا سندس کا لہجہ بے بسی اختیار کیے ہوئے تھا

راج بے اختیار سا اس کی چہرے کو دیکھے گیا وہ بہت معصوم تھی وہ اثبات میں سر ہلا گیا سندس کا پناہ گزین ہاتھ پر گرفت اور بھی مضبوط کر دی

راج نے تھوڑی سندس کے بالوں پر رکھی دھیمی سی مسکان نے اس کے لبوں چھوا
ایک التجا ہے دھیمی سی آواز راج کے ہونٹوں سے نکلی

آج کے بعد کبھی رونا مت اور یوں پھوٹ پھوٹ کر تو کبھی نہیں تمہارے آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں

آواز اور لہجہ باہم شدتِ جذبات سے گوندھا ہوا تھا

مائی کہتی ہے "عورت کے چہرے کا رنگ اور آنکھوں میں چمک اس کے شوہر کے دم سے ہوتی ہے اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ کیسے آپ اس چہرے کی ہنسی اور آنکھوں میں خوشیوں کی رمق برقرار رکھتے ہیں۔"

اچھا جیُ! یہ بات ہے وہ تھوڑا شوخ ہوا ہم تو کب سے تیار بیٹھے ہیں مگر کوئی ہے کہ بندہ ناچیز کو گھانس ہی نہیں ڈالتا وہ ذو معنی بات کہتا ہوا دونوں ہاتھ سر کے پیچھے لے جا کر بستر پر گر گیا

سندس کے سرخ پڑتے چہرے پر حیا کی لالی ٹوٹ کے گری تھی سچ کہتی ہے مائی "عورت کے چہرے پر سارے رنگ اس کی زندگی میں ہونے والے مرد سے ہوتے ہیں۔"

وہ زیر لب دہرایا وہ ایک بار پھر سے جھینپی تھی

ایک بات پوچھوں راج نے دائیں ہاتھ سے سر کو سہارا دیے اس کی جانب کروٹ لی سندس نے گردن ہلائی اور وہ سنجیدہ ہو گئی راج جو سنجیدہ تھا

"محبت کرتی ہو مجھ سے؟"

وہ پر اشتیاق لہجے میں پوچھ رہا تھا نظر بھر کر اسے ہی دیکھ رہا تھا وہ بھی پلکیں جھپکائے اسے ہی دیکھ رہی تھی موقع محل بن گیا تھا

کچھ وقت درکار تھا راج نے اس کے سامنے ہاتھ لہرایا پہلے وہ چونکی پھر گڑبڑا کر رخ پھیرنے لگی

راج نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا تم نے جواب نہیں دیا؟

مجھے نہیں پتہ وہ منمنائی

دیکھو اپنے مجازی سے خدا سے جھوٹ مت بولنا گناہ ملے گا راج کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی

کچھ کچھ محبت ہو رہی ہے وہ بولی تو راج دل کھول کر ہنسا سندس نے آنکھوں میں خفگی بسائے اس کو دیکھا شاید نہیں یقیناً وہ اس کا مزاق اڑا رہا تھا

اس نے ہاتھ چھڑانا چاہا اس نے نہیں چھوڑا

"کچھ۔۔۔۔کچھ۔۔کچھ نہیں ہوتا محبت ہوتی ہے اور پوری کی پوری ہوتی ہے اور تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔"

سندس کا ہاتھ چھوڑنے کی جستجو دم توڑ گئی زرا سا رخ موڑ کر وہ مسکرائی

مجھے شک نہیں پورا یقین ہے کہ اس سادہ لوح اعتراف پر افق پار چاند بھی شرمایا ہو گا وہ ایک بار پھر حیا میں ڈوبی مسکائی تھی۔

۞۞۞۞*****۞۞۞

صبح آج بھی ویسی ہی طلوع ہوئی تھی جیسی آج سے پہلے ہوتی تھی مگر مائی کے آنگن میں اتری صبح کے رنگ نرالے تھے۔

فجر کی معطر ہوا۔۔۔۔

وضو کا گرتا شفاف پانی۔۔۔۔۔

مینار سے بلند "اللہ اکبر" کی صدا۔۔۔

سندس کی قرآن پاک کی بلند آواز میں تلاوت۔۔۔۔۔

آنگن میں پھیلی قہوے کی خوشبو۔۔۔۔۔

سب معمول کا تھا اگر انوکھی بات تھی تو وہ یہ کہ پچھلے پندرہ منٹ سے مائی کی گود میں روتی ہوئی ایمن تھی۔

مائی جتنا پیار سے بہلاتی, پھسلاتی وہ اتنی ہی شدت سے روتی جاتی پھر ہوا یوں کہ بالآخر مائی بھڑک اٹھی

سندس سارے کام دھام چھوڑ کر سنبھال اپنی آفت کی پرخالہ کو اور یہ راجے سویرے سویرے کدھر جا بیٹھا ہے کہیں نہیں گیا مائی! یہی تھا باہر دروازے پر گلی سے بندر کا ناچ دکھانے والا گزر رہا تھا فاطمہ ضد کرنے لگی تو اسے دکھانے رک گیا۔

پانچ سالہ مسکراتی فاطمہ باپ کی انگلی تھام کر دادی کے اوپر چڑھ کر چھوٹی ایمن کو پیار کرنے لگی

تو وہاں اپنی بیٹی کو بندر کا ناچ دکھا رہا تھا اور یہاں تیری بیٹی مجھے نچا رہی ہے۔

دادی مائی! اتنی پیاری گڑیا بہن ہے میری معصوم سی چھوٹی سی ضرور آپ نے اسے چٹکی کاٹی ہو گی جیسے میری ممی میرے بابا کو کاٹتی ہیں فاطمہ ٹوٹلی زبان میں بولتی ہوئی سب کو ہنسی دلا گئی

لامائی میری گڑیارانی کو مجھے دو اس نے مسکرا کر مائی کی گود سے چھوٹی ایمن کو اچک لیا اور تو ادھر آ شریر دادی مائی نے چٹکی کاٹی چھوٹی گڑیا کو ابھی بتاتی ہوں چٹکی کیسے کاٹتے ہیں مائی نے فاطمہ کا کان پکڑا

آہ۔۔۔آہ بابا! دادی مائی میرے تان توڑ دیں گے میں بدیر تان کے اچھی لدوں دیں؟ آپ دادی مائی کو تیئں میرے تان توڑ دیں

وہ فاطمہ کے معصومیت سے کہنے پر راج کو زور کی ہنسی ئی ساتھ مائی بھی ہنس پڑی اور کان چھوڑ دیا لے توڑ دیا میں نے تیرا تان (لے چھوڑ دیا میں نے تیرا کان)

بابا کے پری بیٹی بابا کی گود میں ہے روتے نہیں ہیں راج چھ ماہ کی ایمن کو چپ کراتا ہوا اس کی چھوٹی پیشانی پر محبت سے بوسہ دے گیا

ارے اسے اپنی مائی چاہیے تو بلا اپنی بیوی کو کب سے ایسے چھم چھم رو کر پورا آنگن سر پے اٹھا رکھا ہے

سندس گیلے ہاتھ ڈوپٹے کے پلو سے صاف کرتی ہوئی باورچی خانے سے باہر نکلی تو راج بول پڑا

سندس کتنی بار کہا ہے میری گڑیارانی کو یوں رلایا مت کرو میرے دل کو کچھ ہوتا ہے

لاؤ دو مجھے میری بٹیاں رانی کو اس نے راج کی گود سے اپنی گود میں بھر لیا میں جان بوجھ کے تھوڑی رلاتی ہوں کام کر رہی تھی چھوٹی ایمن کو ماں کی گود ملی تو وہ رونا دھونا بھول کر سندس کے چہرے سے کھیلنے لگی دیکھو زرا بابا جانی اتنے پیار سے چپ کرا رہے تھے گڑیا رانی کے مزاج آسمانوں سے باتیں کر رہے تھے اور تمہاری گود میں آکر دیکھو کیسے مسکرا مسکرا کر کھیل رہی ہے

راج نے کے کہنے پر سندس اترانے لگی بچہ اپنی مائی کو خوشبو سے پہچان لیتا ہے تو بھی بچپن میں ایسا ہی تھا رو رو کر پورا گھر سر پر اٹھا لیتا تھا اور تیری اولاد بھی تیرے جیسی ہے۔

ہاں میں بابا جیسی فاطمہ نے ہاتھ اوپر کیے نعرہ لگایا جہاں راج اور سندس مسکرائے وہیں مائی پھر سے بول اٹھی ہاں ایک تیرا باپ شریر تو چھوٹی شریر اور تیری چھوٹی گڑیا چھوٹی شریر کیسے میرے کان پلپلا کے رکھ دیے ہیں مائی کے کان ایمن کی روتی آواز سے سائیں سائیں کر رہے تھے۔

مائی تو ہی تو کہتی تھی کہ تو اپنے آنگن میں پوتے پوتیاں کھیلتے ہوئے دیکھنا چاہتی ہے ابھی دو ہیں سوچ جب دو سے چار۔۔۔۔۔چار سے چھ ....

شرارتی لہجہ شرارتی مسکراہٹ وہ مائی سے بول رہا تھا مگر دیکھ سندس کی طرف رہا تھا بدلے میں سندس نے پوری آنکھیں کھول کر اسے گھورنے لگی ایک تیرے کاندھے پر دوسرا دوسرے کاندھے پر تیسرا سر پر اور چوتھا اس کی شوخیاں عروج پر تھی مائی نے جھک کر پیر سے چپل اتارنی چاہی راج نے ارادہ بھانپ لیا وہ بھاگا مائی اس کے پیچھے بھاگی فاطمہ ان دونوں کے پیچھے بابا کی پٹائی

دادی مائی سے بابا کی پٹائی دادی مائی سے جبکہ سندس کے منہ سے جھڑتی پھلجڑیاں پورے آنگن میں جل ترنگ بج اٹھا

مائی کا بڑھاپا تھا اگلے پل ہی انکی سانسیں پھولنے لگتی وہ بیٹھ جاتی ہے راج اپنی جنت میں بیٹھ جاتا ہے

ان کی گود میں سر رکھ دیتا ہے

فاطمہ بابا کی گود میں لیٹ جاتی ہے

چھوٹی ایمن سو چکی تھی سندس اسے جھولے میں ڈال کر واپس اپنے کاموں پر لگ جاتی ہے

مائی تو خوشی سے پھولے نہ سماتی ان کے گھر میں اللہ کی رحمت ہوتی ہیں ان کے گھر میں تو دو بار اللہ نے رحمتیں نوازی تھیں

راج کی تو خواہش تھی اللہ جب بھی اس پر کرم کرے تو اپنی رحمت سے ہی نوازیں اسے بیٹیاں بہت پسند تھیں اور اس کی دونوں بیٹیاں سندس سے زیادہ مشابہت رکھتی تھیں یہ بات راج کو اپنی بیٹیوں پر اور بھی زیادہ پیار دلاتی

وہ جتنی عزت اپنی مائی اور بیوی کی کرتا ہے ایسے ہی عزت وہ اپنی بیٹیوں کو دیتا ہے راج جب جب صاف ستھری, نکھری رنگت والی سندس کو تیزی سے ادھر سے ادھر کام نمٹاتے دیکھتا تو بار بار تشکر

کے کلمات ادا کرتا اور مسکراتا سندس کی اس عادت سے کئی بار تنگ آ کر کہہ بیٹھا تھا مجھے لگتا ہے شادی تم نے مجھ سے نہیں بلکہ باورچی خانے سے کی ہے اور وہ مسکرا کر رہ جاتی

سندس کی مسکراہٹ اس آنگن کی رونق تھی وہ جتنا زیادہ خوش ہوتی اور مسکراتی مائی اور راج کو اتنا ہی ہلکا اور پر سکون محسوس ہوتا

سندس نے بے ساختہ راج کے اپنی طرف دیکھتے پایا یہ گھر نہیں سندس کی چھوٹی سی جنت بن گیا تھا

وہ روز بلاناغہ دو رکعت شکرانے کے اپنی جنت میں ادا کرتی ہے وہ آج بھی اپنی عادت پر پختہ تھی اپنے لیے فراغت کا وقت نکال کر اللہ میاں سے باتیں کرتی ہیں وہ مطمعین اور پر سکون زندگی گزار رہی ہے کیونکہ اس نے سمجھ لیا ہے "اللہ کے ہر فیصلے پر راضی رہنا چاہیے اللہ وہ کرتا ہے جو ہمارے لیے جو صحیح ہوتا ہے جو ملا ہے اسی میں ہمارے لیے بہتری ہے۔"

_____ختم شد_____

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل" پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959